



# پیش لفظ

بزرگ و برتز کا لاکھ لامہ شکر ہے کیمی مرتب کردہ

## خداوند کتاب طب امام رضا علیہ السلام کو اتنی مقبولیت

حاصل ہوئی کہ اتنے قلیل عرصے میں اس کے میں ایڈیشن

طبع ہوتے اور فروخت ہو گئے۔ اور چوتھا ایڈیشن اب نیز طبع ہے۔ میری کتاب  
سے پہلے بھی طب امام رضا کے کئی ترجمے طبع ہو چکے ہیں۔ گران کو وہ تہریت و مقدوریت  
حاصل نہ ہو سکی جو اپنے وطن عزیزاً اور عین ملک میں اس حقیر کی مرتب کردہ کتاب کو ملی۔  
اہماء حفظات اور علیاء کرامے اس کو بڑی تقدیر کی لگاہ سے دیکھا اور میری کا وشوں کو  
سر لہتے ہوئے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

طب امام رضا کو ترتیب دینے کے بعد میں نے "طب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں  
میکرو مسائل کی کثرت اور وسائل کی تلکت اور دیگر نام اساعد مالات کی بنیاد پر اور میری  
بے لفاظی کی وجہ سے اس میں کافی تاخیر ہو گئی۔

خداوند کیم کے فضل و کرم سے طب نبی اکرم کی علد اول پیش خدمت ہے  
اور علد دو مذہب ترتیب ہے۔ علد اول کو میری نے جب دلیل ابوب میں تعمیر کر دیا ہے

## جملہ حقوق طباعت و اشاعت حقیقت ناشر و مرتب محفوظ

نام کتاب — طب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
مرتبہ — دیکٹ سید حیدر مہدی نقی

مقدمہ ذنپڑانہ — مولانا سید نبیذین فضوی  
(ایسا گورنمنٹ میڈیٹ)

ہیلی بار - ۱۰۰۰ - جون ۱۹۸۵ء

دوسری بار - ۱۰۰۰ - ستمبر ۱۹۸۶ء

تیسرا بار - ۱۰۰۰ - جون ۱۹۹۰ء

چوتھا بار - ۱۰۰۰ - اپریل ۱۹۹۲ء

روپے ۲۰۰

نجمہ عابد

معظمہ ناعلیٰ

رجب علی

انخارک بک ڈیلوچسک اسلام پورہ لاہور

اسکریپٹ

مہاویر نشر و اشاعت

ان تمام امور کا انہار کر دیا ہے جو آج سائنسے اس ہے یہن خواہ ہے علاج و امراض سے مبتلا ہوں خواہ وہ چاند ستاروں سے متعلق ہوں یعنی ورثت محتیق و عزور فکر کی۔ قول حضرت پنجم اکرم ہو رہا ہے کہ۔

اللَّذِي أَتَرَّلَ اللَّدَاءَ أَتَرَّلَ الشَّفَاءَ

اللَّهُ وَهُبَّ كُسْنَى بِمَارِيَتِ كُبْحَى أَمَّا أَدْرِ شَفَاءُ كُبْحَى نَازَلَ كَيْمًا  
وَمَرَّ مَقَامُ پَارِشادٍ ہو رہا ہے۔

کر خداوند عالمے ہر سماں کی دو اکوپیدا کیا ہے گوئے موت کے  
یو اس توطیب نبی اکرمؐ کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھتی جا چکی ہیں اور ان  
اکھر نے ان دونوں احادیث کو بیان فرمایا کہ صابحان علم و فہم و بصیرت کو  
حقیقات کی راہ سنتیم و کھلادی کر دیکھو۔ کوئی مرض لا علاج نہیں ہے۔ خداوند کیم نے  
ہے کہ آج کے ترقی یا نتہ سائنسی دور میں جو تحقیقات و مشاہدات منظر عام پر آئی  
ہر مرض کی دو اکونازل کیا ہے۔ دو اغذیہ و تکریر و تحقیق سکرو۔ چنانچہ یہ بات روزمرہ کے  
ہیں ان سب کا سہرا ہم غیر مسلموں کے سر باندھ رہے ہیں۔ حالانکہ اکرمؐ نظر خدا  
مشابدات میں ہے کہ آج سے ایک سو سال پہلے جن امراض کو لا علاج اور بھائیت موزی  
کرت اسلامی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جدید تحقیقات جو ہمارے سامنے آج ایسا  
یہیں ان کا انکشاف تو چودہ سو سال پہلے حضرت محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام میں  
ہیں اور مزید تحقیقات ہو رہی ہیں اور کیمپرس جیسے موزی مرض پر قابو پانے کی کوششیں جاری  
کر دیا تھا۔ اس دور کے لوگوں نے اس پر زیادہ عورف کر نہیں کیا۔ جیسے جیسے دنیا ترقی  
کی سائنس بھی ترقی کی منذلیں طے کرتی چلی آ رہی ہے اور کچھ باتیں اب ہماری مہر لقیدیت ثبت کر رہی ہے کہ خدا نے ہر مرض کی دو اکوپیدا کیا ہے۔

حضرت پنجم اکرمؐ نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ ارشاد فرمایا  
لَا تَنْبِهُوا الْقَمَّةَ فِي بَيْوَتِكُمْ فَإِنَّمَا  
مَقْحَدَ الشَّيْطَانَ لَهُ

۱۔ کھانے پینے کے آداب

۲۔ امراض و علاج

۳۔ سہر ادویہ و اغذیہ

۴۔ بعض امراض اور ان کی افادتیت

۵۔ مضمرا ت صحت

جلد دو ہم بھی انش اللہ جلد ہی طبع کرنے کی کوشش کی جائے گی اور  
امراض و علاج ادویہ و اغذیہ کے الاباب کے علاوہ نئے الاباب کا اضافہ بھی  
 شامل کر دیا جائے گا۔

یو اس توطیب نبی اکرمؐ کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھتی جا چکی ہیں اور ان  
سے لوگوں نے استفادہ بھی حاصل کیا۔ لیکن میرا اس کتاب کو مرتب کرنے کا مقصد  
ہے کہ آج کے ترقی یا نتہ سائنسی دور میں جو تحقیقات و مشاہدات منظر عام پر آئی  
ہیں ان کا انکشاف تو چودہ سو سال پہلے حضرت محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام میں  
کرت اسلامی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جدید تحقیقات جو ہمارے سامنے آج ایسا  
یہیں ان کا انکشاف کر دیکھو۔ کوئی مرض لا علاج نہیں ہے۔ خداوند کیم نے  
کوششیں جیسے جیسے دنیا ترقی کرے چلے آ رہے ہیں، ہادی برق اور ان کے اوصیا  
تحقیقات کی ہیں ان کو تسلیم کرے چلے آ رہے ہیں، ہادی برق اور ان کے اوصیا

اکٹھ شامی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سورج کے طول و عرض کے متعلق

سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔

**تسعماًة فرسخ فی تسعماًة فرسخ = ۹۰۰ م ۹۰۰ فرسخ**

یعنی نو سورج کو نو سورج سے فرب دو جو حاصل فرب ہو گا وہی سورج کا طول و عرض ہے یہ۔

لیکن ۹۰۰ م ۹۰۰ فرسخ

پہ ایک فرسخ ۹۰۰ م ۹۰۰ میل = ۶۷ میل  
پھر ایک فرسخ =  $\frac{۹۰۰}{۲۱} م ۴۰۰ م ۵۰۰ م$   
 $\frac{۸۱}{۲۱} ۰۰۰ م ۴۰۰ م ۵۰۰ م$

= ۲۸۳۵۰۰ میل

حضرت علی علیہ السلام سے ایک شخص نے سورج کی مسافت دریافت کی تو اپنے ارشاد فرمایا۔ ملاحظہ ہو۔

کہ گھوڑے کی پانچ سو برس کی مسافت جتنی سورج کی زمین سے مسافت ہے۔ عربی گھوڑے کی اوس طرف قفار ۲۲ میل نی گھنٹہ ہے اسی حاکمی مدد و دل مسافت حاصل ہوتی ہے۔

ایک دن اور رات کی مسافت ۲۲ میل ۴۵۰ میل

ایک ماہ کی مسافت ۳۰ میل ۵۲۸ میل

ایک سال کی مسافت ۱۲۸ میل ۱۵۸ میل

پانچ سو سال کی مسافت ۱۹۰۰ میل ۵۰۰ میل

رات کو کوڑا کر کر اپنے گھر میں نظر ہے وہ کیوں نہ ول ایں شیطان

کا مقام ہوتا ہے۔

کوڑا کر کر سے پیدا ہونے والے جہاں کی نشان دھی فرمادی۔ جدید خود فیضوں اور جدید آلات کے ذریعہ تحقیقات کی گئی تو نتیجہ سامنے آیا کہ سب سے زیادہ کیا یہ ہے کوڑا کر کر اور گندگی سے پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ جہاں کی سب سے بڑی آباجگاہ کوڑا کر کر اور گندگی و غلاظت کے ذریعہ ہوتے ہیں۔

آج کے سائیندیں اس چاند کی منازل میں اور پانڈے متعلقہ نتیجے تحقیقات سامنے آ رہی ہیں۔ آنحضرت کے حقیقی بانشیں حضرت علی نے آج کے چودہ سو برس پہلے چاند اور سورج کی مسافت اور فاصلہ، احاطہ، طول و عرض کے بارے میں یہ انکشاف فرمادیا کہ چاند کا محیط تکنہ ہے اور سورج کا احاطہ تکنہ ہے اور سورج کی زمین سے مسافت کتنی ہے اور فاصلہ تکنہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک شخص نے چاند کے محیط کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ چالیس فرسخ کو چالیس فرسخ سے (۳۰ م ۳۰) ضرب دو۔ حاصل فرب چاند کا محیط ہے۔ ایک فرسخ تقریباً بارہ میل میل کے برابر ہوتا ہے۔

۳۰ م ۳۰ = ۱۶۰۰ فرسخ

$\frac{۱۶۰۰}{۱۶} = ۱۰۰ میل$

حضرت علی سے سورج کے طول و عرض کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے

ارشاد فرمایا۔ ملاحظہ ہو۔

بُونی ہو تو وہ مجھے برف تختہ نہ کی جائے بطور اصلاح ان اگلے طا پر مطلع فرمائش.  
بارگاہ رہبِ انتہت میں عورت بیٹھا ہوں کہ میری سی تھقیر کو اپنے پایا جیسے  
اونچان کھال کے صدقے میں بتوں میقہول فرمائے تھئیں یا رب العالمین

بندہ عاصم

سید حیدر محمدی

۱۶۳۷ھ شاہ فیض کالونچ

حسید راہب

لیعنی زمین اور سوچ کا درمیانی فاصلہ ... م. ۹۵ میل کے اور موجہہ دوڑنے  
جو فاصلہ تباہی ہے وہ اس فاصلے کے قریب تر ہے۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ یہ امتحانات آج سے چودہ سو سال  
پہلے بغیر کسی مشینی آلات و کمپیوٹر کے کئے تھے، آج کی سائنس نے طرح طرح کے مشینی  
آلات اور کمپیوٹر کے ذریعہ معلومات فراہم کی ہیں اور یہ نہ سوچ پر تختیفات کر رہی ہے  
اگر آج کے صاحبان علم و دانش و ارشادات نبی اکرم ﷺ اور اقوال ائمہ اہلیت علمہ  
اسلام پر عور ذکر و تحقیق و سیریچ کریں تو بہت سے پوشیدہ راز ظاہر ہو جائیں۔

پھر پہلے ہی اپنی بے بقایتی اور کم باشیگی کا تذکرہ کر چکا ہوں میں نے اس  
کتاب کو ایک نیک جذبہ کے تحت مرتب کیا ہے میں اپنی کوششوں میں ہکا ہنک کا یاب  
ہوا ہوں یہ فیض قادرین خود کر سکتے ہیں۔

میر جناب مولانا سید ناصر عباس قبلہ ممتاز الافتخار اور جناب مولانا سید  
تلمیذ حنین صاحب رضوی (فاضل مشتقات) ایک اے کا دل کی انہائی گھرائیوں کے  
ساتھ ممنون و تسلکر ہوں۔ ان دونوں حضرات نے اپنی گونلگوں مصروفیات کے باوجود میری  
راہ نامی فرمائی اور جناب مولانا تلمیذ حنین صاحب نے اس کتاب کا تقدیر ملجمی تحریر فرمایا  
کر میری پہت و حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں جناب مولانا سید اسد الدل شاہ کاظمی، ایک اے  
کا بھی تھہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تزئین و ترتیب و ترجمہ میں میری  
گزار ہوں جنہوں نے میرا حوصلہ پست نہیں ہونے دیا۔ اور برادرم سید راہب حسین دیدی کا بھی سپاہی  
گزار ہوں جنہوں نے میرا حوصلہ پست نہیں ہونے دیا۔

آخر میں صاحبان علم حضرات و علماء کرام سے ملتہس ہوں کہ اگر کہیں کوئی انہیں

نمبر	عنوان	نمبر	نمبر	نمبر	عنوان	نمبر
۱۳۸	عیادت مریض	۴۶	۱۱۷		شہید	۳۱
۱۳۹	انکشتری	۳۸	۱۲۳		زیتون	۳۲
۱۴۰	جسم انسان پر تھوڑی کافیت	۳۹	۱۲۶		کدو	۳۳
	عقیق	۴۰	۱۲۸		پیاز	۳۴
	کتابیات	۴۱	۱۳۲		بعض امراض کی افادت	۳۵
	اشتہارات	۴۲	۱۳۶		مضراتِ صحت	۳۶

نمبر	عنوان	نمبر	نمبر	عنوان	نمبر
۶۶	امراض قلب کا علاج	۱۶	۱	سرور	۱
۷۳	بواسیر و لفوس کا علاج	۱۴	۳	پیش نفط	۲
۷۷	بخار کا علاج	۱۸	۱۰	ترتیب	۳
۸۰	دردِ قولج کا علاج	۱۹	۱۲	امتاب	۴
۸۱	نمونیہ اور پلوسی کا علاج	۲۰	۱۳	انہارِ خیال	۵
۸۵	عرق النسار	۲۱	۱۴	انہارِ تاثر	۶
۸۶	قبض کا علاج	۲۲	۱۶	مقدمہ	۷
۹۰	ادویہ و اغذیہ	۲۳	۲۳	کھانا کھانے کے آداب	۸
۹۰	انار	۲۴	۳۱	زیادہ کھانا کھانے سے بچنا	۹
۹۵	انجور	۲۵	۳۶	دانتوں کی حفاظت	۱۰
۹۹	انجیر	۲۶	۳۱	پانی	۱۱
۱۰۱	بھی	۲۷	۳۳	پانی پینے کے آداب	۱۲
۱۰۲	خسے بوزہ	۲۸	۳۹	امراض	۱۳
۱۰۴	کھجور	۲۹	۴۰	امراض کا علاج	۱۴
۱۱۲	چکلولوں کو طہانا چاہیئے	۳۰	۵۹	امراضِ حبیب کا علاج	۱۵

حضرت الفاظ جوپے



شکر خدا کہ ہم نے ہے یہ نویدیاں "طبت بنی اکرم" نامی کتاب آئی  
مہدی نے کی ہے مخت پڑھ کر تباہ قیوں "حمدہ کتاب طب کی تصنیف کی چھپائی  
ہر قول مصطفیٰ کا پیغام ہے خدا کا اللہ کا یہ بندہ کرتا ہے یوں خدائی  
ہر فعل ہے بنی اکرم خدا کا تابع ہے پر وہی بھی کی انسان کی بھلائی  
چودہ سو پانچ ہجری چوراسی عیسوی چودہ کی پانچ کی ہے مہدی کو وفاتی  
یہیں ۷۵ چار بارہ یہ بھی ملا اشارة بارہ کے در پر مہدی نے کی جبیں سانی

العَسَامَ نَجَدَ كِبِيْحِ طَبَّ بْنِ اَكْرَمٍ  
فِيْهِ شَفَاءُكَيْ أَيْتَ فُورَأَبَهُ يَادَأَنِي

کتاب: "طبت بنی اکرم"  
مصنف: داکٹر سید حیدر مہدی

سال تصنیف: ۱۴۳۱ھ م ۱۸۵۲ء

## انساب

میں اپنے اسی سعی ناتام کا دشمن حیرت کو خود دیجاتے  
ہارئے کو خود مکاٹ، بیبرہ زناٹ، مجوہ بے یزاد افسوس، افخار  
نوہل انسانی، عیدم النظر، مہمیز، پیکر لطفی عینم، مساحب خلوت  
عظیم، روح دو عالم، شاہ امام، طفیل سیم، رسول اکرم، دانائی  
بسلک، مولائے کاٹ، حرض ازالہ، ختم الرسل، سرور اینا  
شیع روز جنار، خیر الورث، خرموجودات، سرور کائنات  
سید المکتبیز، شیع المذبیر، رحمة للعالمین، خاتم النبیین  
حضرت احمد عبید محمد مصطفیٰ اصلحت اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیر  
کرستہ نہوئے عرض کگا اپنے دو جہاں محبیں اپنے کم  
مایک گے اور بے لفڑا عرض کا اعتراف ہے میں نے اپنے نوٹ  
پھول پھر خیر میں اپنے عرض کے در سے چند موڑ اس کو حاصل کر  
کے اور ارض کو یکجا کر کے ایکی لڑائی میں پر لکھا بھی کھوڑ  
میں بطور ہر پیشہ کر کنکر کا شکر کھے ہے۔ آقا دنواں اس  
نذر کو تبلو اس مقبول اس فرمائی ہے تاکہ اس حیرت پر تقدیر کر جائے اخزو دھ  
کا ذریعہ برض جائے۔

عائص پرماتما  
(سید حیدر مہدی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَظْهَارِ تَابِرَةٍ

لَا كُوْلَهُ حَمْدٌ وَسَائِلَهُ اَسْهُوْ ذَاتَهُ وَاجْبَهُ الْوَبْدَ كَيْلَهُ خُورَدَوْلَهُ  
 جَهَانُلَهُ كَالِلَهُ وَالَّهُ اَهَيْ اَوْ بِشَارَدَرَوْ دَرَوْ دَسَلَمَ اَسْهُوْ كَيْلَهُ بِرَزَيْهُ خَلْوَتَهُ  
 حَفْرَتَهُ مُحَمَّدَ مَصْطَنَهُ اَصْلَهُ الدَّهَوَلَهُ سَلَمَ اَوْرَالَهُ كَهُهُ طَاهَرَالَهُ پَرَنْفَرَتَهُ  
 الْهَهُ كَوَلَهُ کَيْلَهُ بَهُ جَهَنَوَلَهُ نَهَ اَهَانَلَهُ کَرَنَهُ وَالَّهُ کَالِدَلَهُ طَلَمَ سَهَ دِيَا  
 قَارَنَیْهُ کَرَمَهُ خَوَشَ قَمَتَهُ مِيَهُ وَهُوَگَهُ جَهَنَوَلَهُ نَهَ بَرَدَلَهُ عَلَمَ دَعَلَمَ  
 الْاَدِيَانَهُ وَعَلَمَ الْاَبَدَانَهُ کَيْلَهُ عَمَتَهُ کَخَذَنَهُ جَوَرَخَنَهُ کَسَکَرَ عَلَمَ کَ  
 بَنَعَ لِيَنَهُ مُحَمَّدَ وَالَّهُ مُحَمَّدَ کَهُهُ طَرَفَهُ رَجَعَ کَیَا اَوَالَهُ کَتَبَلَهُ ہُوَهُ اَهَوَلَهُ  
 پَرَعَلَهُ کَرَکَ دَلَیْهُ وَدَنِیا مِيَهُ سَرَخَوَ ہُوَهُ .

جَابَسَوْ بَارَدَ دَاکَرَهُ رَيَدَ حَدَرَ مَهَدَهُ کَهُهُ تَوَکَهُ بَنَظَلَنَهُ مِهَبَهُ  
 حَقَکَهُ جَوَقَمَتَهُ قَلَمَ سَکَهُ بَهُ وَهُوَقَهُ دَهَکَهُ جَهَپَهُ بَهَیَهُ بَهُ بَنَاهَرَ  
 جَهَوَنَهُ کَهُ بَیْهُ جَعَقَنَهُ بَامِعَتَهُ سَهَرَوْ عَوَامَ وَخَالَهُ کَسَنَیَهُ کَسَنَیَهُ  
 کَرَکَهُ الدَّهَعَالَهُ وَمُحَمَّدَ وَالَّهُ مُحَمَّدَ سَهَ ماَوَرَوَتَهُ اَسْهُوْ سَلَکَهُ اَیَهُ  
 کَرَکَهُ بَنَامَ طَبَتَهُ بَثَهُ اَکَمَ آپَهُ کَسَمَنَهُ پَسَیَهُ خَدَمَتَهُ بَهُ جَبَهُ  
 مِيَهُ دَاکَرَسَاحَبَهُ مَصَوَفَهُ نَهَ اَشِیَهُ خَوَرَ دَوَلَوَهُ کَفَانَدَنِیَلَوَهُ

اَهَادِیَشَرَنَجَوَهُ اَکَمَ تَفَسِیلَ صَنَوَقَرَ طَاسَهُ پَرَرَقَ کَرَکَهُ نَوَعَ النَّالَهُ  
 پَرَاحَانَهُ فَرَایَهُ مِيَهُ اَمِیدَ کَرَتَهُ بَولَهُ کَرَصَاجَانَهُ عَقْلَهُ وَدَانَشَهُ  
 اَسَهُ کَالْجَوَرَمَطَالَعَکَرَ کَرَکَهُ زَرَفَهُ اَپَنَهُ لَهُ بَلَکَدَوَرَلَهُ کَلَهُ بَعَجَهُ  
 رَاهَ صَحَتَهُ تَجَوَیزَ کَرَوَیَهُ گَهُ خَدَاتَهُ لَمَزِلَهُ مَوَاعِنَهُ مَصَوَفَهُ کَوَانَچَنَهُ قَمَدَهُ  
 مِيَهُ کَمِیَابَهُ فَرَلَهُ اَوْرَنَدَبَیْبَعَ حَقَتَهُ کَهُهُ زَیَادَهُ سَهَ زَیَادَهُ خَدَمَتَهُ کَرَنَهُ  
 کَهُهُ تَوَفِیَتَهُ عَطَافَرَمَتَهُ - آمِینَهُ یَا رَبُّ الْعَالَمِینَ

وَالْسَّلَامُ اَحَقُّ  
 سَلَمٌ  
 خَطِيبُ الْبَيْتِ مَوْلَانَا عَلَامُ رَضِيَّا رَضِيَّوْهِ  
 بَجَنْگَهُ مَدَرِ (نَجَابَ)

## مُصْدَّمٌ

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِيِّنَ وَآلِهِ وَالْطَّیبِیْنَ الطَّاهِرِینَ - اَمَا بَعْدُ -

زیر نظر کتاب "طبت بنی اکرم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈاکٹر حیدر سہیدی کی کاؤنٹوں اور کوششوں کا مرثہ ہے۔ ان کی ذات اب کسی تعارف کی محتاج نہیں رہی، ان کی تصنیف کردہ معتقد کتاب میں طب امام رضا، حیات حضرت مصوصہ قمی حیات قلندر، محبوبات بنی اکرم، روح حنفی، پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی شہرت اور مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ انسان فانی ہے لیکن اس کے آثار قلمبی اس کی حیات اور زندگانی کے ضامن ہیں۔ عربی شاعر نے کیا غوب کہا ہے۔

یلوخ ۲ الحظ فی الفرط اس دھرًا

وکاتبہ رمیم فی التراب

ڈاکٹر حیدر سہیدی سوی پیغم اور سلسل جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں وہ راہ تحقیق میں اپنی بے بنا بھتی کے باوجود تگ و دوگرے ہیں۔ اگرچہ ان کے وسائل محمدی اور مسائل لامحمدی دیہیں لیکن یہ پھر بھی جذب صادق اور سچی ہیں اس راہ پر گام زدن کیتے ہوئے ہے۔

یہ بات مسلم ہے کہ خداوند عالم حسین سے کام لینا چاہتا ہے اُسے توفیق

من جانب اللہ کرامت ہوتی ہے اور کام پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔

طب ایک مستقل فن ہے اور علم کا ایک مخصوص شعبہ، علم الادیان کے مقابلہ میں علم الادیان بھی اہمیت اور مستقل حیثیت رکھاتا ہے جب انسان کو یہاری لاحق ہوئی تو اس نے علاج بھی دریافت کر لیا۔ اور یومن میں یہ فن ترقی کے منازل طے کرتا ہوا عرب کی سر زمین پر پہنچا۔ یونانی علوم و فنون عربی میں منتقل ہوتے اور آخر کار مسلمانوں نے اس فن کو بام عروج پر پہنچایا۔

فیلے توہین سے اطباء اور حکماء نے اس راہ میں تحقیق و تدقیق کا حصہ ادا کیا لیکن شیخ الرئیس بوعلی سینا کو اس لئے ایتیاز حاصل ہے کہ اُس کی تصنیف "کرودہ کتاب" القانوون علم العلاج کا ایک انسائیکلو پیڈیا یا پے جس میں اپنے زمانے تک کی تمام قدیم اور جدید معلومات کو نہایت قابلیت کے ساتھ یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں دشناکہ الفاظ میں اس کی پانچ فتحیم جلدیں ہیں۔ لیوپ کے نام میں یہ کا جلوں میں تقریباً اٹھ صدی تک اس کے ترجیحے زیر درس رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ کی ذات گرامی قدر منبع علم اور حشیشہ ہدایت ہے آ۔

کتاب و حکمت تھے و من یوت الحکمة فقد او قی خیر اکثر مالک تھے، علمیث مالک متنکن تعلم آپ کے علم کی سند اور رب زدنی ملدا آپ کے طلب علم کی روش دلیل ہے آنامدنیۃ العلام آپ کا مشہور قول ہے۔

آپ کے اعمال، افعال اور آتوال احادیث کی کتب میں منقبط اور موجود ہیں شماں اور خصائص کی تابیں آنحضرت مکی حیات طیبۃ کے ہر لمحے، ہر ساعت اور ہر

## خُصَاصُ الْفُرَشَةِ كِتابَةٌ

۱ زیرِ نظرِ کتاب میں مکولات، مشروبات اور ملبوسات کے آداب ہیں آدابِ نیفافت و طہارت ہیں۔ بچپوں کے خواص سے بحث کی گئی ہے، آدابِ معاشرت اور آدابِ معاشرت بھی بیان کئے گئے ہیں۔ سبزیوں کے استعمال اور اس کے فوائد کا تذکرہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔

۲ کتابِ نذر کو میں جو احادیث بیان کی گئی ہیں ان کی اسناد بسب طوالت مذف کر دی گئی ہیں۔

۳ علامہ کرام نے اس نویعت کی احادیث کو دوسرے درجے پر رکھا ہے۔ اس کتاب میں درجِ فنہ احادیث میں دونوں طریق کی احادیث مرقوم ہیں صحیح اللہ اور ضعیف الائسناد بھی۔ ایسی احادیث میں صرف شہرت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

۴ علامہ محلبی اور شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے طب سے متعلق احادیث و دوایات کی یقایلیں کی ہے کہ ان احادیث کا تعلق اکثریت کے مزاج اور تکون کے طبعی حالات سے ہے۔ ہر انسان کا مزاج دوسرے انسان سے مختلف ہوتا ہے۔ ہر ٹکسکے طبعی حالات اور آپ و پروادوسرے سے الگ ہوتی ہے اس اعتبار سے غذاوں اور بچپوں کے اثرات بھی مختلف ہو جائیں گے۔

۵ اس کتاب میں بیان کردہ اکثر احادیث، حدیث کی مشہور اور ممتاز اور کتابوں میں درج ہیں۔

پل کو پنے دامن میں محفوظ کئے ہوتے ہیں، حیات کے سرگوشے اور زندگی کے ہر سہیوں میں آپ کا اسوہ حسنہ انسانوں بالخصوص مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہبے لقد کان لکمہ فی رسول اللہ اسوہ حسنہ طب کے موضوع پر آنحضرت "او رَأَمَّهُ كَرَامٌ مِّنْ الْعَبْدَادِ رِوَايَاتُ اَحَادِيثِ کی کتابوں میں موجود ہیں۔

علماء اور محققین نے اس موضوع پر بہت کتابیں تحریر کی ہیں جو صوراً کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور ارشادات جو طب می تعلق تھے اس میں مبتدئ و رسائل اور کتبِ زیور تحریری سے ہر راستہ ہوئیں۔

ابوالعباس حبیف بن محمد سہرتفندي المعرفی مستغفری متوفی ۲۰۰-۳۰۰ ہجری نے ۳۰۰ احادیث پر مشتمل ایک رسالہ موسم پر طبِ البني تحریر کیا ہے۔ جس کے علاوہ درجِ ذیل کتاب میں بھی شائع اور دالع ہیں۔ وہ طبِ الامام الصادق ۴۰- طب الرضا ۴۰- طب المعمون ۴۰- طبُ الامم۔

"طب البني" دو اول تخلیص امراض یا بیض شناسی کی کتاب نہیں بلکہ ایک تحریر کیا ہے، پنڈ و موعظت کا ایک مرقبہ ہے یا مختلف اشیاء سے متعلق سوالوں اور استفسارات کے جوابات ہیں۔

بنی اکرم م خلق عظیم کے مالک تھے اندھ لعلی خلق عظیم اس پر شاپر اور انما بعثت لا تھم مکارم الاحلاق اس امر کا اعتراض ہے آنحضرت نے حیاتِ انسانی کے آداب کو مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے اور اخلاقی قدروں کی وضاحت فرمائی ہے۔

علج کے بائے میں بنی اکرم نے فرمایا ہے۔

تداوو، فات اللہ عن وجل لم ينزل داع

الا ونزل له شفاء (مکارم الاخلاق طہری ص ۳۶۳)

تم علاج کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری ہمیں تاری جس علاج نہ ہو۔ قرآن حکیم میں مختلف چکلوں اور میووں کا ذکر موجود ہے۔

۱۔ يَا يَهَا الَّذِينَ أَهْنَوْا كَلْوَمْ طَبِيبَاتْ مَارْذَقَنْكَمْ وَ اشْكَرُوا اللَّهَ (لقرة ۱۴۲)

۲۔ يَا يَهَا النَّاسُ كَلْوَمْ مَهْمَافِ الْأَرْضِ حَلَلَ أَطْبَيبَاتْ (لقرة ۱۶۰)

۳۔ يَنْبَتْ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعُ وَالزَّيْتُونُ وَالنَّحْيلُ وَ الْأَعْنَابُ وَمِنْ كُلِّ الْثَّمَرَاتِ (النحل ۱۱)

۴۔ وَالْتَّيْنُ وَالزَّيْتُونُ (التين ۱)

۵۔ فَيَهَا فَاكِهَةُ وَنَخْلُ وَرَمَانُ (الرَّحْمَن ۶۸)

طبب البنی میں پاک اور حلال چیزوں کو کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور مختلف چکلوں کے خواص بیان کئے گئے ہیں مثلاً بھجور، انگور، انار، سیب وغیرہ قرآن مجید کے سورہ الخل میں شہد کا بیان ہے۔

وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى الْخَلِ ..... مَيْخَرُجٌ مِنْ بَطْوَنِهَا

شراب مختلف الوانها (النحل ۶۹-۶۸)

طبب البنی میں (عَسْل) شہد کے بائے میں مختلف روایات ہیں۔

۱۔ مَنْ أَرَادَ الْحِفْنَطَ فِي أَكْلِ الْعَسْلِ

جو اپنے حافظہ کو بُرھا نہ جانتا ہو اسے چاہئے کہ شہد کا نہ۔

۲۔ لَعْنَ الشَّرَابِ الْعَسْلِ يَرْعَى الْقَلْبُ وَيَذْهَبُ بِرْدُ الْقَدْرِ شَهِيدٌ بِهِرْبِنْ مَشْرُوبٌ ہے دل کو محفوظ رکھتا ہے اور سینہ کے ٹھنڈک کو دُور کر دیتا ہے۔

سورہ مہار کے لغتہ میں بہرلوں اور دال کا بیان ہے۔

يَخْرُجُ لِنَامَتِهَا تَبَنَتْ الْأَرْضُ مِنْ بَقِيلِهَا وَقَثَائِهَا وَفَوْمِهَا وَعَدْسِهَا وَبَصِلِهَا (لقرة ۶۱)

بنی اکرم نے (قوم)، ہسن کے بائے میں فرمایا ہے۔ کلوا اللشوم فانہ شفاء من سبعین داعاً (م صحار الافوار)

”تَمَبَّسْ كَهَاوْ كَمُولْ کَدْ وَهَ سَتْرَ بَهَارُولْ کَرْ لَهُ شَفَا بَيْبَے۔“

حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بعد حضرت مریم کو حکم الہی ہوا۔

وَهُزْرِي الْبَيْتِ يَجْذِعُ الْخَلْمَةَ تَسْاقِطُ عَلَيْهِ رُطْبَيَا جَنِيَّا۔ (مریم ۲۵)

اور پیغمبر اکرم نے رُطْب (تازہ بھجور) کی فضیلت بیان کر کے ہوئے فرمایا۔

اذا ولدت المرأة فليأكلن أول ماتاكل الرطب  
الحلوا والتمر فانه لوكان شي افضل منه اطعمه

الله مریم حیدن ولدت عیسیٰ۔

”جب کسی عورت کے ہاں ولادت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نیجی بھجور یا چکوارہ

کھانے کیوں کہ اگر اس سے بہتر کوئی اور شے ہو تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ

## کھانا کھانے کے آداب

- سنت ہے کہ کھانا بھی سوئے کھائیں۔ کھانے پر کچھ نہ کھائیں۔ عشاء کی نہانے کے بعد دوبارہ کھائیں۔
- لفڑی چھوٹا کھائیں اور اچھی طرح چھوٹا کھائیں۔ کھانے میں دوسریں کا پھنسنے دیکھیں۔ زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں۔ ابوجگر کھانے کا لفڑی اکرنے کے لئے چونکہ نہ ماریں۔ بلکہ رہنے دیں اسی وقت کھانے کا شکار بھاگ جائے۔ بعد اسکے کھائیں۔
- سنت ہے کہ جو چیز کھلیں، پہلے اسے کھائیں۔ کھانے سپہلے اور کھلنے کے بعد اسے کھلنا مسون ہے۔
- سنت ہے کہ کھانے سپہلے ہاتھ دھونے کے بعد دھونے کے جایں۔ وہ رومال سے خشک نہ کے جائیں۔
- کھانے کے وقت دوزا نہ سٹھیئی۔ کوئی چریٹ کر نہ کھائیں۔

### ۱۔ الوضوء قبل الطعام ينفي الفقر وَلَعْدَة ينفي الدَّحْم

کھانے سے قبل ہاتھ منہ دھونا فرقہ کو دوکرتا ہے۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا موٹا پے، ذور کرتا ہے:

طلب ہمیں اکرم یہ ہے کہ کھانے سپہلے ہاتھ دھونے کے بعد کسی رومال توپر، یا پٹرے سے بھٹکتے کئے جائیں۔ البتہ کھانے کے بعد ہاتھ دھو

کی ولادت کے وقت اُسے حضرت مریم کو کھلاتا۔

خداؤند عالم ہمیں توفیق کرامت کرے کہ ہم اسی کتاب سے متفہید ہوں اور ڈاکٹر حیدر مہدی صاحب جلد از جلد اس کی دوسری جلد کی افغا سے اپنے تاریخ کو مستفیض فرمائیں۔

دالِ امام علی مسن اتبع الحدیث

مولانا سید نمیم حسینی رضوی  
ایج اے فاضل مشرقا تھے  
ایر پورٹ روڈ، جاہد کالونی لطیف آباد، ۱۲ ایت ریاب



کے بعد باختدھوتے تھے تو خشک کر لیتے تھے۔ حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول خدا علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد باختدھوتے تھے تو کھیاں بھی کر لیا کرتے تھے۔

۲

**حَلُّ وَأَنْتَ لَشْتَهِي وَأَمْسِكْ وَأَنْتَ لَشْتَهِي**

حُلُّ حُوكُ لَكَ وَكَانَ شَرُوعَ كَرُو اور ابھی کچھ حُوكُ باقی ہو تو کھانے

سے باقی رُوك لو۔

یہ ایک ایسا زرین اصول ہے کہ اگر اس پر عمل پیرا ہو جائے تو انسان جملہ بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

حلیتہ المتفقین میں حضرت صیفی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے بنی اسرائیل جب تم کو حُوك نہ گے کچھ مت کھاؤ۔ کیونکہ اگر پیٹ بھکر کھاؤ گے تو تھاری اگر میں ہو یہ بھائیں گی تھیا۔ پہلو فر بہو جائیں گے اور تم اپنے خدا کو بھول جائے گے۔

حضرت امام حبیر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سوئے بخار کے حجاجانک بھی سوچتا ہے۔ پرنس کا درد اور سماری زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔

۳

**الْمَعْدَةُ بَيْتُكُلُّ دَوَاءِ فَأَعْطِنَفْسَكَ مَا حَوَّلَتْهَا**

معذہ ہر بیماری کا گھر ہے۔ پر ہیز ہر دوا کا فقط آنکھ ہے۔ تم ہو یہی غذا کھاؤ جو تمہارے مذاق کے مطابق ہو۔

ہر شخص مختلف مذاق کا مالک ہوتا ہے اور غذا کا اپنا مذاق ہوتا

کسی کپڑے تو یہ یار و مال سے خشک کر لیتے جائیں۔ رومال کپڑے۔ تو یہ میں گردوں بخار اور جراشیم کا ہونا ممکنات میں سے ہے۔ کھانے کے لئے باختدھوتے دھوکہ اور رومال یا کپڑے یا تو یہ کے جراشیم آپ کے باقی میں لگ جائیں گے اور بعدہ غذا میں شامل ہو کر معدہ میں پہنچ کر بھی جراشیم فساد بپاکیں گے۔ اور امراض معدہ سوئے ہضم ہیصف پیچش کو جنم دیں گے۔ کھانے سے پہلے منہ باختدھوکے کی پرایت بھی اس لئے ہے کہ ایک شخص باہر سے آیا گردوں بخار اس کے چہرے و منہ پر ہے اس سے بھی جراشیم و گردوں بخار معدہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ کھانے سے قبل باقی منہ کو دھویا جائے۔ اور کپڑے یا تو یہ سے خشک نہ کیا جائے۔ یہی عمل صحیح النافع کے لئے مفید ہے اور اسی لئے حضرت بنی اکرم نے یہ پدایا تھا فرمائی کہ امت کی بنیان فرمائی ہے کہ کھانے سے قبل باقی منہ دھونا چاہیتے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام حبیر صادقؑ سے منقول ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے جب باختدھوکا کرو تو رومال سے مبت پوچھو کیونکہ جب تک باقی میں تری ہتھی ہے۔ کھانے میں برکت رہتی ہے۔ یہی فرمایا ہے کہ کھانے کے بعد باختدھوکر منہ پری مل لینا چاہیتے کہ اس سچے کی جھائیاں ووہ ہو جاتی ہیں اور روزی بڑھتی ہے۔ امام حبیر صادقؑ سے منقول ہے کہ کھانے کے بعد جب باقی منہ دھوکا کرو گیا کہ درج پشم سے امان ہے۔

حدیث حسن میں مرازم سے منقول ہے کہ یہی سنتے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کو دیکھ کھانے کے لئے جب باقی دھوتے دستمال سے خشک نہ فرماتے تھے۔ ہاں کھانے رومال دے۔ باقی خشک کرنے کا کپڑا

مرض کی وجہ سے طبیب نے بند کر دی ہو۔ اور پڑھیز کو خاطر میں نہ لاتے اور بد پڑھیزی تو اس کو کمی امراض پیدا ہو سکتے ہیں اگر اس نے روٹی کھاتی ہے تو اس کو پچیس بھجی ہو سکتی ہے اور برف یا آس کریم کھاتی ہے تو حلے کے امراض بھجی پیدا ہو سکتے ہیں۔

## ۵ بَرَدُ الْطَّعَامِ فِيَنَ الْحَادِيَ الْبَرَكَةُ فِيهِ وَكَهَانَتُهُ اَكْرَكَهُ كَهَانَهُ اَكْلَهُ كَهَانَهُ اَسْلَهُ كَهَانَهُ اَرْكَتُهُ اَوْ وَسَعَتُ

رُزْقٌ خَتَمٌ بِهِ عَلَيْهِ

۱۔ گرم گرم کھانا کھانے سے انسان کے معدہ کو نقصان پہنچا ہے کیونکہ گرم کھانے کا چانا ممکن نہیں۔ اس لئے لئے طبب سے ماری ہوتے ہیں اور صریح طور پر سضم بھی نہیں ہو سکتے۔ گرم گرم کھانا کھانے سے منہوں چھلے پڑ جاتے ہیں اور جلد ہی گرم گرم کھانا کھانے والے افراد کے دانت جلد کمزور ہو جاتے ہیں اور جلد ہی کام جاتے ہیں۔ گرم گرم کھانے سے کھانا بھی دیا دکھایا جاتا ہے جو بیماری کا پیش خیز ہا بست ہو تا ہے اور وسیع رُزْق میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔

## ۶ اَنَّ الْطَّعَامَ الْحَارَّ حَيْرُخُدُّ بَرَكَةٌ فَابْرُدُوهُ

۲۔ گرم گرم کھانا برکت کو ختم کر دتا ہے لہذا اسے نہذا اکر کے کھانا چاہئے۔ گرم گرم کھانا کھانے سے بذٹ منہوں حلوق زبان کو نقصانات کے علاوہ دانتی کی چک دک بھی ختم ہے حال ہے۔ گرم گرم کھانا معدے کے لئے بھی مضر ہے اور دانتوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ لہذا گرم گرم کھانا نہیں کھانا چاہئے بلکہ ذرا الٹینا سے نہذا اکر کے کھانا چاہئے۔

ہے۔ اگر غذا انسان کے مزاج سے ہم آہنگ نہ ہو تو بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ عقلانے کا ہے کہ پڑھیز علاج سے بہتر ہے۔ معدہ سر بیماری کا گھر ہے۔ اگر ایک انسان وہ غذا کھاتے پہنچے جو اپنی کیمیا فی خاصیت کے لحاظ سے اس کی اپنی طبیعت و مزاج کے مطابق نہ ہو تو معدہ کے نظام کو درہم بہم کر دیتی ہے۔ اسی طرح کوئی شخص کسی دعوت میں شرکت کرنے جائے اور وہاں معدہ قسم کے کھانے موجود ہوں اور وہ خوب ڈٹ کر کھاتے تو الاحمال وہ بدضہمی میں مستبلہ ہو گا زیادہ کھانے سے بھی اکثر امراض پیدا ہوتے ہیں جس کا تفصیلی ذکر آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔ اس لئے پڑھیز کرنا ضروری ہے اور غذا وحی استعمال کرنی چاہیے جو مزاج و طبیعت کے مطابق ہو۔

## ۳ اِتِنَانِ عَلِيلَانِ اَبَدَاً صَحِيحٌ مَحْتَمِ

### وَ عَلِيلٌ مَخْلَطٌ

و دو قسم کے افراد، ہمیشہ مرض میں مستبلہ رہیں گے (۱) وہ تند رست

جو غذا سے پڑھیز کرے (۲) اور وہ سیار جو غذا سے پڑھیز نہ کرے۔

ایک تند رست انسان اگر متوازن غذا نہیں کھاتے گا تو مختفات امراض میں مستبلہ ہو جاتے گا۔ اور ملین گر غذا میں کھاتا رہے گا اور پڑھیز نہ کرے گا تو وہ بھی بیماری میں گزناہ رہے گا۔ مثال کے طور پر تند رست دلو نما انسان جس کی خوراک ایک وقت میں میں چار روٹیاں اور دیگر چھل فروٹ بھی ہوں گا اور صرف ایک روٹی کھانا شروع کر دے بغیر کسی مرض کے تو وہ یقیناً کمی امراض میں مستبلہ ہو جائے گا۔ ایسے ہی اگر ایک شخص کو میعادی بخار ہو اور اس کی روئی

اور عدم اطمینان ہو گا اور صحیح چبایہ نہیں جائے گا تو صحیح طریقے کے کھانا بخوبی نہیں ہو گا اور کھانا اچھی طرح سے ہضم نہیں ہو گا تو معدہ کی کمی بیماریاں پیدا ہوں گی جوئیں آتا رکھانا کھانے میں راحت و سکون ملے گا۔

حیثیتِ المتین میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جب وقت کھانا کھاؤ دوں تو جو جست پاؤں سے نکالیا کرو کر یہ پتہنی یافت ہے اور تمہارے پاؤں کے لئے موجود راحت۔

• جب بجکنے کے تو کھایا کھانا چاہیے۔

• کھانے میں ہر روز ایک ہر قسم کی خوارکش نہیں کھانا چاہیے بلکہ بہت سرپا چاہیے۔

• باسی اور سڑی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

• کھانا نہ یہ و خوش ذائقہ ہو تو طبیعت میں اشتها پیدا ہوتی ہے اس اشتها سے معدہ میں خوارک کو ہضم کرنے والی ربوتوں کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے اور خوارک بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے۔

• کھانا زود ہضم ہونا چاہیے۔ بیش اشتها سے پرہیز کرنا چاہیے۔

• شام کا کھانا جلد کھانا چاہیے تاکہ سوچتے وقت معدہ خوارک سے پرہیز ہو۔ شام کا کھانا کھاتے ہی سوچنا نہیں چاہیے اس سے ضعف معدہ کی نیکائی پیدا ہوتی ہے۔

• کھانا آہستہ آہستہ چبایک کھانا چاہیے تاکہ خوارک کے ساتھ لعاب ہن اچھی طرح شامل ہو جائے۔

حضرت امیر المؤمنین علی ابن طالبؑ سے منقول ہے کہ گرم کھانے کو مٹھندا ہونے دیا کرو۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب گرم کھانا لایا جاتا تھا تو آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ مٹھندا ہونے دو۔ مذاق لانہ ہمارا کھانا آگ نہیں بنایا ہے اور مٹھندا کے کھانے میں برکت بھی ہوتی ہے۔

حدیث موثق میں سیدمان ابن خالد سے منقول ہے کہ گرمی کے موسم میں ایک رات کو میں حضرت امام حبیر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہو، حضرت کے سامنے غلام ایک خوان کھانے کو لایا جس میں کچھ روٹیاں تھیں، ایک پیالہ شریذ کا دوسرا گوشت کا حضرت نے ہاتھ ڈالا اور فوراً لیخنے لیا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ آتش جنمہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں انسان کو اس گرمی کی تاب نہیں تو آتشش جنم کی تاب نہیں کیونکہ ہوگی۔ یہی بات مکرر فرماتے ہے۔ یہاں تک کہ کھانا کھانے کے لائق مٹھندا ہوگی۔ اس وقت تناول فرمایا۔ میں نے بھی حضرت کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت امام حبیر صادقؑ سے منقول ہے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اس میں شیطان بھی حصہ لگاتا ہے۔

۷ **إِذَا أَكْلَتُمْ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ، فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَمِكُمْ**

کھانا کھاتے وقت اپنے جوستے آتا رہو کیونکہ اس سے تہاے پیروں کو آرام و سکون میسر آئے گا۔

اگر جو تاپسین کر کھانا کھایا جائے گا تو جلدی جلدی کھانا کھان پڑے گا۔ لہڑید۔ ایک قسم کا کھانا ہے جو روٹی کے مکرروں کو شوے میں ہبکو کر تیار کیا جاتا ہے

# زیادہ کھانا کھانے سے احتساب کرو

۹ ایٰ كُمْ وَ الْبُطْنَةَ فَإِنَّهُمْ مُفْسِدُوْا  
لِلْبَدَنِ وَ مُورَثَةٌ لِلسَّقْمِ وَ مُكَسِّلَةٌ  
عَنِ الْعِبَادَةِ

تم زیادہ کھانا کھانے سے احتساب کرو کیونکہ اس سے جسم ناسہ ہو جاتا ہے (آدمی) بیمار پڑھاتا ہے اور عبادت میں سستی (کامی) پیدا ہوتی ہے۔

ہر چیز کی زیادتی نقصان دہ ہے۔ زیادہ کھانا کھانا حرم و ہوس کے نشان ہے اور موجب ہلاکت ہے۔ زیادہ کھانا کھانے سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ ۱۔ زیادہ کھانے سے جسم پر چھوڑے چھینیاں تکل آتی ہیں۔ اور چربی بڑھ جاتی ہے جس سے جسم بے دوں ہو جاتا ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ وزن بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ زیادہ کھانا کھانے والے حضرات سبھی، دکار، اہمی، بیان گئیں جیسی تکالیف میں مستلزم ہوتے ہیں۔

۳۔ زیادہ کھانا کھانے کے سبب لمبیلے کی کارکردگی پر زیادہ اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے (NUTRITION) السوین نامی انڈوں روپت

کھانا خاکوشی اور اٹھیاں سے کھانا چاہیے۔  
کھانا کھانے وقت ہشاش بٹاش رہنا چاہیے۔ پرشیان، تفکرات اور غصہ سے بھوکت بندرو جاتی ہے اور چونکہ دو ران خون کا رجحان محسن کے بجائے دماغ کی طرف رہتا ہے اس لئے جو کچھ کھایا جاتے وہ پھر شکل سے ہضم ہوتا ہے۔

محشریہ معرفات میں بھی گرم کھانا کھانے کے نقصانات کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ گرم کھانا کھانے سے جو نقصانات ہوتے ہیں اُس کے لئے حضرت پندرہ اکرم کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

من اَكْلِ الطَّعَامِ الْحَارِيْلَزَمَهُ بِسَبِيعِ  
آفَاتِ غُلْبَتِ النَّسِيَانِ وَذَهَابِ الْمَاءِ  
مِنْ فَمَهُ وَذَهَابِ الْقُوَّةِ وَنَقْصَانِ الْرُّوْيَةِ  
الْبَصَرِ وَاصْفَرَارِ الْوَجْهِ وَذَهَابِ الْبَرَكَةِ

”تیز“ گرم کھانا سات آفیٹ لاتا ہے ماحظہ کا کمزور ہونا، آب ڈھن کا کم ہونا ضفیف بدن پیدا ہونا، سماں کا کمزور ہونا، چپرے کا کمزور ہونا اور برکت کا اذلیں ہونا حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ۔

پاچھر چیزوں کے کھانے سے ماحظہ تیز ہوتا ہے، محسس کھانا جانور کی گردی سے قریب کا گوشت، کھانا، مسورو کی وال کھانا، مٹھنڈی روپت کھانا اور سیست الکرسی پڑھنا۔

الْإِنْسَانُ چاچ و چون بند رہتا ہے چہرہ پر نکھار رہتا ہے۔ پیٹ پر چربی نہیں چڑھتی اور موٹلپے سے محفوظ رہتا ہے۔ کم کھانے والا جوڑوں کے دردوں اور جوڑوں کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ زیادہ کھانے سے اعضا جسم اپاچیع عمل چھوڑ دیتے ہیں جس سے انسان وقت سے بیٹے لاغز و ضعیف ہو جاتا ہے۔

### ۱۱) مَنْ تَعُودَ كُثْرَةَ الْطَّعَامِ وَالشَّرَابِ قَسَى قَلْبَهُ،

”جو زیادہ کھانے پینے کا عادی بن جاتا ہے وہ بخت دل ہو جاتے۔“

زیادہ کھانے پینے والا خود غرض بے حس اور سنگدل ہو جاتا ہے۔ اس لئے کوئی غربوں یہیوں، محتاجوں، مسافروں، بیواؤں کے حقوق کا قطعاً احساس نہیں ہوتا۔ اور بے حس و غافل بن جاتا ہے اور اپنے کھانے پینے کے فکر میں پڑا رہتا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ سے متفق ہے کہ جس شخص کو یہ منقول حکما نے خوب چبک کھاتے اور حکومتی جوکٹ باتی رہنے پر بالٹھ کھینچ لے۔

حضرت امام حفظہ صادقؑ سے متفق ہے کہ آدمی کو چار دن اچار آنا کھانا تو

کھانا ہی پڑتا ہے جس سے قوت باتی رہے۔ تو جس وقت کھانا کھاتے پیٹ کے ایک حصے کو محل طعام قرار دے۔ اور دوسرے پانی کے لئے رکھتے۔ تیسرا سانس لینے کے لئے۔ اور پانی جسم کو مونا کرنے کی ایسی کوشش رکھے جیسا کہ میوکے مونا کرنے کی نیت نہیں بھری اور پھر کھانا کھانا شروع کر دیا تو ایسے آدمی کو برض یا کوئی دردی تکلیف ہو سکتی ہے اور ہادی بحق کا ارشاد گرامی بحق ہے۔ اس سے پیشتر زیادہ

کوششی اور فاد پیدا کرے گا۔

حضرت امام حفظہ صادقؑ سے متفق ہے کہ حشمت کوئی کھانا زیادہ کھانے سے پیدا ہونے والے امر امن کا تذکرہ کیا جا پکھا ہے مزید یہ کہ کم کھانے سے

کم ہو جاتی ہے خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور مرض ذی بیطس (پیشہ بس شکر آنا) پیدا ہو جاتا ہے اور ساتھ ساتھ بلڈ پریش کا عرضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

۴۳۔ زیادہ کھانا کھانے کی وجہ سے امراض قلب بھی پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ زیادہ کھانا کھانے کی وجہ سے شریانوں میں تنگی ہوتی ہے جس سے خون کی گردش میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور شریانوں کی تنگی جب شدید یکیفیت میں دل کی سرستہ ہو جاتے تو دل کا دورہ پڑ جاتا تدریجی امر ہے۔ اور اگر یہ یکیفیت دماغ کی سرستہ جاتے اور دماغ کے کسی حصہ میں طاری ہو تو انسان پر فالج گر جاتا ہے۔

۴۴۔ زیادہ کھانا کھانے سے طبیعت بیسستی، کامی، عنودگی اور خمار مداہوتا۔ جس کی وجہ سے عبادات میں طبیعت مائل نہیں ہوتی۔ اور انسان خدا کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے اور یہ سب سے بڑا نقصان ہے۔

### ۱۰) الْأَكْلُ مَعَ الشَّبَعِ يُوَرِثُ الْبَرَصَ

”بھرے پیٹ غذا کھانا برص کی بیماری کو جنم دیتا ہے۔“

اس حدیث مبارکہ سے یہ جو معلوم ہوا کہ بھرے پیٹ کھانا کھانا برص کو پیدا کرتا ہے۔ بھرے پیٹ سے مقصد یہ ہوا کہ ایک آدمی نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا مگر اسی نیت نہیں بھری اور پھر کھانا کھانا شروع کر دیا تو ایسے آدمی کو برض یا کوئی دردی تکلیف ہو سکتی ہے اور ہادی بحق کا ارشاد گرامی بحق ہے۔ اس سے پیشتر زیادہ کھانے سے پیدا ہونے والے امر امن کا تذکرہ کیا جا پکھا ہے مزید یہ کہ کم کھانے سے

ثابت ہوتی ہے۔ اگر معاجمی نہ کسی چیز کو منع کیا ہے تو وہ استعمال ذکر ان جائے اور ان مرفین کو کوئی غذا کھانے پر مجبور کیا جائے۔ جب تک مرفین اپنی بحکم کا انہار نہ کرے غذانہ دی جائے۔

## ۱۲ لَا تَحُرُّهُوْ مَرْضَاكُوْ عَلَى الطَّعَافِ

فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُوْ وَيُسْتَهِمُ

اپنے بیاروں کو ان کی خواہش کے خلاف کھانے پر مجبور نہ کر دیوں کہ ان کی خدا کھلاتا پڑتا ہے۔

مرفین کو غذا سے چیزیں کرنا اُس کی طبیعت کی خدمات میں سے بڑی خدمت ہے۔ تیمار دار کو پا ہیسے کہ مرفین کی غذا کا خیال رکھتے۔ وہ مواد فاسدہ جسم میں جنم کر مرض کا باعث بناتے ہیں اور جسے جل کر فنا ہو جاتے۔ مودہ ضیافت میں غذا ہرگز دبپوچائی چاہیے۔ کیونکہ غذا ہضم نہ ہونے کی وجہ سے جسم میں مرض کر مختلف بیلک امراض نقرس، سرطان وغیرہ کا سبب شدی ہے اور اکثر وہیں امراض بیٹے اشتہا غذا کھانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کی طویل عمر ہوتی ہے وہ اکثر پر چیزیں کار اور کم خوارک تھے۔

## ۱۳ اَعْطِ كُلَّ بَدْنٍ مَا حَوَدَتْهُ

”بدن کو اپنی عادی چیزیں دل سے کامیاب بناؤ۔“

انسان ان مفہید چیزوں میں سے ہی جس کا وہ عادی ہو گیا ہے استعمال کرے اس لئے انسان اپنی زندگی کے کاموں میں سے جسی چیزیں کا عادی ہو جاتا ہے وہ اس کے لئے انسان تریو جاتی ہے اس لئے عادی غذا اس کے لئے انسان اور نبود ضمیر شاست ہو گی اگر نہ انسان اس کا عادی ہو تو ترک کرنے کی کوشش کرے

اور پھر یہ کہ کچھ کھانے نہ لفڑان کی۔ وہ کفران نعمت کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا۔

حضرت امام حسنی کاظمؑ سے منقول ہے کہ اگر لوگ کھانا کھانے کے طبقے میں میانہ روی اختیار کریں تو وہ ہدیہ تدریست رہیں۔

امدادیست رحمۃ العالمین اور اقوال آئکٹ طاہرین سے یہ بات واضح ہے کہ کھانا زیادہ نہیں کھانا چاہیے اور نہیں اتنا کم کھانا چاہیے کہ جسم باکل لاغر و ناٹوال ہو جائے اور خالی معدہ بھی رہنا شیک نہیں ہے۔ کیوں کہ خالی معدہ رہنے سے السر و غیرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ کھانا وقت پر نہیں کھاتے اور اپنے دفتری اور کار و باری کا مول میں مہک و مشغول رہتے ہیں اور چاہئے تو ششی و مبتکو نوشی کثرت سے کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ اکثر معدہ کے السر میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یا ورم معدہ کا عارضہ لاحق ہو سکتا ہے۔ معدہ کے توسرے عرض بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کھانا وقت پر کھانا چاہیے۔ یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ زیادہ تر بیماریاں معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور الیار و عقلاء کے نزدیک بھی ہر بیماری کی جڑ پڑھوڑی اور نہ اساز گار غذا کا استعمال ہے۔ لہذا کھاتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ کون سی غذا موافق اور کون سی غذا ناموافق ہے یعنی ہلف مزاج ہے۔ مثلاً ایک شخص کو پلاڑ کھانے کا بہت شوق ہے مگر پلاڑ کھانے کے بعد اس کا پیٹ پھول جاتا ہے یا اپھارہ ہو جاتا ہے۔ بعض مرفینوں کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنی پسند کی جزیر کھائی لیکن مزاج کے وہ مطابق نہیں تھی اس لئے ان کا تکلف میں اضافہ پو گیا۔ اگر گھر میں کوئی مرفین ہے تو اس کی غذا کا خاص طور سے خال رکھنا ہماہی سے کیوں کہ موزوں غذا اڑی جد تک شفایاں کی راہ میں مدد و معاد لے

بڑا ذریعہ دانت ہیں۔ اگر دانتوں کی صفائی نہ کی جائے تو منہ سے شدید بدوآتی ہے۔ حضور ختنی المرتبت نے کثرت سے سواک کرنے کا ارشاد فرمایا کہ امتحان کی بہنائی فرمادی ہے کہ دکھیو سواک کیا کرو۔ سواک کرنے سے دانت صاف و شفاف ہے تھے ہیں۔ منہ کو پاکیزہ کرتی ہے سواک دانتوں کی صفائی کا بہترین ذریعہ ہے اگر دانتوں کو صاف نہ رکھا جائے تو منہ سے بدوآتی ہے۔ دانت گندے اور بدنہما معلوم ہوتے ہیں۔ گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔ دانت اگر گندے ہوں یا صاف نہ کرے گئے ہوں تو اس کا اثر گندہ پر پڑتا ہے۔ ہضمہ خاتب ہو جاتا ہے اور کسی بیماریوں کے پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ انسانی جسم کی توانائی اور نشوونما کی طرف پہلا قدم ہے۔ دانت اگر صحیح طور پر غذا پیچانے کے قابل نہیں ہوں گے تو اس کا خمیازہ معدہ کو بھگنا پڑے گا جبکہ اپنی تجویز یہ ہو گا کہ معدہ خوراک کے سہنپ کرنے سے قاصر ہے گا۔ اور غیر منہضم غذا خون صلح پیدا نہیں کر سکے گی۔ اور اس طرح جسم مختلف بیماریوں کی پیش میں آجائے گا۔ معدہ کی اکثر بیماریاں دانتوں کے صاف نہ کرنے اور غلال نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے رحمت النعاملین نے سواک کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ اور باعث اجر و ثواب گردانا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ

## دانتوں کی حفاظت

۱۳) مَنِ اسْتَعْمَلَ الْخَشَبَتَيْنَ أَهِنَ مِنْ

هَذَا بَابَ الْكَلْبَتَيْنِ

جو شخص خلال اور سواک کرتا ہے وہ درد دنال کے عذاب

سے محفوظ رہتا ہے۔

دانتوں کا صحت مند ہونا اور اپنے وظیفہ حیات کو کما حفظ، سر انجام دینا انسانی جسم کی توانائی اور نشوونما کی طرف پہلا قدم ہے۔ دانت اگر صحیح طور پر غذا پیچانے کے قابل نہیں ہوں گے تو اس کا خمیازہ معدہ کو بھگنا پڑے گا جبکہ اپنی تجویز یہ ہو گا کہ معدہ خوراک کے سہنپ کرنے سے قاصر ہے گا۔ اور غیر منہضم غذا خون صلح پیدا نہیں کر سکے گی۔ اور اس طرح جسم مختلف بیماریوں کی پیش میں آجائے گا۔ معدہ کی اکثر بیماریاں دانتوں کے صاف نہ کرنے اور غلال نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے رحمت النعاملین نے سواک کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ اور باعث اجر و ثواب گردانا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ

۱۴) أَكْثَرُكُمْ حَلَّيْكُمْ فِي السِّوَالِ

میں تمہیں کثرت سے سواک کرنے کی تاکید کرتا ہوں ۔

اگر کبھی انسان کے دانت صاف نہیں ہیں تو اس کے منہ سے بدوآتی ہے اور بدبوونہ بھی آتے تو دانتوں پر پہلا سیٹ صاف نظر آتی ہے منہ کو صاف کھنے

قالَ لَوْلَا أَنْ أَشْقَى عَلَى أُمَّتِي (أَوْ عَلَى

النَّاسِ) لَا مَرْتَهُمْ بِالسِّوَالِ مَعَ كُلِّ صِلْوَةٍ

د اگر مجھے یہ خیال نہ ہو کا کہ امر میری امتحان پر دشوار ہو گا میں متعین

حکم دیتا کھرمانز کے لئے سواک کیا کرو ۔

سواک کے استعمال سے آدمی دانتوں کے درد سے محفوظ رہتا ہے اور

زبور کی زد سے بچتا رہتا ہے منہ سے گندگی و کثافت دور ہوتی ہے۔ اللہ اور اس

کے پیارے جیب کی خوشودی حاصل ہوتی ہے جس کے لئے ارشاد حضرت بنی اسرائیل ہے

قالَ أَسْوَالُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَوْرَضَاتِ

اللَّرَبُ

وہ اکثر معدہ کی پیاریوں میں بدلار ہتے ہیں۔ دانتوں میں خرابی اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ بہت سے لوگ کھانا کھانے کے بعد غلال نہیں کرتے جس کی وجہ سے دانتوں کے دریان میں اجزاء نے غذارہ جاتے ہیں جو بعد میں تعفن پیدا کرتے ہیں جس سے تعفن کے موڑ ہے جو بچوں جاتے ہیں۔ یہی تعفن اجزاء میں جا کر مختلف امراض سوچش امعاء، دم معدہ، پاسیہ یا گھٹیا کا سبب بنتے ہیں۔ دانتوں کو زیادہ بھی نہیں کریں گا چاہیے۔ زیادہ سندھ اپانی اوس انہائی گرم چاٹ پینے سے بھی چھسیز کرنا چاہیے۔ ہرروز صحیح کو موکٹ کرنا چاہیے۔ ہر کھانے کے بعد دانتوں کو صاف کرنا چاہیے اور کلی کر کے سونا چاہیے اور دانتوں کی حفاظت کرنا چاہیے۔

## ۱۹ تَخَلُّلُ فَانِهِ مِنَ الْنَّظَافَةِ وَالنُّظَافَةُ مِنَ الْإِيمَانِ فَلَا إِيمَانٌ مَعَ صَاحِبِهِ رَفِيْ ۚ لِجُبَّةَ

”تم خلال کرو کہ وہ صفائی کا ایک جز ہے۔ اور صفائی ایمان کا ایک جز ہے اور ایمان دار جنہیں ہے“

دانتوں کی حفاظت کرنا اور صفائی و شفافت رکھنا ہر انسان پر لازم ہے کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔ کھانے کے بعد خلال کرنا چاہیے کیونکہ خلال کرنے سے کھانے کے وہ تمام ریزے دانتوں نے سکل جاتیں گے جو گل ستر کر منہ کو گٹھا اور دانتوں کو خراب کرتے ہیں

حضرت امام جعفر صادقؑ سے سبقول ہے کہ حضرت جبریلؓ یعنی رسول خدا کے نے موکٹ، خلال اور سیکی لائے۔ اور عرض کیا کہ خلال سے دانتوں کی جیسی

”موکٹ منہ کو پاکیزہ کرنے والی رشتنے ہے اور رب کیم کی خوشنووی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے“  
معلوم ہوا کہ موکٹ منہ کو پاک و پاکیزہ رکھتی ہے اور خداوند کیم کی خوشنووی بھی حاصل ہوتی ہے۔ منہ بھی صاف رہتا ہے موکٹ کرنے نے آنکھوں میں روشنی و چمک پیدا ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ موکٹ کے بارہ فائٹے میں دا، پیغمبروں کی سنت ہے (۱)، منہ صاف ہوتا ہے (۲)، آنکھوں میں روشنی بڑھتی ہے (۳)، خدا کی خوشنووی کا باعث ہے (۴)، دافع بلغم ہے (۵)، حافظتیز ہوتا ہے (۶)، دانت سفید ہو جاتے ہیں (۷)، نیک اعمال کا ثواب کئی گناہ زیادہ ہوتا ہے (۸)، دانتوں کی بو سیدگی اور گرنا موقوف ہو جاتا ہے (۹)، دانتوں کی جیسی مصنوط ہومجاتی ہیں (۱۰)، بھوک پتھی اور زیادہ لگتی ہے (۱۱)، فرشتے دانت صاف کرنے والے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ موکٹ کرنے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ جو شخص موکٹ کرنے آئے بعد میں کھلی صزو کرنا چاہیے۔

## ۱۸ تَخَلُّلُ أَهْلِي أَشْرَ الطَّعَامِ وَتَمَضِيمُهُ فَإِنَّهُمَا مُصَحِّحَتَانِ لِلنَّابِ وَالنَّوَاجِدِ

”کھانے کے بعد خلال کیا کرو۔ اور پھر ٹکلی کرلو۔ کیونکہ اس طرح

”دانت ڈاڑھیں ٹھیک ٹھاک رہتی ہیں“

جو لوگ کھانا کھانے کے بعد خلال نہیں کرتے اور صحیح کو موکٹ نہیں کرتے

# پانی

پانی خداوند بزرگ و برتر کی عظیم نعمات میں سے ہے اگر پانی نہ ہوتا تھیات کا وہ ختم ہو جاتا نہ کوئی جاندار ہوتا اور نہ ہی بیانات ہوتے۔ ہر ذریعی حیات کے لئے پانی ضروری چیز ہے گویا زندگی کو برقرار و قائم رکھنے کے لئے سب سے ضروری چیز پانی ہے۔ آدمی عذ اکھا تے بعیر تو سہتوں زندہ رہ سکتا ہے مگر پانی کے بغیر اس کا چند روز سے زیادہ زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ پانی کے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا انسان تو انسان پانی کی بدولت پودے، درخت، گھاس، وغیرہ تک زندہ رہتے ہیں اور اگر اپنی پانی د میں تو یہ خٹک ہو کر مر جاتے ہیں۔ جسم انسانی میں پانی کا عنصر ساٹھ ستر نیصد پایا جاتا ہے۔ ایک تند رست دلوانا انسان کے جسم سے پیش اب، فصلہ پسینے کے ذریعہ تقریباً دو ڈھانی سیر پانی کا اخراج ہوتا رہتا ہے پانی سے ہی جسم انسانی میں غذائے سہم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ پانی کی مدد سے غذا جسم کی باریک رگوں میں پھونکتی ہے اور جسم کو قوت و مطاقت بخشتی ہے۔ پانی کے ذریعہ ہی کے جسم سے فاسد و ذریعہ مادوں کا اخراج ہوتا ہے۔ صاف و شفاف اوترازہ پانی صحیت دلوانا لیختا ہے۔ پانی کو ڈھنک کر کھنا چاہیے جو خھوٹا رات کو سونے سے پہلے پانی کے ترنوں کو دیکھ لیا جائے کہ وہ ڈھنکے ہوئے ہیں کہ نہیں۔

ارشاد حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”بُرْتَنُوْكُو اور پانی نے ظروف کو نبند ڈھانکت، گر کے رکھا کرو، کیونکہ سال میں ایک ایسی شب آتی ہے کہ سب میں وہاں حملتی ہے تو ہر قن پانی کا ظروف

ستھکم ہو جاتی ہیں اور داؤنوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ روزی بڑھتی ہے۔ حضرت امام عیف صادق علیہ السلام میں منقول ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعہ کالا جائے اسے نکھا د کر اس سے اندر وہی زخم پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرا ارشاد ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعہ سے نکھلے اسے چھنیک دو۔

حضرت امام مولیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ چوب گل، چوب درخت اس سے خلال مت کرو کر ان دونوں سے بال خورہ کے مادہ کو برکت ہوتی ہے۔

مسواک کے لئے سب سے اچھی پیلو کی لکڑی ہوتی ہے اور خلال کے لئے نیم کے تینکے۔

# پان پینے کے آداب

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمُ الْمَاءَ وَتَنَفَّسَ  
تَلَاثَةً كَانَ آمِنًا

۲۱

”تم میں سے جو تین سانس میں پانی پینے کا وہ محفوظ رہے گا: بعض لوگ پانی پینے میں عجلت سے کام لیتے ہیں اور ایک ہی سانس میں پورا گلاس ختم کرتے ہیں۔ اس سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ دفعتاً سرداپانی گرم جسم میں داخل ہو کر نظام تنفس اور نظام ہضم کو متاثر کرتا ہے۔ اکثر اوقات ایک سانس میں غٹا غٹ پانی پینے سے گلے میں چند الگ جاتا ہے اور قلب کی حرکت پر بھی اللہ اکثر پڑتا ہے۔ اسکا طرح ایک سانس میں پانی پینے سبیعت بھا سیر نہیں ہوتی اور پیاس بھی نہیں بھتی۔ اس طرح پانی پینے والے لوگ اکثر امراض معدہ و تنفس میں مبتلا پاتے جاتے ہیں۔ اسی لئے حضرت پیغمبر کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانی رک رک کر پینو اور اس میں تین وقفے کرو۔ تاکہ بیماریوں سے محفوظ رہو۔ ایک دوسری حدیث میں ارشاد بادی برقی ہے کہ:-

الْأَتْشَرِبُوا نَفْسًا وَاحِدًا كَشْرُبُ الْبَعْيرِ وَلَا كُنْ  
أَشْرَبُوا هَشْتَى وَتَلَاثَ وَسَمُّوا إِذَا نَفَرْتُمْ  
وَاحْمَدُوا إِذَا فَرَغْتُمْ

۲۲

کھلا ہوتا ہے اس میں وبار (وابی جراثیم) داخل ہو جاتی ہے۔ وباٰ بیماریوں کے جراثیم خصوصاً انفلوئنزا ادا سہال، ہمیضہ وغیرہ کے جراثیم ہوا کے توسط سے فضائیں پھیل جاتے ہیں اور ان جراثیم کے لئے نوکاً موزوں مقام پانی ہے جہاں وباٰ جراثیم کی عامل ہوا پانی تک نہیں پانی میں منتقل ہو جاتے ہیں تو اس پانی کو کھانے پینے میں استعمال کرنے سے انفلوئنزا ادا سہال و ہمیضہ وغیرہ کی وباٰ پھیل جاتی ہے۔

موجودہ سائنسی دور کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ ایک ہمیولی سے قطعے میں بھی رشمار جاندار یعنی جراثیم ہوتے ہیں اور بول انسانی میں کاربن جیسی زبردستی جوان جانداروں یعنی جسٹر ایم کو ہلاک کروتی ہے۔ پیغمبر کرم نے آج سے چودہ سو برس قبل اس پنیر خود میں کے نظر نہ آنے والی مخلوق کے وجود کو بغیر کسی آلات کے واضح الفاظ میں بیان فرمادیا ہے۔ جسے آج کی سائنسی دنیا نے انہی کو شرک کے بعد خور دیتیوں سے دیکھ کر معلوم کیا ہے۔ ماحظہ ہوا رشا دیحضرت پیغمبر کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

إِنَّ لِلْمَاءِ أَهْلًا وَسَكَنًا لَا تَبْلِغُ فِي الْمَاءِ  
فَإِنَّ لِلْمَاءِ أَهْلًا

”یعنی پانی میں بول نہ کر دیوں کر لیئیا پانی میں جاندار ہیں۔“ امام المتقین حضرت علیٰ ابن ابی طالب نے بھی پانی میں بول و برآز کرنے سے مانعت فرمائی ہے اور مندرجہ بالا ارشاد حضرت جمیع مرتبت کو بیان فرمایا ہے۔ حضرت امام حبیر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ پانی کا ذائقہ و مزہ کسی سے آپ نے فرمایا تھا پانی کا مزہ زندگی کا مزہ ہے۔

کیونکہ انسان پانی سب سے زیادہ پتا ہے۔ اور پانی کے ذریعہ ہی مختلف جرائم اس کے حیم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان جرائم کی روک تھام بجید ضروری ہے، اس کا سبیل طریقہ اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ پانی کو ابال کر رکھ دیا جائے تاکہ اس کے جرائم فنا ہو جائیں۔ پھر اسے ٹھنڈا کر کے استعمال میں لایا جائے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے اگر اس پر عمل پسیہ اہم جاگہ تو اکثر موسیٰ تغیرات سے پیدا ہونے والے دبائی امراض سے انسان محفوظ و مامون رہ سکتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ جوش کیا ہو اپنی ہر درد کے لئے نافع ہے اور کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچانا۔

پانی میں بے شمار جرائم ہوتے ہیں۔ جو ہم کو نظر نہیں آتے۔ ان جرائم کی دریافت بالینڈ کے "لیون بک" (۱۳۳۲ھ تا ۱۳۳۴ھ) نے کہ "لیون بک" ان جرائم کی دریافت کے لئے ایک اعلیٰ درج کی خود دین سے مدد لی۔ اور اخیر جرائم کا تپہ چلا یا "لیون بک" کی تحقیق سے برسوں پہلے حضور ختمی مرتبت نے بغیر کسی خود دین پا آئے کہ ان جرائم کی نشان دہی یہ کہہ کر فرمادی کہ پانی ہمیشہ ابلا ہوا پہنچو۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ پانی کو ابا لئے سے یہ جو جرائم فنا ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ کے ارشاد کے مطابق ابلا ہوا پانی محت کے لئے نفع بخشن جی ہے اور ہر درد کی دوامی ہے۔ چین کے رہنے والے لوگ برسہا برس سے اس عمل کو اپنے ہوئے ہیں اور ابلا ہوا پانی پتے ہیں۔

۱۲۵) **إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَنْفَسْ فِي الْأَنَاءِ**  
تم میں سے کوئی شخص کچھ پینے لگے تو بتزن میں چھوٹ نہ مارے:

"اونٹ کی طرح غٹ غٹ کر کے ایک گھونٹ (سائس) سے نہ پوی۔ بلکہ دو یا تین گھونٹ کر کے پوی۔ جب پانی پینے لگو تو سِم اللہ پر حادث پینے کے بعد الحمد للہ کہو۔"

معلوم ہوا کہ غٹ غٹ کر کے ایک ہی سائس میں پانی پینا اونٹ کی محتلت ہے اور اس طرح پانی پینے سے پایس اور بھر کتی ہے اور اس طرح پانی بھی زیادہ پیا جاتا ہے اس سے کئی نقصانات کا انلیٹ ہوتا ہے۔ پانی جب پینے لگو تو سِم اللہ کر کے پوی کہ اس میں برکت ہی برکت ہے۔ پانی پی کر ذات باری تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے پانی جیسی نعمت سے ہم کو سیراب فرمایا۔

۲۳) **إِذَا اشْتَهِتَمُ الْمَاءَ فَأُشَرِّبُوهُ مَعَا وَلَا تَشْرِبُوهُ**  
**عَبَّا الْعَبَّ لَيُرِثَ الْكَبَادَ**

جب پانی پینے کی خواہش ہو تو پانی کو یکیدم نکلنا درد جگر کا باعث ہوتا ہے۔ جب آپ کو پانی یا کوئی دوسرا مشروب پینے کی خواہش ہو تو پانی یا مشروب یک دم نہ مکھ جائیں بلکہ گھونٹ گھونٹ کر کے پینیں کیونکہ ایک سائس میں پانی یا مشروب پیا صحت کے لئے مضر ہے۔ اور اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے۔

و حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ "تین مرتبہ کر کے پانی پینا ایک

ہی مرتبہ کے پی لینے سے بہتر ہے۔" ۲۴) **يُشَرِّبُ الْمَاءُ الْمَغْلُى فَإِنَّ الْمَاءَ الْمَغْلُى يَنْفَعُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ**

ہمیشہ ابلا ہوا پانی پیا جائے۔ ابلا ہوا پانی ہر شے سے زیادہ مفید ہے۔"

پانی پینیا طعام کو سہنم کرتا ہے۔ اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینے سے بیت اور صفراء کی زیادتی ہوتی ہے۔

• حضرت امام حبیب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پانی زیادہ نہ پیو کہ وہ ہر قسم کا درد پیدا کرتا ہے اور جب تک درد کی تاب ہو دو امتحن پیو۔

• حضرت امام حبیب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آب زم زم ہر مردن کیلئے شفایہ ہے۔

## ۲۶ سَيِّدُ الْأَشْرِيفِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْمَاءُ

• دنیا اور آخرت میں مشروبات کا سردار پانی ہے۔

حضرور اکرم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دلوں چہاں میں مشروبات کا سردار پانی ہے احادیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈے پانی پینے کو لپنڈ فرماتے تھے۔

• ٹھنڈے پانی کے پینے سے تسلکین قلب اور فرحت محبوس ہوتی ہے۔

• حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ مینہ کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک و صاف کرتا ہے اور بیماریوں اور دردؤوں کو بدل سنبھال دیتا ہے۔ رومتے زمین کے تمام پانیوں سے آب زم زم بہتر ہے۔ آب زم زم جس درد کیلئے پیا جائے دو اسے

• حضرت امام حبیب صادق مسے منقول ہے کہ ٹھنڈا پانی حرارت کو فر دکرتا ہے صفراء کو ساکن کرتا ہے طعام کو معدے میں گھلاتا ہے۔ پت پت کو زائل کرتا ہے۔

• حضرت امام موسی کاظم نے فرمایا کہ پانی پینا کسی طرح برا نہیں ہے، طعام کو معدے میں ہضم کرتا ہے غصہ کو کم کرتا ہے عقل کو بڑھاتا ہے۔ صفراء کو گھٹانا

آج کے جدید سائنسی دور کے ماہرین حفظان صحت نے جدید تحقیقات کے ذریعہ یہ انکشافات کئے ہیں کہ ایک انسان کے چینیکے سے دوسرے انسان کو فلو، نزلہ، زکام ہو جاتا ہے اور تھوکنے سے بھی جراثیم آڑ کر دوسرے شخص کو متاثر کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے سانس سے بھی نعمان پہنچ سکتا ہے۔ بھی نہیں بلکہ پانی یا کھانے کی چیز پر چونکہ مارنے سے جراثیم خلیل ہو جاتے ہیں۔ اور یہی جراثیم صحت انسانی کے لئے مضر ہیں۔ اس لیے کہ جب ہر سانس لیتے ہیں تو سانس کے ذریعہ نفس کو تازہ بتازہ ہوا فراہم کرتے ہیں اور ساتھ ہی کشافت آمیز ہوا (گیس) کو سانس کے ذریعہ خارج کرتے ہیں۔ یہ حسرتی جراثیم آور ہوا (گیس) جس کو طبی اصطلاح میں "کاربن" کہتے ہیں۔ اور جو انسانی تنفس میں تازہ ہوا پہنچنے کے بعد خارج ہوتی ہے۔ چونکہ مانسے وہ فوراً پانی یا کھانے والی چیز میں شامل ہو جاتی ہے جس سے بہت کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اب عورت فرمائیے کہ حضور اکرم کا یہ ارشاد گرامی حکمت کے اصولوں پر کتنا حاوی و بھاری ہے جس کو آپ نے صدیوں پہلے بیان فرمایا۔ ہمیں چاہیے کہ پانی یا کھانے والی چیزوں پر چونکہ نہ ماریں۔ پانی پینے سے پہلے پانی والے برتن کو دیکھ لیا جائے کہ اس میں کوئی بزکا یا کیڑہ مکوڑا اور عیڑہ نہیں ہے۔

• حضرت امیر المؤمنین علی ابن طالب سے منقول ہے کہ رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی مدت پیو۔ ورز آس سے کوئی ایسا درد پیدا ہو جائے گا جس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کر نہ آرام کر دے۔

• حضرت امام حبیب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دن میں کھڑے ہو کر

# امراض کے

## مَالَحَقَ اللَّهُ تَعَالَى دَاءُ الْأَوْحَادَ لَهُ دَوَاغُ الْأَسَامَ

”خداؤند عالم نے ہر بیماری کی دو اک پیدا کیا ہے جو اسے موت کے خداوند عالم نے ہر بیماری کی دو اک پیدا کیا ہے جو بیماریاں ہیں ان کا علاج ممکن ہے۔ اس حدیث میں حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف سے بچوں کرنے، اور مرض کی دوائیں اور مرض کا علاج کرنے کا حکم دیا ہے جب کوئی انسان کسی مرض میں مبتلا ہو تو اس کو علاج کرنا چاہیے علاج کرنے معاون سے رجوع کرنا سنت بنی اکرم ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ جو شفافی مطلق ہے پاہے تو دو اشخاص کا بہانہ بن جاتی ہے اور اگر اس کی رضائی ہو تو اچھے اچھے قابلِ ولائق معاون بھی عاجز رہ جاتے ہیں کیونکہ حکمی کا وقت یہ پورا ہو جاتا ہے تو معاون کی سوچ اور فکر بھی جواب دیدیتی ہے اس لئے موت کا علاج ممکن نہیں ہے۔ موت کا آنا برقی ہے اور بچ وقت مقررہ ہے تو دو ایسی کارگروں کا دیدن ہو گی۔

## الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الشِّفَاءَ

”التدوہ ہے کہ جن نے بیماری کو بھی آتارا۔ اور شفاء کو بھی نازل کیا۔

و حضرت امام رضا نے فرمایا کہ کھانے پر زیادہ پانی پینا کوئی نقصان نہیں کرتا۔ سیکن جب معدہ غالی ہو تو زیادہ پانی مت پوئے۔  
و مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پانی بغیر پیاس کے نہیں پینا چاہیے۔ جب پانی پیا جاتے تو زیادہ نہ پیا جائے جتنی پیاس ہوتا نہ پیا جاتے۔ پانی تازہ ہو۔ لٹھنڈا ہو۔ دن میں کھڑے ہو کر اور رات کو بیٹھ کر پیا جائے۔ غالی معدہ پانی نہ پیا جاتے۔ کھانے کے دو دن میں پانی نہ پیا جائے بلکہ کھانے کے بعد کچھ دیر بعد پیا جاتے۔ پیاس کو نہ روکا جاتے۔ پیاس لگے تو فوراً پانی پیا جائے۔



خداوند قدوس نے بہبیاری کو آتا رہے اور اس نے اپنی قدرت کامل سے ہربیاری کی دوائی پیدا کر کے ہر مرض کے شنا کا اہتمام کیا ہے۔ اب یہ الگ بات ہے کہ ہم نے اس بہبیاری کا صحیح علاج نہیں کیا ہو۔ یا معاں یعنی مرض کی صحیح تشخیص ہی نہ کر سکا ہو۔ اگر کسی بہبیاری کا علاج نہ ہو سکا ہو تو یہیں کہا جا سکتا کہ یہ لا علاج مرض یا بہبیاری ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابھی تک اس بہبیاری کی دوادی ریافت نہیں ہو سکی یا ہم تک نہیں پہنچ پائی۔ ارشاد حضرت ختمی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام

**لِكُلِّ دَاعِ دَوَاعُ فَإِذَا أَصْبَبَ دَوَاعَ**

### بَرِّيٰ بِإِذْنِ اللَّهِ

”ہربیاری کے لئے دو اب ہے۔ جب دو بہبیاری کے شام میں جاتے ہے تو مریض حکم فرائی سے صحت پا لیتا ہے۔“

ایسے حدیث مبارک سے ایک طرف تو اطباء و معالجین کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ امراض کی علامت کو پیش نظر کھکھ میں دوائی تشخیص و تجویز کریں۔ اور صحیح دوائی جستجو و کوشاش میں رہیں۔ دوسری طرف ملینوں کی بہت کوئی مرض سے مقابلہ کی طاقت خبشتی ہے۔

پویمیو چمکت طریقہ علاج ایک ایسا طریقہ علاج ہے جس میں مرض کے نام کی کوئی دوائیں بلکہ مریض کے افعال و کردار و نفاذ کو پیش نظر کھکر علامات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور جو علامات میسر آتی ہیں ان کے شل دوائی جس کی تجویز کردی جاتی ہے جس سے مریض فوراً صحت پا لے جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور عالم داکٹر حسپہ ڈھاف میں رقم

### ۳۰. بَشِّرُ الْمُحْرُرُ وَرِبُّ الْبَطْوَلِ الْعُمَرِ

”گرم مزاجوں کو طول عمری کی خوشخبری سنادو۔“  
عام طور پر گرم مزاج رکھنے والے افراد طویل عمر پاتے ہیں۔ اور زیادہ عرصہ تک زندہ رہتے ہیں۔

### ۳۱. أَصْلُّ حَلَّ دَاءِ الْبَرُودَةِ

”ہربیاری کی جذبہ سردی ہے۔“

یعنی اکثر بیماریاں سردی کے سبب وجود میں آتی ہیں۔ اس حدیث مبارکہ کا تعلق اُن علاقوں سے معلوم ہوتا ہے جو نسلیقہ باردہ میں ہیں۔ جیسے ہمارے سیاں بھی سردی کے موسم میں امراض سینہ، کھانشی، ہنونیہ، نزلہ و بخار وغیرہ وغیرہ زیادہ ہوتے ہیں۔

پھنسنے نہ پائیں۔  
**۳۲** فَخُلِّيْ أَنْ يَتَعَوَّطُ الرَّجُلُ عَلَى شَفَرِ مِبْرَرٍ  
 يَسْتَعْذِبُ مِنْهَا أَوْ عَلَى شُفَرِ نَهْرٍ  
 يَسْتَعْذِبُ مِنْهَا

”اَنْخَفَرَتْ صَلِيْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرَكَتْ كُنُوِّيْنَ كَمَنَّاَتْ اَوْ نَهْرَهُ كَمَنَّاَتْ  
 جَسَّ سَمَّسَ پَمِيْنَےْ کا پانی حاصل کیا جاتا ہو بول و براز کرنے منع  
 فرمایا ہے۔“

حُضُورُ اکرم صَلِيْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس امر سے منع فرمایا کہ (معینہ) پانی کے  
 کنُوِّیْنَ اور میْنَےْ پانی کی نہر کے کمانے ایمان بول و براز کرے۔ کیونکہ کنوان اور نہر  
 جو کے مخزن آب ہیں اور لوگوں کو پینے کا پانی وہاں سے میسر آتا ہے اس کے کمانے  
 اگر بول و براز سے آسودہ ہو جائیں گے تو اس کے جراثیم اور بخاست پانی میں شامل  
 ہو کر کئی بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں اور اس سے چمکی داہیں بخسرہ، بچپن،  
 بچپنیہ جیسی بیماریاں جھیلنے کا اندیشہ ہے۔

**۳۳** فَخُلِّيْ أَنْ يَبُولَ أَحَدٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ مُّتَشَمِّرَةٍ

”اَنْخَفَرَتْ نَهْرٌ دَارِ دَرْجَتْ کَيْ نِجَّبَيْشَ کَيْ نِشَابَ کَرِيْنَےْ منع فرمایا ہے۔“  
 حکماء اور محققین نے تحقیق کی ہے کہ اکثر بیماریاں جیسے تپ دل، اتو،  
 کی سوزش اور لعین معتقد بیماریوں کے جراثیم ان ہیلوں منشیاب کرنے سے پیدا  
 ہوتے ہیں اور آن کے اثاثت سے چل کھلنے والا تاثر ہوتا ہے لیکن غالباً اس اودہ  
 بچپن کے کھانیسے متعدد امراض پیدا ہوتے ہیں اسکی لیے حضرت سرکار دو گام نے چل دار

لَا تَوَالِ التَّرَابُ خَلْفَ بَابِ فَانَّهُ

مَأْوَى الشَّيْطَانِ

کوڑا کر کر دروازے کے پیچے مت پھینکو۔ کیونکہ یہ شیطان  
 کی پناہ گاہ ہے۔

اس امام سے صحت و معنی کی جانب کافی توجہ دلائی ہے اور صفائی کو ایمان  
 کا بُشْرَیٰ قرار دیا ہے کوڑا کر کر اگر گھر کے دروازے کے نزدیک چھینکا جائیگا تو  
 وہ بُشْرَیٰ ایمِ کر آبگاہ بن جائیں گے اور وہ جراثیم اڑاڑ کر ہٹیں اور اس آئیں گے  
 اور اس گھر کے گھوں کے لئے کہی امراض کا پیش خیہ بن جائیں گے۔ حدیث مبارکہ  
 میں جراثیم کو شیطان سے کیا گیا ہے شیطان گراہ کرتا ہے اور جراثیم سے خلاف  
 امراض پیدا ہوتے ہیں۔

**۳۴** مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَخْتَارَ  
 مَوْضِعًا لِبُولِهِ

”الہان کی دانائی یہ ہے کہ وہ اپنے بول و براز کے لئے کسی ناص  
 جگہ کا تعین کرے۔“

جس غیر مہذب زلزلے میں بیت الحلا کا روانج ہیں تھا۔ ہادی برحق نے اس  
 حدیث کے ذریعہ بول و براز کے لئے مخصوص جگہ کا تعین کا ارشاد فرمایا اور اس عمل  
 کو دانائی قرار دیا۔ بول و براز میں چونکہ جراثیم ہوتے ہیں اور جگہ جگہ کرنے نے جراثیم پھیلنے  
 ہیں اور کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے ایک ہی جگہ کو بول و براز کے لئے مخصوص  
 کرنے کی تاکید کی جائی ہے تاکہ بول و براز کا تعفن اور جراثیم ایک ہی مقام پر رہیں اور

اَنْهَضْرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْرَفْ نَيَّابَوْجَدَهْ سَوْالَ سَيْلَهْ اِسْمَ اِمْرِکِ چَلَّهْ

کی تھی کوڑھ اور جذام والے شخصے بات کرتے وقت ایکتھے دوڑھ کر بات کھے  
جائے۔ موجودہ سائنسی دوہیں جو تحقیقات سائنسے آئی ہیں (جن کا تذکرہ اُندر کیا جائیگا) کوڑھ اور جذام متعدد بیماریاں ہیں اُس کے جراحتیم پرہت جلد دوسروں تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ اگر گفتگو کرنے والا ایسے مرض کے نزدیک ہو گا کہس کو کوڑھ ہو تو سائنس کے ذریعہ اُس کے جراحتیم تذکرہ انسان میں منتقل ہو جاتیں گے۔ اسی لئے کہ اُنکم ایکتھے دوڑھ کر گفتگو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

### ۳۸ فَرِمَنَ الْمَحْذُومُ فَرَارَكَ مَنْ الْأَسَدَ

جذام والے سے اسی طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں یہ  
جذام ایک ہوندی اور متعددی مرض۔ بیمار جس کے جراحتیم تذکرہ اُنی کو کوڑھ جاتے ہیں تو اس کے حیثیم میں ابھار اور گناہیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جذام کے جراحتیم کو شیر کی شیبہ قرار دیا گیا ہے اور اس کو عربی میں شیر کی بیماری سے قبیر کیا گیا ہے۔ حضرت سرکار دو خالد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چونہ سوال قبل جذام والے سے بچنے کے لئے اس کے جراحتیم کی نشان دی۔ بغیر کسی آلات کے فرمادی کے جذام والے سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ جذام میں ڈاکٹر نائس نے جذام کے جراحتیم کو دیا کیا اور اس کو ایک متعددی مرض تھے تیر کے اُنھرست کے اشتادمارک پر ہر قدر دین  
بنت ک۔ ہادی برحق کو صحت انسانی کا کتنا خیال تھا کہ اپنے نہ ہبڑھی اور  
(ہذاہی سے دو۔) یہی کہ بیات فرمائی۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ  
پوئی سمر (جذام و بیس کو کوڑھ) کے لوگوں کو دیکھو تو خدا سے عافیت ملک بڑو اور ان

درختوں کے نیچے پیش کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۶ اَعْتَنَمُوا بَرَدَ الرَّبِيعَ فَإِنَّهُ يَفْعُلُ بِأَبْدِ أَنْكَمْ  
مَا يَفْعُلُ، بَاشْجَارَ حَكْمَدْ وَاجْتَبَأَ بَرَ حَدَّ  
لَخَرِيفٍ فَإِنَّهُ يَفْعُلُ بِأَبْدِ أَنْكَمْ، مَا يَفْعُلُ  
بَاشْجَارَ كَمْ

» موسم بہار کی ہو اکون فضیلت سمجھو، تمہارے جسم پر اس کا وہی اثر ہوتا ہے جو اس ہو اکا اثر درختوں پر ہوتا ہے۔ اور موسم خزاں کی ہو اسے بچوں کیونکہ وہ تمہارے جسم پر وہی اثر کرتی ہے جو درختوں پر کرتی ہے۔ موسم بہار میں درخت سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ کوئی کھلتی ہے کیا ان مسکراتی ہیں، نوشبو دار ہو ائم پیل جاتی ہیں اور ہر شے پر بہار میں حسن و عنانی آ جاتی ہے۔ بہار میں جسم انسانی ہشاش و بشاش ہو جاتا ہے۔ دل فریب و بھینی بھینی ہوا جسم انسانی کو صحت مند نہاتی ہے اور موسم خزاں میں درختوں کے پتے پلے ہو کر رفتہ رفتہ گر جلتے ہیں۔ درختوں کا حسن ختم ہو جاتا ہے، ایسے ہی جسم انسانی پر موسم خزاں کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔۔۔

۳۷ كَرِهَ اللَّهُ أَنْ يَكُلُّ الْرَّجُلَ مَجْذُدَ وَمَا إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَدْرُ فِرَاعَ

» اللہ اس بات و برا بھا ہے کہ کوئی شخص کوڑھی سے بات کرتے وقت اپنے اور اس کے دریان ایکتھے کافا صد ملخوانہ رکھتے ہے۔

خوبیوں کا اور زینت کو کیوں کہی عمل خدا کو پسند ہے۔ اور خدا صاحب زینت کو دوست رکھتا ہے۔ مگر یہ زور ہے کہ مال حلال سے ہو اور اسراف کی حد تک نہ پہنچے۔ حضرت امام حبیر صادقؑ نے فرمایا کہ پورا دکار بالعلم ترک زینت اور بدھالی کو مذموم سمجھتا ہے اور غیس لباس پہننا خوبیوں کا اور مکان کو صاف و سفرا رکھنا خدا کو محرب ہے حضرت امیر المؤمنینؑ نے منقول ہے کہ جو کہ پڑے پہنچے سے رنج نہیں دوڑ رہتے ہیں اور نماز قبول ہوتی ہے۔

## امراض کا علاج کرنا سبب نہیں کر کر ہے

زاد المعاذیں حضرت بلال بن سیافؓ کے یہ روایت نقل ہے۔

قَالَ رَجُلٌ يَخْلُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلِيِّنَ  
لِيَعْوِدْهُ فَقَالَ أَدْسِلُوا إِلَى طَبِيبٍ فَقَالَ قَاتِلٌ وَّقَاتَ  
لَقْتُلُ ذَلِكَ ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ نَعَمْ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَمْرَلَ لَهُ دَوَاعِي

حضرت بلال بن سیافؓ نہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرضیں کی عیادت کے لئے تشریف رہے گے۔ آپؓ نے مکفر فرمایا کہ کسی ملکیب کو بلا بھجو، یہ من کر حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپؓ یہ فساد رہے ہیں۔ خنجر نے فرمایا۔ یا یہ شک اللہ بزرگ و برتر نے کوئی ایسی بھیاری ہیں نازل کی جس کی دو اکو داتا ابھر ت

کے مرض سے غافل نہ رہ کر مہاہ امتحارے بدن میں سرماست کر جاتے۔

دوسری حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگ بلاوں میں بیٹلا ہیں۔ ان کی طرف کم دیکھو۔ ان کے پاس مت جاؤ۔ اور جب ان کے پاس سے گزرنے کا موقع ملے تو ملبد گذر جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ جو بھیاری انہیں ہے وہ نہیں لگ جائے۔

## لَامِسَحَ أَحَدَكُمْ بِثُوبِ مِنْ لَمْ يَكُنْ

”جسم سے آمارے ہوئے بس کو کوئی ہاتھ نہ لگائے“

جسم سے جو بس آتارا جاتا ہے اس میں کشف ہوتی ہے۔ اب بار میلے کپیڈ بس کو ہاتھ لگانے سے کشف کے جراحتی ہاتھوں کے زخم منتقل ہوتے ہیں اور اس طرح بہت سی بھیاریاں کھلپنے کا انداز ہے۔

## مِنْ أَتَّخَذَ لَثُوبَأَفْلَيْنِظِفَةَ

”جب بھی آپ بس زیبؓ نے کرنا چاہیں تو اسے پاک و صاف کر لیں“

اسلام میں پاکیزگی اور صفائی کو ہنایت اہمیت حاصل ہے۔ اسلام ظاہری صفائی کے ساتھ طہارت و پاکیزگی کو بھی ضروری قرار دیتا ہے اور صفائی کو نصف ایمان قرار دے کر روح کی پاکیزگی کے لئے جسم کی طہارت کو لازم قرار دیا ہے۔ اس لئے بس کو پاک و صاف رکھنا چاہیے۔ بس کو پاک و صاف رکھنے سے بہت سی بھیاریوں شلا اسفلس، تپ دق و دیگر وہانی امراض سے انسان محفوظ و مامون رہتا ہے۔ آنحضرت نے بس کی نظافت کا خاص طور سے حکم فرمایا ہے۔

احادیث معتبرہ میں ہے کہ عده اور اپنے حسب حال نفسیں بس زیبؓ نے کرنا باعث خوشنودی خدا ہے۔ حضرت رسول اکرمؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عده کپڑے پہنو

## دَأْوُ وَأَمْرُ رَضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ

تم اپنے بیماروں کا طلاق صدقے کے کرو یہ  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے  
کے کرو۔ فرمایا کہ صدقہ بڑی بڑی بیانوں کو ملادیت ملائے اور بہت صدقہ نے والاذات  
و خواری اور خرابی کی موت نہیں مرتا۔

متفقہ ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام ہوسی کاظمؑ کی خدمت میں عرض کی کریمہ  
بال پتچے دعیرہ ملکہ حسب دس آئمی ہیں اور سب کے سب بیمار ہیں۔ فرمایا سبے بہتر طلاق  
صدقہ ہے۔ کیونکہ صدقہ سے بہتر اور بہلہ تر کوئی چیز فائدہ نہیں کرتی۔

## امَّا اهْرَاثُ حَسَنَةٍ كَعِلَاجٍ

ہر انسان کے لئے آنکھیں خدا کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں۔ آنکھوں  
کی خلافت کہنا ہر انسان کا ایکیں فرض ہے کیونکہ اس میں اسی کی بخلافی ہے۔ اگر آنکھیں  
نہ ہوں تو انسان کی دنیا اندر چڑھنے و بھاتی ہے۔ آنکھوں کے امراض اور ان کی تعییں بیان  
کرنے کے لئے تو ایک پوری کتاب تکمیلی پڑھتے تو وہ بھی ناکامی ہے اور اسی طرح طلاق کے  
لئے بھی کشیدہ صفات کی ضرورت ہے۔ ان صفات میں صرف یہ تلا ما مقصہ ہے کہ حضرت  
اللّٰہ علیہ السلام اور امّۃ مصوّنین نے امرِ الحنفی شیخ کے لئے کیا طلاق جو تر فرمایا ہے۔

۶۲ **أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلُوا الرَّسُولَ اللَّهَ أَنْ كَمَّا**

بانی فیضت انسانی حضرت ختمی المرتبتؐ کے اس ارشاد گرامی سے مات و افسح  
ہے کہ اگر کوئی مرض لاحق ہو تو علاج متابع کئے معالجین سے رجوع کرنا چاہیے اور علاج  
کرنا چاہیے۔ اور یہ کہ کسی مرض کا علاج کرنا سنت نبی اکرمؐ ہے۔ اور کوئی مرض لاحق نہیں  
ہے۔ شافعی مطلقاً نے ہر مرض کے ساتھ اس کا مادا اپیادا کر دیا ہے۔ اس لئے علاج متابع  
کو ترک نہیں کرنا چاہیے اور شخایا بی کے سعی مالیوں نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سفیروں میں سے کوئی سفیر بیمار ہو گئے  
اہنوں نے کہا کہ میں دو اذکروں ہو۔ جس نے مجھے بیمار کیا ہے وہی تند رست نبھی کر دے گا  
حتیٰ تعالیٰ نے وہی بھی کہ جب تک تم علاج نہ کرو گے میں شفایا نہیں دوں گا۔“  
ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ  
آدمی دو اپیتی ہے۔ کہبی تو دوہ مر جاتا ہے اور کہبی اچھا ہو جاتا ہے۔ مگر اکثر تو اچھا ہی  
ہوتا ہے (اسی میں کیا رمز ہے)۔ فرمایا تعالیٰ نے دو اپیادا کی ہے اور شفایا بھی اسی  
کے باقاعدے ہے۔ اور کوئی بیماری اس نے اسی نہیں پیدا کی جس کی دوا نہ ہو۔ مناسبت میں  
کہ دو اپنیتے وقت خدا کا نام لیا کرے (یعنی عرض دو اپنے بھروسہ کرے بلکہ اس سے بھی  
اعانت طلب کرے جس کے قبضہ قدرت میں مرض کا بخجا، دو امیں تا شیرخبا۔ صحت غطا  
فرمایا سب کچھ ہے)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکثر درد اور بیماریاں صفرہ اور  
سواد کے غلبے سے اور جلے ہوئے خون اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوئی ہیں۔ آدمی کے لئے  
مناسب ہے را پنچ حفظ صحت میں کوشش رے مبادا اخلاق افاسدہ فالب آجاییں اور  
اے بیلان کر دیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

۳۳ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْأَثْمَدِ حَنْدَ النُّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو  
الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشِّعْرَ۔ (مذکور حاکم)

”میں نے سنا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سے وقت سیاہ رنگ کا سرہ مرہ زور لگایا کرو۔ بیٹھ کر نگاہ کرو وہ شنی بخشمابہے اور بال آگاہ تاہے۔“

۳۴ عَلَيْكُمْ بِالْأَثْمَدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشِّعْرَ  
اَنْهَدَ كَوَافِيْنَ اَوْ پَرِلَازِمَ كَرَلَوْ۔ کیونکہ نگاہ کو تیز کرتا اور بالوں کو آگاہ تاہے۔

۳۵ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنْدَ الْحَالِكَمِ الْأَثْمَدِ يَجْلُو الْبَصَرَ  
وَيُنْبِتُ الشِّعْرَ

”سے سے ہتر رہ رہہ ائمہ ہے جونگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو آگاہ تاہے“ مذکور فرماتے کہ حضرت نبی کریم نے آنکھوں کی خداوت کے لئے کتنا سہل سخن تجویز فرمادیا ہے کہ ستر لگایا کرو اس نے نگاہ میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور بصارت کو تقویت ماضی ہوتی ہے۔ بال آگتے ہیں۔ اب حضرات آئمہ طاہرینؑ کے ارشادات سرہ سے متعلق اور آنکھوں کی مختلف بیماریوں کے علاج جو اہنوں نے تجویز فرمائے ہیں ملاحظہ کیجئے حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ سرہ لگانے سے مخہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور پلکیں منبوط ہو جاتی ہیں۔“

مسنون ابن ماجہ جلد دوئم حیثیت المتفقین میں تہذیب الاسلام

جَدَ رِيْ إِلَارْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْمَةَ مِنَ الْمَنِ وَمَاءِهَا  
شَفَا الْعَيْنَ۔

”حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھے اصحاب نے حضور سے عرض کیا کہ کماہ (کعبی) زمین کی حیثیت ہے۔ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کعبی تو“ من ہے۔ اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفایہ ہے۔“ کماہ (کعبی) جس کو حنفی بھی کہا جاتا ہے۔ برسات کے موسم میں زمین میں خود بخود آگتی ہے۔ اس کی کاشت نہیں ہوتی۔ یہ دودھیا، سفید، سرخ اور سیاہ رنگت کی ہوتی ہے۔ سیاہ رنگ کی کعبی انتہائی زہری ہوتی ہے اس کو استعمال نہیں کرنا پڑتا ہے اس کو خونکڑ کر کے پیس اکھایا جاتا ہے۔ اس کی ترکاری بھی بہائی جاتی ہے جو کھانے میں بہت لذیذ ہوتی ہے۔ اسہال کے لئے نافع ہے۔ اس کی خاصیت خشک و تر ہے چند کھنبوں کو لے کر اس کا پانی پکوڑ کر کشی میں بھر لیا جاتا ہے اور اس پانی کو آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ ماهرین حیثم الہبام کو ہادی برحق کے ارشاد کی روشنی میں ”کعبی پر تحقیق کرنا چاہیے۔ کیونکہ حضورؐ کے ارشاد کی صداقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کافی میں بدیعت معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کماہ (کعبی) داخل ”من و سوئی“ ہے جو بھی اسریل پر نازل ہوا تھا۔ اور میرے لئے بہشت سے آیا۔ اس کا پانی آنکھ کے لئے شفایہ ہے۔“

”عَنْهُنْ وَهُنَّ عَذَاجُوبَنِ اسْرَائِيلَ كُو صَحَراً مِنْ عَطَاءِ هُنْ مُنْتَهٰى“ مذکور فرماتے ہیں۔ ہندوستان میں عین لوگ اسے سانگ کا جھوٹی کہتے۔“ مذکور حیثیت المتفقین علامہ محبی مسٹر طب نویگ، حافظ نذر احمد نے مسنون ماجہ،

کسی اچھے متند ادا سے کا ہو تو بہتر ہے۔ سرمه پاکستان میں چڑال کے بہاروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اور اچھا ہوتا ہے۔

### ۳۶ **أَكْلُ السَّفَرِ حَلْ يَذْهِبُ ظُلْمَةُ الْبَصَرَ**

”بھی کا کھانا تاریکی چشم کو دُور کرتا ہے۔“

بھی کے فوائد آئندہ صفات میں بیان کئے جائیں گے۔

■ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تھیں مسوک کرنا لازم ہے کہ اس سے آنکھوں میں جلا ہوتی ہے اور اسی طرح سرمه لکھنا ضروری ہے کہ اس سے منہ میں خوبصورتی ہوئی ہے کیونکہ مسوک سے ملغم خارج ہوتا ہے اور دماغ اور آنکھوں کی طرف کا زائد پانی بھی جاتا ہے اسی سببے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور سرمه کا نہ سے آنکھوں کا فضول پانی رکتا ہے اور منہ کے راستے سے نیک جاتا ہے اس دوسرے منہ میں خوبصورتی ہوتی ہے تا۔

■ حضرت امام رضاؑ نے متفقول ہے کہ جس شخص کا بینایا گئے مکروہ رہ گئی ہو اسے لازم ہے کہ سستے وقت چار سلاشیاں داری آنکھ میں اور تین سلانیاں بائیٹھ آنکھ میں لکھا کر کے۔

■ آنکھوں کے علاج سے متعلق ائمہ طاہرینؑ مذکور ذیل نئے تجویز فراہم ہے میں۔

■ متفقول ہے کہ حضرت امام حسین طیب السلام نے اپنے اصحاب میں کسی سے حاشاد فرمایا تھا کہ پلیا۔ زرد ایک عدد۔ فلکل سات عدد پیس کر پکالو اور پھر آنکھوں پر سس۔

■ تہذیب الاسلام ترمیٰ حلیت المتقین، ۱۔ طب امام رضا، ۲۔ مکارہ

تہذیب الاسلام، تعمیقی سپھر اور کرش قدرت،

■ حضرت امام جعفر صادقؑ سے متفقول ہے کہ سرمه لگانے سے منہ میں خوبصورتی ہوتی ہے۔ نئی پلکیں پیدا ہوتی ہیں۔ بنیانی تیز ہوتی ہے اور سمجھے کو طول دینے میں مدد ملتی ہے۔

■ حضرت امام جعفر صادقؑ سے متفقول ہے کہ سستے وقت سرمه لگانے سے آنکھوں میں پانی پہنیں آتیں گا

گزشتہ صفحہ میں سرمه امداد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ تہرہ امداد اصفہان کے پساروں اور کانوں سے خود کرنے کا لاجاتا ہے اور خواص کے اعتبار سے بہت ہی عمدہ اور فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس سرمه کی تعریف حافظ ابن قمی نے اس طرح میں فرمائی ہے۔

”امداد سے مراد سرمه کا دہ سیاہ سپھر ہے جو اصفہان سے آتی ہے اور یہ مغرب سے آنے والے تمام سرموں سے اچھا ہے۔ کیونکہ اس کا اثر فوری ہوتا ہے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ تا شیر میں مذکور ہوتا ہے۔ آنکھوں کو تقویت دیتا ہے۔ آنکھوں کے عضلات کو مصبوط کرتا ہے۔ آنکھ سے پانی بنتے اور دیگر طوطبوں کو روکتے ہے۔ آنکھ میں بڑھے ہوئے گوشت کو اور آنکھوں کو مندی کرتا ہے۔ جب اسے شہد اور پانی میں گھوول کر لگایا جاتے تو اس کے فوائد میں اضافہ ہوتا ہے جو سرمه استعمال کرتے وقت سرمه کو دیکھا یا جاتے کہ سرمه ہی ہے یا اسکے کیونکہ اکثر جعل اس سکے کو سرمه کے نام سے فروخت کرتے ہیں بہتر یہ ہے کہ سرمه

۱۔ طب البزوی، حافظ ابن قیم

■ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے معتبر روایت میں منقول ہے کہ صبر قدری (اوہ کافر ہر دو ہم وزن لے کر خوب باریک میں اور کچھ میں چھان کر کھو جوں اور ہر ہمینہ ایک مرتبہ سرمه کی طرح لگایا کریں، آنکھوں کی کسی بیماری اور درد سر کی کبھی شکایت نہ ہوگی۔)

لگاؤ

■ حدیث صحیح میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آنکھوں کے مرض کی شکایت کی، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب وار اور کافر لے کر دو ایک رکبے (اوہ آنکھوں میں لگائے) دوسری روایت میں ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اس دوکے استعمال سے آنکھوں کو اور دل کو تقویت پہنچتی ہے اور ضعف جاتا رہتا ہے۔

■ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آنکھوں کی پتالیوں میں جو سفیدی آجائی ہے اُس کے لئے دانہ فرنگ نافع ہے۔ اسی سچے کو اتنا باید پیس کر میں سرمه استعمال کرنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔ ۵

■ روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر ساہ تھا کی خدمت میں سفیدی چشم کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے جو روح میں درد رہتا ہے اور دانتوں میں بھی درد ہے حضرت نے اس کو یہ سُخن جو بڑی فرمایا۔ فلکل سفید، دارِ لفظ ہر ایک سات سات ما شر، لوشاد رفاقت کردہ ساٹھ میں مل ش کو خوب باریک میں کرپڑے سے چھان لیں بھر دنوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں لگا کر اس کی سورش کا تحمل کرو۔ اور ایک گھنٹہ تک صبر کرو، انشا اللہ سفیدی باطف بوجانے گی، اور آنکھ میں جوناگد گوشت بڑھ گیا ہے وہ بھی دُور ہو جلتے اور درد کو بھی سکون ہو گا۔ اس کے بعد آنکھ کو آب تازہ را اب صاف سے دھو کر معمولی سرمه لگایا جاتے۔ ۶

۱۔ طب الصادق۔ تہذیب الاسلام۔ ۲۔ حلیۃ المتعین۔ تہذیب الاسلام۔

لگاؤ

وغیرہ وغیرہ،  
چکنی اور چربی کی اشیاء بھی امراض قلب کا باعث بنتی ہیں۔ کیونکہ ان سے  
کلیٹرول نامی مادہ جسم میں زیادہ ہو کر خون کو گماٹھا کر دیتا ہے۔ اور خون گماٹھا ہو تو  
شریاون میں خون کی روانی متاثر ہوتی ہے۔

امراض قلب میں جہاں اب تک بے شمار دچھات داسباب نظر آتے ہیں  
اور بیان کئے جاتے ہیں وہاں خون کے سیاہ اور گماٹھے پن کو بھی ایک اہم عارفہ بھی  
جاتا ہے۔ خون کے گماٹھے پن کے باعثے میکیل فورنیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر جان گافین  
کا کہنا ہے کہ جانوروں کی چربی اور انہوں میں ایک مادہ کلیٹرول، لیڈار خصوصیات  
کا حامل ہوتا ہے جو خون پر مین طرح سے اڑا مذاہ ہوتا ہے۔  
۱۔ جب کلیٹرول سے بھر لونا کو اک جسم انسانی میں داخل ہوتی ہے تو کلیٹرول خون  
میں جذب پوکرائے لیں دار بنا دیتا ہے۔

۲۔ اس لیسی کی وجہ سے شریاونوں کی بچکٹ کافی حد تک مفتود ہو جاتی ہے اور  
انہیں سختی کے باعث زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے جس سے اکثر خون مخدود ہو جاتا ہے۔  
۳۔ اچانک حرکت قلب بند ہونے والے مرضیوں کی حرکت قلب بند ہونے کی  
وجہات کی تحقیق و چالنچہ پر اتنا کرنے سے معلوم ہوا کہ ان کی عام خوارک میں  
کلیٹرول کو تخلیل کرنے والے وٹامن ز پیدا ہوتے ہیں جس کے باعث کلیٹرول  
کے سخت روعل سے خون جنم جاتا ہے اور قلب اپنا کام بند کر دیتا ہے میٹھوں  
بر طافوں کا ہر قلب سرموں کنڈی نے اپنے شہادت و تجربات میں بیان کیا ہے کہ جنما  
کشوں کی پرنسپت ایروں اور خوشحال پرستکوں گھر انوں میں اس مرض کو زیادہ پایا جاتا ہے۔

## امراض قلب کا علاج

قلب جسم انسانی کے اندر بادشاہ کی حیثیت رکھتا ہے جسم کا ہر پر زہ قلب کی  
حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے خون پہنچاتا ہے۔ قلب بھی اپنی ڈیوٹی پوری طرح انجام  
دیتا ہے اور جسم کے اندر ایک ایک ریشتہ کے خون پہنچاتا ہے۔ اگر خدا کو اسے قلب میں  
کوئی نقص پیدا ہو جائے یا وقتی طور پر کچھ گز بڑھ جائے تو سائے اعضا اس کی وجہ  
متاثر ہو جاتے ہیں اور جسم کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔  
چھوٹا سایہ لوقہ راحیں کی ساخت بیماری متشقی برابر ہے۔ پوئے جسم کو خون کی فری  
اور شریاونوں کے ذریعہ جسم کے ہر حصہ میں خوارک اور اسکے جن کی فری اسی لوقہ کے  
کام ہے۔

ہمارے جسم میں قلب کا سب سے اہم کام خون کو صاف کرنا ہے اور ویدوں  
دگذے خون کی نالیوں سے شریاون (صاف خون کی نالیوں) میں منتقل کرنا ہے  
قلب پر انسان کی صحت اور عدم صحت کا دار و مدار ہے اگر اس میں بچاٹ پیدا ہو جائے  
تو انسان کی صحت میں بچاٹ پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی حرکت رک جائے تو زندگی کا  
چراغ ہی گل ہو جاتے۔ امراض قلب کے یوں توبہت سے اسباب ہیں۔ بعض اطباء  
ماہرین قلب نے جو بیان کئے ہیں اس میں سے چند یہ ہیں۔ معدہ میں نقص و بد پیغمبے  
پر خوری، مرغنا غذاوں کا بکثرت استعمال۔ ثقل غذاوں کا کھانا۔ کثرت تباکو نوٹشی  
کے نوٹشی۔ شدید دماغی و ذہنی الحصین، زیادہ خوف، چائے اور زیادہ شکر کا استعمال

کھجور صحرائی علاقے کا موسم گرما میں پیدا ہونے والا چل ہے جسے پکنے کے بعد احتیاط سے بنھا لیں تو سال بھر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کی بے شمار اقسام ہیں جو رنگت اور ذائقہ اور تاثیر میں بھی ایک دوسرے مختلف ہوتی ہوئی ہیں۔ عجھے کھجور، کھجور روں کی اعلیٰ قسمیں میں سے ہے یہ کھجور ذائقہ میں لذیذ اور مفرح ہے۔ جسم میں دریا اور اس سے ہوتا ہے اور اس کا رنگ یا ہی مائل ہوتا ہے۔ کھجور سے متعلق تذکرہ ہم آئندہ صفحات میں تحریر کریں گے۔ یہاں وصف عجھے کھجور کے باسے میں تحریر کرنا متعود تھا کہ اخضتر نے امراض قلب کے لئے عجھے کھجور کو علاج تجویز فرمایا۔ اور طبیب سے رجوع کرنے کا حکم فرمایا۔ قلب کے باسے میں ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔

قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِنَّ فِي  
الْجَسَدِ لِمُضْعَةً إِذَا أَصْلَحْتَ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا  
أَفْسَدْتَ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ۔ الْأَوْهِيُّ الْقَلْبُ

حضرت نعمن بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ یاد رکھو۔ جسم میں ایک لوقہ ہے جب تک وہ شیک ہے۔ سارا جسم شیک ہے اور جب اس میں خرابی ہو جاتے سارے جسم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ خوب یاد رکھو۔ یہ قلب ہے (متفق علیہ مسلم۔ ابن ماجہ)

آنحضرت نے چورہ سو سال پہلے بغیر کسی آلات دا یکرئے میشن کے قلب کی تشریح مندرجہ بالا حدیث میں بیان فرمادی، ایک اور حدیث قلب کے علاج سے متعلق ملاحظہ اس جس کے راوی حضرت طلحہ بن عبد اللہ ہیں۔

۴۹ دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آج کے جدید ترقی یافتہ دوڑیں جہاں یہ مرض دن بدل لڑھتا جا رہا ہے اور عام ہوتا جا رہا ہے وہاں اس کے علاج بھی نہیں نہیں دریافت ہو رہے ہیں اور نہ نتیجے ادویہ سامنے آ رہی ہیں۔ ایک علاج باقی پا سمجھی دیا گرفت ہوا ہے میکن اس مرض پر مکمل قابو نہیں پایا جاسکا۔ امراض قلب کا علاج جس کو حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چورہ سو سال قبل فرمایا وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔ حضرت سعید رضی اللہ بیان کرتے ہیں۔

۵۰ مَوْضِعُتْ مَرَضَنَاهَا تَاتِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَوْدَتِي فَوَضَعَ بَدَةً مَيْنَ شَذْنِي حَتَّى  
وَجَدَتْ بَرَدَهَا عَلَى قَوَادِيِّ وَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ  
مَفْوُذٌ أَنْتَ الْحَارِثُ مِنْ كَلْدَةَ أَخَالْقَيْفَ فَانْهَ  
رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلَيَأَخْذُ سَعْ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجَوَةَ  
الْمَدِيْنَةِ فَلَيَجَاهُنَّ نَوَاهِنَ شَمَلَيْلَدَكَ دِهَنَّ

” میں ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو حضور میری سیار پرسی کو تشریف لاتے۔ آپ نے میری پھاتیوں کے دریاں (سینہ پر) دبیت بمارک رکھا۔ مجھے اس کی تھدک دوں کو غول ہوئی۔ آپ نے فرمایا تمہیں دل کی تکلیف ہے تم حارث بن کلدہ شفی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبیب ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ مدینہ کی عجھے کھجور کے نات دلنے کا انہیں گھمیلوں سمیت کوٹ لے اور وہ تمہارے مذہ میں ڈال دے۔

لہ آنحضرت کے زمانے میں عرب کے طبیب تھے لہ ابو داؤد، طبیب نبوی

کے دوران تکین بخش ثابت ہوتا ہے۔

ڈاکٹرہ بلینگ الدین جاوید تحریر فرماتے ہیں کہ ”بھی کھانے سے جگر اور آنٹوں کو طاقت ملتی ہے اور آنٹوں کے سوتے ختم ہو جاتے ہیں۔ دل و دماغ اور پھیپھول میں بھی کام استعمال بہترین اور شفاف بخش ہے۔ ریگ مشاہد اور ستری بھی کھانے نے ختم ہو جاتی ہے۔ کھانسی کے لئے بھی کام مرتبہ اکسیر عنظم کا حکم دکھاتا ہے۔ بھی منہ سے خون آنے والے مرلینوں کے لئے بھی خوبی ہے۔ حاملہ عورتوں کے لئے بھی بے حد خوبی ہے بھی کام رتبہ استعمال کرنے سے حاملہ عورتوں کا حمل گرنے کا خداشہ نہیں رہتا۔ یعنی موجودہ دور کے ایک جلیب کی تحقیق کے سفر جل قلب کے لئے مقویٰ اور ضعف قلب کے لئے لفغ بخش بھرپت بی اکرم نے پودہ موالی اور اراضی قلب میں بیتلاریضوں کے لئے سفر جل اور عجو کھجور کا استعمال تجویز فرمایا۔ اب آئیتے یکھیں کہ حضرات آئمہ طہریں آئیں سلسلے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

■ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام میں منقول ہے کہ بھی کھانے سے ضعف دل تو توت والوں اسی کا مصالحہ رکھتا ہے۔ معدہ صافہ ہو جاتا ہے دنائی بڑھتی ہے اور ڈر پوک آدمی دلیر بن جاتا ہے۔

■ امام حفظہ صادق علیہ السلام میں منقول ہے کہ بھی کھانے سے زنگ صاف ہوتا ہے۔ اور اولاد خوبیوت پیدا ہوتی ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ایک دن بھی نہا منہ کھائے حتی تعالیٰ چالیس دن تک کے لئے اس کی ربانِ پر عکمت جاری کرتا ہے۔ یعنی فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے کوئی پیغیر الیسا یہیں بھیجا جس کے بدن سے ہے۔ طب بنوی

وَبَيْدَهُ سَفَرْ جَلْهُ فَقَالَ دُونَكَهَا يَا طَلَحَةُ  
فَإِنَّهَا تَحْمِمُ الْفَوَادَ

” میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے دست مبارک ن ایک بھی دانہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اس طلحہ ایسے لو بے فکش یہ دل کے لئے مفرج ہے ” (ابن ماجہ۔ زاد المعاو)

۴۔ یہی حدیث مبارکہ دوسری اسناد کے ساتھ ان لفظوں میں نقل ہوئی ہے۔

۵۰ فَإِنَّهَا تَسْدِدُ الْقَلْبَ وَتَطْبِقُ النَّفْسَ وَتَذَهَّبُ بَطْخَاءَ الصَّدْرِ

” بے شک یہ (بھی) دل کے لئے مقویٰ ہے۔ روح کے لئے مفرج ہے اور سینہ کی گھٹٹیں کو دور کرتی ہے ॥ (رشانی شریف) ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے زَيْجَلُوُ الْفَوَادَ لِيْعِنِ دِلَكُورُوشَ كَرْتَیِهِ (معجم الکبیر برافی) لہ سفر جل جس کو طب میں بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پہاڑی خطوں میں پیدا ہونے والا چہل ہے۔ سب سے مشاہدہ رکھتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ترش و پیش، س کے لیے یعنی کو بہدا نہ کہا جاتا ہے اس کی دو نوں قسموں کا زنگ الگ ہوتا ہے۔ ترش کا زان سرد اور پیش کا مراجع معتدل ہوتا ہے۔

کتاب المفردات میں ہے کہ بھی سے شربت، رب اور مرتبہ بنایا جاتا ہے۔ بعد رجھ مفرج اور مقویٰ ہے۔ معدہ جگر اور دل و دماغ کے لئے قوت بخش ہے۔ نعمان، خوارج تھکر اور ضعف قلب کے لئے نافع اور سودمند ہے۔ پیاس اور قیسے۔ طب بنوی، حافظہ نذر احمد

قارئین کے افادے کے لئے انجیر کے خفی خواص اور اس کے بارے میں اشارہ کیا گی۔ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب اور حضرت امام علی بن موسی رضا بیان کر دیتے ہیں۔ بو اسیر کا ایک لکھنوجیں کو حضرت علی ابن موسی رضا نے تجویز فرمایا ہے وہ پسند ہی ہری مرتب کردہ کتاب طب امام رضا میں موجود ہے۔ انجیر کے استعمال کے متعلق میں ایک بات عرض کرتا چلوں کہ وہ لوگ جو جگر قیادت کے امراض میں بستلا ہوں وہ انجیر استعمال نہ کریں۔ انجیر کے مصلح اخروت بادام اور شربت سنجین ہے۔

حضرت بنی اکرم نے بو اسیر و نقرس میں ہر دو سیاریوں کے لئے انجیر سے علاج کرنے کا بیان فرمایا ہے جس کا ذکر اور پر کیا چاہکا ہے۔ اسی سلسلے میں ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔

۴۴۵ **أَهَدَى إِلَى الْبَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيقَ مِنْ رِتَيْنِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ كَلُو، فَلَوْقَلَتْ اَنْ فَاكَهَةَ نَزَلتْ مِنْ الْجَنَّةَ بِلَا عِجْمَ نَقْلَتْ هِيَ التَّيْنَ وَانْهِ يَذْهَبُ بِالْبَوَاسِيرِ وَيَنْفَعُ الْفَرَسِ**

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انجیروں کا ایک تھاں بلو تجھ آیا۔ آپ نے اصحاب کے فرمایا کہا، اگر میں کہتا کہ جنت سے ایک کھانا آیے تو میں کہتا یہ انجیر ہے۔ یہ بو اسیر کو دوڑ کرتے ہیں اور درد نقرس کے لئے نافع ہیں۔ ملیوں تو انجیر کے بہت سے فوائد ہیں لیکن یہاں صرف مختصر اتنے ذکرہ قارئین کی سبتوں کے لئے تجویز کیا جا رہا ہے۔

”خواص انجیر“ انجیر جسے حضرت بنی اکرم نے جنت کا چل بیان فرمایا ہے اور جس کا ذکر قرآن عکیم کے سورہ ۹۵ میں بھی آیا ہے۔ انجیر چل بھی، غذا بھی اور دوائی بھی ہے، بجز

غذا بھیں، گوشت، لشہ آور اشیاء و شراب سے اور زیادہ قبضہ رہنے سے زیادہ شکر کے استعمال سے ہو جاتا ہے۔ حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو لوں امراض کے لئے انجیر کو شفایہ فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ۔

۴۴۶ **كُلُّ الْتَّيْنِ فَانِهَا يَنْفَعُ الْبَوَاسِيرَ وَالنَّفَرَسَ**  
۴۴۶ انجیر کھاؤ کہ یہ بو اسیر و نقرس کے لئے نافع ہے۔ ہوتا ہے اور سکون پہنچاتا ہے۔

۶ انجیر کھانے سے دامنی سے دامنی قبضہ ختم ہو جاتا ہے۔ ریاح نارق ہوتی ہے فضلات جسم سے دوڑ ہوتے ہیں پسینہ خارج ہوتا ہے۔

۷ انجیر و درد ملی اور درد ملی کو دوڑ کرتا ہے۔ سینہ اور چھپر کو طاقت دیتا ہے۔ بلغم کو قطع کرتا ہے۔ دماغی امراض میں منفید ہے۔ مدر بول ہے۔

حضرت امیر المؤمنینؑ سے منقول ہے کہ انجیر بو اسیر اور درد نقرس کو دوڑ کرتا ہے اور جماعت کی وقت کو بڑھاتا ہے جستہ امیر المؤمنینؑ سے منقول ہے کہ انجیر کھانے سے نہ دے نرم ہو جاتے ہیں اور ریاح و قولج کو لفج پہنچاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ دن میں کھاؤ تو زیادہ کھاؤ اور رات بیوں کھاؤ تو کم۔

حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ انجیر منہ کی بد بود دوڑ کرتا ہے اور پڑیوں کو مضمبوط کرتا ہے بال بڑھاتا ہے مختلف قسم کے درد دل کو دوڑ کرتا ہے۔ انجیر کھلنے کے بعد سی اور دو اکی ہڑوڑت ہیں رہتی رک۔

۸ مشکوہ اسٹریٹ، طب نبوی ۳ چلوں سے علاج، قدرت کے ڈاکٹر چل ۳ تہذیب الاسلام مک، طب امام رضا، تہذیب الاسلام۔

# بخار کا علاج

بخار کش اقسام کا ہوتا ہے جس میں عام سادہ بخار، انفلوئنزا، نوبتی بخار، ملیریا بخار،

جسم انسانی میں جب آکیجن کم ہو جاتی ہے تو موجودہ خون زیادہ تیزی کے نتائج  
دوڑھ کرتے لگتا ہے تاکہ جتنی آکیجن پہلے موجود ہے اور سرستہ ہتھیا ہو سکتی ہے اسے  
ہبی ہر گوشہ بدن میں پہنچایا جاسکے۔ خون کی اس تیزگر دش سے اس میں حدت پیدا  
ہو جاتی ہے جسے ہم بخار کہتے ہیں۔ یہ تعریف تو سادہ بخار کی ہے لیکن عام طور پر بخار  
کسی اور سوڑش کا نتیجہ ہو کرتا ہے۔ مثلاً سوڑش شاذ سوڑش۔ امعاء و جنگر و قلب و گرہ  
انفلوئنزا، یہ بخار عموماً موسم سرما میں ہو اکرتا ہے جس کی ابتداء معمولی زکام سے  
ہوتی ہے چینیکیں آتی ہیں، ناک ہوتی ہے۔ کھانشی بخار اور جسم میں اکڑاوہ اور درد ہوتا  
ہے جسم لوتتا ہے، پیاس بھی ہوتی ہے۔

نوبتی بخار، موسم گرمی میں ہر ایسی نبی کی زیادتی کی وجہ سے یہ عارضہ پیدا ہوتا ہے  
یہ نبی بدن میں داخل ہو جاتی ہے اور اس کے سبب خون میں پانی کی مقدار زیادہ ہو جاتی  
ہے اور بدن میں آکیجن کی مقدار بہتی ہے جس کی وجہ سے جنی نوبتی کا دوڑھ ہو جاتا  
ہے جو بدن میں سے پانی کی زیادتی کم ہو جانے پر رفع ہو جاتا ہے اور پھر دوبارہ جس  
وقت موسم میں نبی کے باعث بدن میں پانی کی مقدار میں زیادتی ہو جاتے تو بخار ہو جاتا ہے  
ملیریا بخار اسے موسمی بخار بھی کہتے ہیں۔ اکشدہ بھائی طور پر سپیلتی ہے۔ اس کے

م، شام، فلسطین میں اس کے درخت کثرت سے موجود پائے جاتے ہیں۔

طبی اعتبار سے مزاج اس کا گرم و تر ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل اجزاء پائے  
لاتے ہیں گلکوکوز، پروٹین، ڈیامن اسی، ڈیامن اسے،

مرض بواسیر کے لئے انہیں بے حد فائع ہے اس کے استعمال سے بواسیر کسی سے  
ختم ہو جاتے ہیں۔

انہیں کھانے سے داء مخاصل یعنی نقرس چھوٹے جوڑوں کے درروں کو افاق

امام حسین باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بیت الحلا میں  
دیر تک بیٹھنے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔

امام حفیظ صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ٹھنڈکے پانی سے  
استنجا کرنے بواسیر کو دفع کرتا ہے۔

پینا بخار کے لئے بہت نافع ہے۔

حضرتہ امام موائی کاظمؑ نے تیرٹے دن کے پرانے بخار کے لئے یہ علاج ارشاد فرمایا کہ کامے دانے یعنی کلوچی کو شہید میں بلا کر تین انکھیں چاٹ لیا کرو کیونکہ زدلوں چیزیں میندیں ہیں۔ شہید کی نسبت تو خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کے لئے شفا اور کامے دانے یعنی کلوچی کے لئے سو گیر اکرمؑ فرماتے ہیں کہ اس میں سوائے موت کے ہر بھاری دانے کے لئے شفا ہے۔

ڈاکٹر گستاںے بیون (DR. GUSTAVE BON) تحریر کرتا ہے کہ مسلمانوں نے جو نئے نئے طریقے استعمال کئے ان میں سے ایک بہت قابل ہے میں خندے پانی کا استعمال ہے۔ یہ طریقہ چند صد یوں تک متروک رہنے کے بعد یورپ میں پھر دوبارہ استعمال ہونے لگا ہے کیمیکل و فنیکل فارمولوں کے بھی مسلمان ہی موجود و مختصر ہیں۔ ان کے بعد بہت سے طریقے آج بھی ہمارے سیاہ استعمال ہوتے ہیں۔

مسلمانوں نے دو اوقیانے کے استعمال میں مخصوص طریقے ایجاد کئے ہیں جو دن دن اس کے بعد آج ہمارے سیاہ جدید تحقیق کے عنوان سے ہو سوہم ہے۔

حضرت امام رضاؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ بخار والے کو چکور کا گونشت کھلاو۔ کیونکہ یہ پنڈلیوں کو قوت بخش تکہے اور بخار کو (دفع) دوڑ کر تکہے۔

لے۔ مرنی مدن کی ایک جھلک۔ مولاظ۔ حضرت سید مجتبی لاری۔  
ترجمہ، مولانا روشن علی صاحب میرٹھ۔

علاوه بخار کی دو جزوں تیس ہیں۔ بخار ایک عمومی کیماری ہے اور ہر بکٹ اور ہر طباہ لوگوں کو لا حق ہوتی ہے۔ گرم مالک میں بخار کا دوڑ دورہ بہت رہتا ہے۔ مگر بھی کی شدت اور سورج کی تیس سے اکثر لوگ جاتی ہے جس کے نتیجہ میں بخار کا دوڑ جو حرارت انتہائی بلندی کو پہنچ جاتا ہے۔

حضرتہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کے لئے خندہ اپانی ایک بہترین علاج تجویز فرمایا ہے ملاحظہ ہو حدیث۔

### ۲۴) اَنَّ الْحُمَّى مِنْ قِبْحٍ جَهَنَّمَ فَبَرُّ دُوَاهَا بِالْمَاءِ

بلاشبہ بخار جہنم کا جوش ہے اس کو خندہ سے پانی کے ذریعہ سرکرو۔ اس حدیث مبارک میں بخار کو بوش جہنم سے بچیر کیا گیا ہے جس طرح جہنم میں آگ کی تپش ہوگی۔ اسی طرح بخار کی گرمی جسم انسانی کو جہنم کا مراپھتا ہے۔ حکماً فیصلہ ہے کہ تین بخار میں سرپریف کی پٹی رکنا اور سر کو خندہ سے پانی سے دھونا بخار کی شدت کو گھٹانے کا واحد ذریعہ ہے اس حدیث میں بھی اسی امر کی طفتر اشارہ ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیؑ سے منقول ہے کہ حرارت بخار کو خندہ سے پانی اور بفتش سے موسم گرمائی میں خندہ اپانی بدن پر ڈالنے سے فرو کرو۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم الہیت کا ذکر بخار اور ہر قسم کے مرض سے شفا کا اور شیطانی دوسروں سے خلاصی کا موجب ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بخار کا علاج تین چیزوں سے کوچھیتے قے پسینہ۔ مشہل۔

حضرت رام تھغصادرؑ عزے فرمایا کہ تمن تولہ قند خندہ سے پانی میں گھول کر بخار منہج

حضرت امام جعفر صادق علیہ فرمایا کہ کاسنی کے سات پتے اور کندو کا استعمال درد قولنج سے حفاظت کھٹا ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام میں متفق ہے کہ درد قولنج درد ریاح و جمع المغاسل بستی بدن اور اندر و نی سردی کے لئے مٹھی بھر میتھی اور مٹھی بھر انجیسی خشک اور ان دونوں کو کیک صاف پتیلے میں ڈال کر تنا پانی ڈالیں کہ ان دونوں کے اوپر آجائے پھر انہیں پکا کر چان لیں اور ایک دن چھوڑ کر تھوڑا تھوڑا پانی اس میں سے پتیلے ہیں (ذی الشّان) تعالیٰ ہب تک اسیں رفع ہو جائیں گی۔

## نہوش ٹھیٹھ اور پوری سی کا علاج

پچھپڑوں کی سوزش، پچھپڑوں کے بخار کو نہونیہ کہا جاتا ہے۔ اس مرض میں پچھپڑے کی ساخت میں ورم آتا ہے۔ اور ساتھ ہی شدید بخار ہو جاتا ہے جبکہ ایک پچھپڑے میں ورم آتا ہے جبکہ دونوں پچھپڑے متور ہو جاتے ہیں۔ مرض کا نیا نام غلبہ ۵ سے ۱۰ روز تک رہتا ہے۔ نہوش ٹھیٹھ اگر احتیاط نہ برقرار جائے تو پچھپڑوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ پچھپڑے میں پانی بھر جائے تو انگریزی میں پوری سی کہتے ہیں اور ہری ذات الجنب ہے۔ احادیث میں جن کو بیان کیا جا رہا ہے ذات الجنب کے علاج کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ علماء کرام نے احادیث کا ترجمہ کر کے ذات الجنب کو نہونیہ تحریر کیا ہے اور بعض نے ذات الجنب ہی تحریر کیا ہے۔ اس لئے اس کی وضاحت

## درد قولنج کا علاج

پیٹ کے شدید درد کو قولنج کہتے ہیں۔ اس درد کی کتنی وجہاں ہیں، پیٹ میں ریح (رہوا) کا رکھ جانا۔ کرم معدہ اور کرم امعاء۔ غیر منہضم اور شغل غذا اول کا استعمال۔ بدہنی وغیرہ وغیرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درد قولنج کیلئے فرمایا ہے کہ

۱۵۵) أَكْلُ التِّينَ امَانٌ مِّنَ القُولُنج

انجیس کا کھانا قولنج سے امان ہے۔

انجیس کے فوائد اس سے پیشہ بیان کئے جا چکے ہیں دیکھئے بلاسیر و دنقرس کا علاج۔

بلاسیر اور درد قولنج کے لئے حضرات آئمہ کرام نے مندرجہ ذیل ادویہ کو تجویز فرمایا ہے۔

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں متفق ہے کہ جو شخص زبیب (منقی) اور اخوٹ کھاتے اور اگر اسے بلاسیر کا عارضہ ہو گا تو جاتا رہے گا۔ کیوں کہ منقی اور اخوٹ باہم مل کر بلاسیر کو جلا دیتے ہیں۔ ریاح کو رفع کرتے ہیں۔ معدے کے کوزم کرتے ہیں اور گردوں کو گرم۔

۱) زبیب کا تہذیب الاسلام میں اجاتن ترجمہ کہا ہے اور طب البنتی میں کشش ترجمہ کیا ہے۔ المجد طبع کویت میں زبیب کے معنی سکھاتے تو یہ عینی خشک اونگور کے میں اور یہی صیحہ ہے کہ منقی ہے۔



داغدی کے عنوان میں کیا جائے گا نو نیہ کے لئے حضرت زید بن ارقمؓ حضرت  
نبی اکرمؐ کی ایک اور حدیث بیان فرماتے ہیں۔

قالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَثُ  
الرِّزْقُ وَالدُّرْسُ مِنْ دَاتِ الْجَنْبِ.

حضرت رسولؐ خدا ذات الجنب (پلی کے درد کی بیماری) کے سلسلہ  
میں زیتون اور درس کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔  
درس "ایک گھاس ہے۔ میں میں پیدا ہوتی ہے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے  
تمہاری سی خوبصورتی اور تلخی ہوتی ہے کچھ رنگ کے کام میں آتی ہے۔"

(درگیں - قسط - زیتون کا تیل۔ انہیں پیں کر اور ملا کر درم پر لیپ کیا جائے  
سنن ابن ماجہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنے  
اور پر عود ہندی کو لازم کرلو۔ لیکن کہ اس میں شاست بیماریوں کی داد موجود ہے جس میں  
سے ایک ذات الجنب (نونیہ در پلی) ہے۔ طب البُنْیٰ میں ایک حدیث میں قسط  
کے بارے میں اس طرح تحریر ہے کہ

## ۵۶ خیر ماتدا ویتم بہ الْجَامَة وَالشُّوْنِیزُ وَالْقُسْطُ

"وَهُبَّتْرِنِیْ چیز جس سے بدن کا علاج کرو۔ جماعت (چینے لگوانا) کلوچی اور  
قسط ہیں" ۱۱

۱۔ طب البُنْیٰ۔ آقْلَهُ مُحَمَّدًا وَاصْفٌ (۲) طب البُنْیٰ، حافظ نذر احمد جو اک کتاب  
المفردات و خواص الادویہ (۳) سنن ابن ماجہ مشکوہ اشرافی و ترمذی شریف۔

کی جا رہی ہے کہ ذات الجنب نونیہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ ذات الجنب کے  
علاج کے لئے جو حضرت نبی اکرمؐ نے علاج تجویز فرمایا ہے ہدیہ قاریین ہے اس  
حدیث کے راوی حضورؐ کے مشہور صحابی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہؐ ہیں۔ وہ  
فرماتے ہیں کہ۔

۵۶ اَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ تَنْتَدَ أُولَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ  
الْبَحْرِيٰ وَالرَّمَيْتُ

"ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم نونیہ کا علاج قسط  
بحری اور زیتون سے کریں ۱۲  
قسط۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسط بحری (قسط ابیف) دوسرے قسط  
ہندی (قسط سود) ذائقہ کے اعتبار سے بھی قسط کی دو اقسام ہیں۔ ایک شیریں  
دوسرا تلخ ہندی میں اس کو گوٹھ کہتے ہیں۔ اس کو عود ہندی بھی کہا جاتا ہے سنن ابن  
ماجہ قسط تلخ اس کا استعمال بیرونی طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ ریاح کو اور درم کو تخلیل کرنی  
ہے۔ تشنیج کو دوڑ کرتی ہے۔ دم، نونیہ اور لمبی امراض کے لئے نافع ہے  
قسط شیریں۔ کی جڑ خوبصورت ہوتی ہے۔ یہ دماغ، جگر اور اعضا کے لئے معقوی  
ہے۔ اعصاب کے لئے قوت بخش ہے۔ دماغی امراض کے لئے نافع ہے۔ فان  
لقوہ اور رعشہ کے لئے سود مند ہے ۱۳۔ زیتون کا بیان آئندہ صفحات میں ادیویہ  
ما۔ ترمذی شریف، مسند رکش حاکم۔ ملب نبوی، حافظ نذر احمد

فہدیب الاسلام میں تحریر ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حفظہ مادقؑ کے خدمت میں حاضر ہو کر درود سینہ (نمیزیہ) کی شکایت کی، حضرت نے فرمایا کہ تو قرآن مجید سے طلب شفاء کر کریوں کہ خدا کے تعالیٰ فرماتا ہے فیْهِ شِفَالِمَا فِي الصَّدْرِ۔ یعنی جو کچھ مہارے سینوں میں ہے وَ آنَّ مُحَمَّدَ مِنْ أَنْسٍ كَمَّ لَهُ شِفَاءٌ مُوْهُدٌ سے۔

کسی شخص نے حضرت امام موسی کاظمؑ سے مرض میں کی شکایت کی جو حضرت نے فرمایا کہ سب سل، تا قلد، زعفران، عاقر قرچا، بزرگ ن، خرچی مفید، نفلل مفید مساوی وزن لے کر اور فرشخیوں تمام ادویے سے دو چند چھپریہ سب اجزاء پس کر ریشم کے پیڈ میں چنان کرصاف شدہ شہد میں ملا لو۔ اور چنے کے برابر یہ دو گرم پانی کے ساتھ تین شب سوتے وقت پی لو۔ چنانچہ حب الحکم نہیں کی آرام میگی۔ ۱۷

## عُشْرُ النِّسَاءِ

عرق ایشی اور سینکنی کا درد بھروسی کا درد بھی کہا جاتا ہے، یہ بہت نامراد مرض ہے۔ اس مرض میں کوہنے کے تمام پر کافی گہرائی میں بڈی کی سطح کے قریب واقع حصب میں درد ہوتا ہے۔ یہ عصب دہان سے سکل کر پوری ران اور ٹانگ سے ہوتا ہے ایشی اور سینکنے تک جاتا ہے۔ یہ درد بہت شدید ہوتا ہے۔ عرق انسان کی وجہ پر ہے۔

حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سداب کھا کر سوئے وہ بیشہ فی اور اندر رُونی درد دل سے اور ذات الجنب سے محفظہ رہے گا۔ ملا جنطہ سو جدت سمارک کے ۔

٩٥) مَنْ أَكَلَ السَّدَابَ وَنَامَ عَلَيْهِ أَمِنٌ مِّنَ الدُّورَانِ

جو شخص سدا کبھی اسی حالت میں سو جاتے وہ دماغی امراض اور ذاتی الجب سے محفوظ رہے گا۔

کھانی کے لئے سفہت امام جعفر صادق علیہ السلام نجیز فرمایا ہے۔ مصلحی روایی۔  
کندھیں خوار کی، اچھائیں دیسی، سیاہ دانہ، مساوی وزن لیں اور ان کو  
گوٹ چھان کر خالی شہد میں نمیر کر لیں اور سوتے وقت چھوٹے بیر کے برابر  
کھانی کریں (کھانی کے لئے بہتر ہے)

■ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کھانی کے لئے ہی نسخہ ارشاد فرمایا کہ انجمنِ کرآن رومی اور مھری دلوں ہم وزن لے کر آن کا سخوف بنائ کر ایک دو روز کھانے سے کھانی جاتی رہتی ہے۔

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ ذاتِ الحنفی وابے کے پیٹ میں بھیتیٰ دوا بگ چندر سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے لہ کھانی کے لئے امام رضاؑ نے جو شکر تجویز فرمایا ہے وہ طبِ امام رضاؑ میں موجود ہے۔

## ١) طب الصادق (٢) طب امام رضا عليه السلام

# قبض کا علاج

قبض تمام بیماریوں کی جزو ہے۔ یہ ایک مشہور مقولہ ہے جسے اکثر حکماء اطباء نے بیان کیا ہے۔ قبض ہونے کے کئی اباباں ہیں۔

۱ جسم میں صفراء کے گاڑھا ہو جانے کے باعث جگر کے آبی تناسب میں بعض نیکیات کی کمی کا داقع ہونا۔

۲ بدن میں رطوبات کی کمی و بیشی اور قلموں کے چھوٹوں میں تحریک کی کمی اور خشکی کے باعث قبض ہو جاتا ہے۔

۳ باریک آٹے کی روٹی، میدہ مالی اشیاء کا بکثرت استعمال اور چکلے دار انغیزی اور چبوٹی دانے آٹے کا استعمال ذکر نہ فر کے سبب بھی آنٹوں کا فلست ہو جاتا ہے۔

۴ کم غذا، کم چلنا چھننا، کم پانی اور ادویہ کی خشکی سے قبض ہو جاتا ہے۔ بگشت سے چائے یا کافی پیسنا۔ بتا کو تو شی مہروبات کا مسئلہ استعمال بھی قبض کا سبب بنتا ہے۔

۵ ثقل انغیزی، تیز مصاطر و اشیاء اور پیٹ پٹے کھاتوں سے اور سبزیوں کے کم استعمال سے بھی قبض ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی قبض کے سبب ایسا ہے۔ اطباء اور حکماء نے قبض کو دور کرنے کے لئے بہت سے

بے عین اوقات آدمی چلنے پھرنے سے بھی رہ جاتا ہے۔ یہ فرض نزدیکی۔ بڑھاپا اور اعصاب کی خشکی سے ہوتا ہے۔ حضرت نبی اکرم نے اس کا علاج دنبہ کی جگہ سے (جو چکنائی ہوتی ہے) کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت انس بن مالک نے روایت ہے کہ۔

۹۰ **قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**  
**یقول دواعی عرق النساء الیہ شائۃ اعرابیۃ**  
**تذاب ثم تجن ثم لاثة اجزاء فتشرب**  
**فی مشابثة ایام**

”حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا“ عرق النساء بیماری کی دوا ”عربی دنبے“ کی چکنائی ایسے ہے۔ اسے پھلا یا جانے پھر اس کے تین جز کے جایتیں اور تین دن میں پیا جائیں۔

یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ رض اعصاب کی خشکی سے ہوتا ہے اور دنبے کی چکنائی یہ غایمت ہے کہ اس کی چکنائی اس خشکی کو دور کر سکتی ہے۔ آنحضرت نے دنبہ کی چکنائی کو عرق النساء کا علاج قرار دیا ہے۔

مہبل بھیز کئے ہیں۔ لیکن آج سے چودہ سو سال پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دو اقویض دو رکنے کے لئے صلاح قرار دیا آج کی طب بھی اُسی سے بہرہ مدد ہو رہی ہے اور اُس کی رو سے قاصر رہی ہے۔ اور وہ دو اے سنا یہ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت اسہار بنت عدیس فرماتی ہیں کہ ان سے حضرت نبی اکرم نے دریافت فرمایا کہ تم مہبل کے لئے کیا استعمال کرتی ہو۔ یہ میں نے عرض کیا کہ شبرم۔ حضور نے فرمایا حارث۔ حارث، یہ تو گرم ہے بہت گرم ہے۔ اس پر حضرت اسہار نے عرض کیا کہ

اسْتَمْشَيْتُ بِالسِّنَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَانَ شَيْئًا كَانَ  
فِيهِ الشَّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السِّنَاءِ  
مِنْ سِنَاءٍ سَهْلَابٍ لَتَقِيْتُهُوں تو خُنورُ نے فرمایا، اگر کسی چیز  
میں موت سے ثُقا ہو سکتی تو سنایا میں ہوتی ہے۔

انسان جو خوارک بھی کھاتا ہے اُس کا اصل جسزو بدن نہ تاہے ہے اور باقی فضلہ بن جاتا ہے اور یہ فضلہ تمام آنٹوں میں سے گزرتا ہوا بائیں طرف کی آنت میں جمع ہوتا رہتا ہے اور سہیں سے براز کی صورت میں رفع حاجت کے وقت خارج ہوتا ہے۔

ارشاد بھی اکرم ہے کہ رفیع حاجت کے وقت جب بیٹھنے لگو تو اپنے جسم کا بوجھ  
بامیں پاؤں پر ڈالو۔ ملا خاطر ہو محدث آخیرت ۲۰

طب بنوی، حافظ نذر احمد

اس حدیث مبارکہ کی تشریح حضرت امام جعفر صادقؑ نے جو بیان فرمائیے وہ آئندہ صفات میں تحریر کی چلئے گی۔ سر دست یہ عرض کرنا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پیشتر حضرت ختمی المرتبہؑ نے انار کو روحانی و جسمانی بیماریوں کا علاج قرار دیا۔ اس کے استعمال سے جسمانی بیماریاں دور ہوتی ہیں اور قلب میں بُشی پیدا ہوتی ہے آج کے وجود ترقی یا فاتحہ اور تحقیقیاتی دور میں جب کہ دنیا مادت کی طرفہ دور رہی ہے اور روحانی کوپس پشت ڈال رہی ہے۔ اس مادتی دور میں جدید تحقیقات سے انار کے بہت سے فوائد ملے آتے ہیں۔ اس سے قول رسالت مامٌؑ کی آج ہمیں لقیدیوں ہو رہی۔ جدید تحقیقات میں جہاں (انار میں پائی جانے والے) ڈامنہنہ دریافت ہوتے ہیں وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ انار تقویت قلب کے لئے سبھریں دو دو اسے۔ اور جگر کے لئے قوت بخش ہے جو دور میں یورپ اور امریکہ میں بطور دوا کلزنک ڈاریا (اسہال مرنہ) اور کرانک ڈامنہنی (درپنی چیز) کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے متعلق ہے کہ میوہ کل ایک سو بیس قسم کا ہوتا ہے اور ان سب میں سبھریں ہوں۔ فرمایا کہ تم کو ان کا کھانا پا جائیں۔ کہ وہ جھوکے کو سیر کرتا ہے اور پیٹ بھرے کے واسطے ہانسیم طعام ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو انار سے زیادہ کوئی میوہ مغلوب نہ تھا۔ حفوڑا کرمؓ کا ارشاد گزرا ہے کہ۔

٦٢ عَلَيْكُمْ بِالرِّمَانَ وَكُلُوا شَحْمَهْ فَإِنَّهُ دَبَاغٌ

لے۔ ”خواصِ رازِ حکیم عَسَدِ اللَّهِ

## ادویہ و اغذیہ

### انار

خداوند عالم کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت انار ہے جو غذا بھی ہے اور دو ابھی ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید سورہ حمل میں انار کا تذکرہ موجود ہے۔ خداوند کریم نے انار میں بے شمار فوائد و دیست فرمائے ہیں۔ انار ایک شہروں معرفہ پھل ہے۔ انار کی اقسام تو بہت ہیں مگر تین اقسام معروف ہیں۔ شیریں، ترش میخوش (دکھا میٹھا) رنگت (کے اعتبار سے انار شیرخ یا سفید ہوتا ہے اور ان کے دل نے بھی اندر سے سفید یا سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ شیخ بوعلی سینا کی رائے کے مطابق شیریں انار مزاج میں سرد و تر درجہ اول ہے۔ ترش انار مزاج میں سرد و خشک درجہ دو ہے اور کھٹے میٹھے انار کا مزاج سرد و تر معتدل ہوتا ہے۔ انار میں مندرج ذیل اجزاء اشام ہیں۔ فولاد۔ ڈامن بی۔ بی۔ ۲۔ ڈامن بی۔ کیلشیم۔ شکر۔ پانی۔

انار خون صالح پیدا کرتا ہے جسم کی حرارت کو کم کرتا ہے، دل کو تقویت دیتا ہے۔ جگر کے لئے قوت بخش ہے اُن لوگوں کے لئے جن کے مزاج میں گریبی ہے انار کے بعد فائدہ مند ہے۔ انار کے بے شمار فوائد ہیں جن کا تذکرہ آئندہ بھی آئے گا۔ انار کے روحانی و جسمانی فوائد دو لوگ ہیں۔ ہادی کوئین رسول الشیعین کا ارشاد گرا ہے،

٤٤ مَامِنْ أَهَدِ الْأَكْلَ مَامَةُ الْأَمْرُضِ شِيَطَانَهُ

اربعین حسما

”جو شخص ایک انار کھاتا ہے۔ سے چالیس دن شیطان غمزدہ رہتا ہے۔“

اکثر ہے۔ تقویت قلب و روشنی قلب کے باسے میں ارشاد حضرت بنی اکرم ہے کہ

۱۵ منْ أَكْلَ رُمَانَةً حَتَّىٰ يَتَمَاهَا لَوْرَاللَّهِ قَلْبَهُ  
أَرْبَعِينَ يَوْمًا

”جس نے ایک انار کھایا خداوند تعالیٰ اس کے دل کو چالیس روز تک روشن کر دیتا ہے“

• حضرت امام حبیر صادقؑ سے منقول ہے کہ تین شیریں انار کھانا چاہیے کہ اس کا بھج حصہ مومن کے معدے میں جاتا ہے وہی کسی نہ کسی درد کو خود دیتا ہے اور شیطان کے وسوے کو الگ کر دیتا ہے۔ تھے

• انہی حفظت سے دوسری حدیث منقول ہے کہ انار کے دانوں کو بھجن سخت کھاؤ کر اس ترکیب کے کھانا معدہ کو صاف کرتا ہے اور بال بُرھاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ انار دوں قسم کا کھنا اور میٹھا معدے کیلئے نافع ہے۔

• حضرت امام مولیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جو شخص حججؑ کے دل ایک انار نہ کھا منہ کھاتے اس کا دل چالیس دن تک روشن رہے گا۔ اور اگر دو انار کھاتے تو اسی دن اور اگر تین انار کھاتے تو ایک سو بیس دن اور وسوسہ شیطانی بھی اس سے دور رہے گا۔ اور وہ موصیت میں مبتلا نہ ہو گا۔ اور جو موصیت خدا میں مبتلا نہ ہوا وہ داخل بہشت ہو گا ہے۔

حضرت آنکھ طاہر بن شلواۃ اللہ الجمیعین کے ارشادات کے مطابق ایک وقت

کے، تہذیب الاسلام ترجمہ مولانا مقبول حسین صاحب تبدیل

الْمَعْدَةِ) وَمَا مِنْ حَيَّةٍ تَقَعُ فِي بَعْوَفِ أَهَدَكَ  
الْأَنَارِيفَ قَلْبُهُ وَخَسِنَتْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ  
وَالْوَسْوَسَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا

”تم پر انار کا کھانا لازم ہے کہ اس کی حضرتؑ معدہ کو پاٹ و صاف کر کے ہے وہ ہر دانہ جو مومن کے پیٹ میں جاتا ہے اس کے دل کو ایسا روشن اور نورانی کر دیتا ہے کہ چالیس روز تک شیطان اور اس کے وسوے سے مامون رہتا ہے۔“

• حضرت امام حبیر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو مومن ایک انار پورا کھائے خداوند تعالیٰ شیطان کو اس کے دل کی روشنی سے چالیس دن کیلئے دور کر دیتا ہے اور جو مومن تین انار کھائے تو خداوند تعالیٰ شیطان کو اس کے دل کی روشنی سے ایک برس کے لئے دور کر دیتا ہے اور جو شخص سے شیطان ایک برس دور رہے گا۔ وہ مبتلا نے گناہ نہ ہو گا۔ جو مبتلا نے گناہ نہ ہو گا وہ داخل بہشت ہو گا ہے۔

• اکثر حدیث معتبرہ میں وارد ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے اگر اسے کوئی کافر کھاتا ہے تو ایک فرشتہ آگر اس دانے کو لے جاتا ہے تاکہ وہ نہ کھا کے اسی سبب سے مستحب ہے کہ جب انار کھائیں تو تہنا کھائیں ۳

یوں تو انار کے فوائد کو اگر لکھا جائے تو اس کے لئے ایک پوری کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ یہاں پر جو خاص خاص فوائد کے مختصر تحریر کر دیتے اور کچھ آنہ صفحات میں امداد کی آرائیں بیان کئے جائیں گے۔ انار تقویتِ قلب کے لیے

لے انار کے دانوں پر جو لکھی جعلی بوقی ہے ۲۳ تہذیب الاسلام ترجمہ مولانا مقبول حسین صاحب

نکٹ لے

ڈاکٹر اقبال کا درج تحریر فرماتے ہیں کہ شربت انار قے ابکانی۔ ہکنڈی ڈکار اور ہنچکی کو مفید ہے۔ پیاس کو روکتا ہے۔ بستگر ہنچی کو دُور کرتا ہے۔ بگر کو تقویت پہنچاتا ہے دل کی بے چینی میں فائدہ مند ہے۔

ڈاکٹر بلینگ آدیں جاوید تحریر کرتے ہیں کہ انارتش قابض بھی ہے اور سر و بھلہ مگر اس کے اوصاف کی کوئی مثال نہیں مل سکتی ہے۔ بلڈ پریشر، سوزش اور جگر کی گزی کا کامیاب علاج ہے۔ صفر اک دُور کرتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے۔ جس شخص کو یہ قان ہو وہ اگر متاثر اسے استعمال کرے تو یہ قان ختم ہو جاتا ہے۔ انار کا رس مسلسل پینے سے شوگر کا مرض (ذی بیطیس) ختم ہو جاتا ہے۔ انار شیریں تند رستی کا سرٹیفیکٹ ہے سے انار کے چھلکے۔ درخت کی چھال اور اس کی جبڑوں کا عرق نکال کر دو اول میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خشک انار دانہ چسنوں میں کام آتا ہے۔ اطباء قدیم قبراطا و سقراطیوس، پوست انار، وسیع انار کو، اخراج کدو دانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

## انگور

قرآن کریم میں سورہ النحل، سورہ بنی اسرائیل، سورہ عبس اور کئی دیگر سورہ

لئے خواص انار، حکیم محمد عبداللہ صاحب، گے چھلوں سے علاج، ڈاکٹر اقبال کا دردار۔ تے قدرت کے ڈاکٹر پھل، ڈاکٹر بلینگ آدیں جواب میں

یہ تین اہل کملتے جاسکتے ہیں۔ بعض اطباء کا لکھنا ہے کہ اگر ایک انسا سے زیادہ کھانے سے نفع پیدا ہوتا ہے۔ ائمہ طاہرین کے اقوال صداقت پر مبنی ہیں۔ انار کو معاہد کے چبلی کے (ہنکی ہنچی جو دالوں کے اوپر برتی ہے) ساتھ کھانا چاہتے ہیں۔ آنکھتے نے اسے معاہد کے لئے نافع قرار دیا ہے۔

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ انار کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے کچھ کا مذکورہ کیا جا چکا ہے۔ مزید جواب محققین نے بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں۔

انار خون کو صاف کرتا ہے اور خون صاف پیدا کرتا ہے۔ بگر کے لئے منید ہے خفثان قلب کے لئے فائدہ مند ہے۔

انار پرے کو شگفتہ، جسم کو صاف کرتا ہے۔ بدن کی رگوں کو تقویت دیتا ہے۔

انار ملین وہاںم ہے۔ پیشاب آور ہے، مرض یہ قان و کمال میں نافع ہے۔ پیش کے کثیروں کا دشمن ہے۔ اطباء کی آراء ملکہ کے ممتاز حکیم استاذ الحکماء حکیم محمد

عبداللہ اف جہانیان جھنوں نے چھلوں اور ادویہ کے خاص پرتفریا ۵۰۔۵ سے زائد کتابیں تحریر کی ہیں جس میں سے ایک کتاب خاص انار بھی تحریر کی ہے جو بازار میں دستیاب ہے جس میں سر سے لے کر پیر نکش امر ارض کا علاج انار سے فرماتے

ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ضعف قلب اور ضعف باہ کے لئے یہ نیکھ مفید ہے اور مولود نہیں ہے۔ ہواشانی۔ انار کا پانی ایک سیرے کر کری بتن میں ڈالیں اور رکھ دیں۔ کچھ دیر بعد تلچھت نیچے بیٹھ جائے گی اس کو نہ تھار لیں اور اس میں چینی ایک پاؤ اور سونف کا سفوف ۸ ماشہ ڈال دیں اور بول میں ڈال کر درھپ میں رکھیں اور وقت دوست

ہلاتے رہیں۔ ایک ہفتہ بعد اسے استعمال میں لا یعنی۔ خوارک میں تو لے سے آدھ پاؤ

اور کھانسی میں ہو دمند ہے۔ سہ اور سلطان میں لفظ بخش ہے۔

## بُحْرَمَى

بُحْرَمَى حبس کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں بھی کیا جا چکا ہے کہ سیاڑی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا مرتبہ بھی کام کرتا ہے اور اس کے زیج کو بہداز کہا جاتا ہے۔

حامدہ عورتوں کے لئے زیادِ حمل میں بھی کا استعمال بہت فائدہ مند ہے بھی کا مرتبہ زیادِ حمل میں استعمال کرنے سے حمل گرنے کا خطرہ دور ہو جاتا ہے بھی کا استعمال قلب کو تقویت پہنچاتا ہے، دماغی کام کرنے والوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

مند سے خون آنے والوں کے لئے بھی مجرب ہے اس کے استعمال سے خون برک جاتا ہے۔

بھی کھانے سے پھری امراض میں ختم ہو جاتی ہے۔ بھی کا ذکر امر ارض قلب میں کیا جا چکا ہے کہ یہ امر ارض قلب میں مفید و نافع ہے ارشاد حضرت پنیر اکرم ہے کہ۔

۱۰۷) **کل السفر جل و سخاد و ۲) بینکم فانہ**  
**یکلوا البصر و ینبت المودة فی القلب**  
**و اطعمو حبا بیکم فانہ پھن اولادکم**

۹ دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔

۹ اس کے کھانے سے بدن پر گوشٹ بڑھتا ہے۔

۹ خون کے سرخ ذرات میں اضافہ ہوتا ہے۔

۹ ارشاد حضرت پنیر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ۔

۹) **کلوا التین المرطب والیابس فانہ یزید**  
**فی الجماع ولقطع البواسیر و یتفع من**  
**النقرس والابردۃ**

خُشک اور تازہ انجیسٹ کھایا کرو یونک یہ قوت جماع میں زیادتی کرتی ہے اور بلواسیر کو روکتی ہے اور نقرس کیلئے مفید ہے اور پیٹ میں ٹھنڈک پیدا کرتی ہے۔

۹ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ:-  
 انجیسٹ سدؤں کو نرم کرتی ہے قلعج کی ریاح کے لیے مفید ہے بن کو زیادہ کھایا کرو اور رات کو کم کھایا کرو۔

۹ حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے۔  
 کہ انجیسٹ مند کی بدبو درکرتا ہے۔ ہڈیوں کو مفبوط کرتا ہے۔ بالک بڑھاتا ہے اور مختلف قسم کے دردؤں کو درکرتا ہے اور انجیر کھانے کے بعد کسی دوسری دو ایک ضرورت نہیں رکھتی۔

۹ طبِ العادق میں ہے کہ انجیسٹ بولے دہن کو بڑھتے کرتا ہے۔ ہڈیوں کو مفبوط کرتا ہے۔ بالوں کو اگانے میں مدد کارثابت ہوا ہے۔ درد دینہ

## وینذهب بطبعاء الصدز

بہی کھانا در دسرے کو تختے میں پیش کرو کیونکہ آنکھوں کو روشنی بخشدی ہے اور دل میں بحث پیدا کرتا ہے اور اپنی حاملہ عورتوں کو کھلاو کیونکہ اس کے کھانے سے پچھے خلصوت پیدا ہوتے ہیں اور سینہ کی گرفت کو ختم کرتا ہے ۹

حضرت علی ع کا ارشاد گرامی ہے کہ ۹

بہی کھانے سے مکروہوں کو قوت حاصل ہوتی ہے اور بعدہ مہنوت اور صاف ہوتا ہے اور قلب کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور بزدل میں بہادری پیدا ہوتی ہے ۹

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ بہی کھانے سے مفہوم آدمی کا غم جاتا رہتا ہے ۹

حضرت امام رضا کا ارشاد ہے کہ بہی کھایا کرو کیونکہ عقل کو تیز کرتی ہے ۹

# خربوزہ

## رَبِيعُ أَمْتَى الْعَنْبَ وَالْبَطِّيْخ

میری امانت کی بہار انگور اور خربوزہ کی مرہون منت ہے ۹  
آج سے چودہ سو سال پیشتر باری برحق نے یہ ارشاد فرمایا کہ میری امانت

کی بہار انگور اور خربوزہ کی مرہون منت ہے انگور کے سلسلے میں گوشہ صفحات میں بیان کیا جا چکا ہے و خربوزہ ایک کشیدہ اندا چل ہے جس میں گلکوز، ڈیامن اے، ڈیامن بی، ڈیامن ڈی، ڈیامن بی وغیرہ موجود ہیں۔ خربوزہ کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ ارشاد حضرت بنی اکرم ہمہ رہا ہے کہ ۹

۸۲) عَلَيْكُمْ بِالبَطِّيْخِ فَإِنْ فِيْهِ عَشْرُ خَصَالٍ  
وَهُوَ طَعَامٌ وَشَرَابٌ) وَاسْنَانٌ وَرَحْمٌ  
وَيَعْسُلُ وَيَكْثِرُ مَاءَ الظَّهَرِ (وَمِزِيدٌ فِي  
الْجَمَاعِ وَيُقْطَعُ الْبَرُودَةُ وَنِيْقَيِ الْبَشَرَةُ  
تم پر ضروری ہے کہ خربوزہ کھاؤ۔ اس میں دس خوبیاں ہیں ۹

۸۳) غذائیت ہے ۹ پیاس کو تجھاتا ہے ۹ موجب نہوانان ہے ۹  
۸۴) دہن میں نوشبو پیدا کرتا ہے ۹ مثاڑ کو دھوتا ہے ۹ شکم کو ماف کرتا ہے ۹ مادہ منوی بڑھاتا ہے ۹ قوت جماع بڑھاتا ہے ۹  
۸۵) مٹھدک کو دور کرتا ہے ۹ جسم کو چمک دار بناتا ہے ۹

آج کی جدید سائنس نے اپنی جدید تحقیقات و ریسیارچ کے بعد آنحضرت کے اس قول کو تسلیم کیا ہے کہ خربوزہ میں بہت سے ڈنائزپاٹی ہاتے ہیں اور خربوزہ کے مندرجہ ذیل فوائد سامنے آتے ہیں ۹

۸۶) خربوزے میں بے پناہ غذائیت ہے اور جسم کو فربہ ناتا ہے۔ خربوزہ کے استعمال سے جسم کی خشکی دور ہوتی ہے، رگوں اور چکروں کی قدرتے لپکت ہوتی ہے، جسم میں نہ پیدا کرتا ہے اور م عام جسمانی کمزوری کو

خربوزہ ایک ایسا چل پہ کہ جس کا چھلکا، گودہ، بیچ سب بھی کاہمیں  
خربوزہ کے سوکھے ہوئے چھلکے گوشت کو جلدی گلادیتے ہیں۔ گودہ کھانے  
سے پیاس بھی ہے اور غذائیت ملتی ہے۔ بیچ اس کے معمولی دماغ ہیں اور  
قوت حافظہ کو تیز کرتے ہیں۔ حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خربوزے  
وچھری سے کاٹ کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴) **عِضُّ الْبَطْنِ وَلَا تَقْطُعُهَا قَطْعًا فَإِنَّهَا فَأَكْلَهُهُ**  
**مُبَارَكَةٌ طَيْبَةٌ مُطَهِّرَةٌ لَقَمْ مُقْوَسَةُ الْقُلُوبِ**  
**تَبَيَّضُ الْأَنْسَانَ وَتَرْضَى الرَّجُلَنَ رَيْحَمَانِ**  
**الْعَنْبُرُ وَمَا تَهَا مِنَ الْكَوْثُرِ وَلَحْمُهَا مُنْتَ**  
**الْفِرْدَوْسُ وَلَذْتَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَأَكَلَهَا**  
**مِنْ الْعِبَادَةِ**

خربوزہ کو دانوں سے کھاؤ۔ چھری سے چانکیں مت بناؤ۔ پس یہ رکت  
والا اور پاکیزہ چل پہ۔ دین و قلب کو پاک و صاف  
کرنے والا ہے، دانوں کو چمکدار بناتا ہے، خدا کو اس کی  
خوبی عنبر سے بھی زیادہ پسند ہے۔ اس کا پانی آب کوثر ہے  
اور اس کا گودہ فردوس سے ہے۔ اس کی لذت جنت سے ہے  
اور اس کا کہنا عبادت ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد حضرت ختمی امرتت ہو رہا ہے۔

۳۵) **تَفَكَّهُوا بِالْبَطْنِ فَإِنَّهَا فَأَكْلَهُهُ**

۱۰۳  
دوڑ کرتا ہے۔  
خربوزہ میں ایک ایسا جسٹر پایا جاتا ہے جو دانوں کو صاف سستھرا اور  
دانوں کی جلد کو برقرار رکھتا ہے اور دانوں کی بیشتر تکالیف سے  
نجات پلاتا ہے۔

درد گرددہ میں خربوزہ نافع ہے۔ اور گردے و مثناہ کی بچھری کو ریزہ  
ریزہ کر دیتا ہے، معدہ کی تیزابیت، بدھنی اور سینے کی جلن کو دوڑ کرتا  
ہے، قبض کو بھی دوڑ کرتا ہے۔

۳۶) ایامِ حمل میں اگر استعمال کرایا جانے تو بچہ تدرست اور خلصہ پیدا  
ہو گا۔ حورتوں کے ایام کی بے قاعدگی اور کمی میں بھی مند ہے۔ ایام  
رضااعت میں اگر استعمال کرایا جاتے تو دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

یہ مندرجہ بالا فوائد موجودہ اطباء و حکماء و ماہرین نے بیان کئے ہیں آئیے  
اب دیکھیں کہ اخفرت کے حقیقی جانشین حضرت امام حفص صادقؑ نے آج سے یقیناً  
تیرہ سو سال پہلے خربوزے کے باہم میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت امام حفص صادقؑ سے منقول ہے کہ خربوزہ کھاؤ کہ اس میں بہت  
نامہے ہیں ایک تو اس میں کسی قسم کی خرابی و بیماری نہیں ہے۔ علاوہ اس  
کے وہ کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی، میوہ کا میوہ ہے اور پھول کا پھول  
خوبی کی چیز بھی ہے منہ کو بھی ساف کرتا ہے۔ رُوٹی کے ساتھ کھانے کی بھی  
چیز ہے۔ تو سوت جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مثانے کو صاف کرتا ہے۔ پشاپ  
زیادہ لاتا ہے اور ریگ مثناہ کو رفع کرتا ہے۔ لے

نہیں ہوتا۔

٩ خربوزہ کھانے کے بعد پانی پینے سے سہنیہ ہو جاتا ہے تھے  
٩ مامن امریۃ حاملِ اکلث البطیخِ الآن

میکون مولودہ احسن الوجه

جو حاملہ عورت خربوزہ کھائے گی تو اس کا بچہ خوبصورت پیدا ہو گا۔

٩ اکلُ البطیخ قبْلُ الطَّعَامِ يُغْسِلُ الْبَطْنَ

وَيُذْهَبُ بِالدَّاءِ

کھانا کھانے سے قبل خربوزہ کھانا درد معدہ کو دفع کرتا ہے (معدہ کو دھو دیتا ہے) بیماریوں سے۔

## کھور کھور

کھور کی یوں قویتیں کی اقسام ہیں اور ان کی تاشیں بھی الگ الگ ہے  
بہترین کھور عرب کی ہوتی ہے۔ عرب کی کھوروں میں عربیں، عجوہ اور بری میشوریں  
اور بہت عمدہ ہیں۔ کھوریں لبھرہ (عراق) کی بھی بہت اچھی اور لذیذ ہوتی ہیں۔ زیر  
نظر مصنفوں میں عجوہ اور بری کھور کا تذکرہ کیا جانا مسترد ہے۔ عجوہ کھور کا ذکر اس  
کے پیشتر امراض قلب میں بھی آپکا ہے۔ ارشاد حضرت بھی اکرم ہے کہ۔

سے قدرت کے دکٹر پھل۔ ڈاکٹر بلینغ الدین جاوید

الْجَنَّةُ وَفِيهَا الْفََبَرَكَةُ وَ(الْفَرَحَةُ)

خربوزہ کو اپنا میوہ قرار دو۔ کو وہ جنت کا میوہ ہے اور اس میں ہزار بکریں ہیں۔ ہزار رحمتیں ہیں۔

ام حضرت کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پرشک و شبہ کرنے والا خارج از اسلام ہے۔ اور اب خربوزہ کے بارے میں لکھنا بے کوودہ ہے جس میوہ میں ہزار بکریں اور رحمتیں ہوں تو اس میں شفا ہی شفایہ ہے۔

خربوزہ کھلنے کا بہترین وقت کھانا کھلنے سے قبل کا ہے۔ نہایت کھربوزہ نہیں کھانا چاہیے۔

حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ نہار منہ خربوزہ کھانے سے فائی پیدا ہوتا ہے۔ لہ نہار منہ لعینی بیج سوکا ہٹھتے ہی نہیں کھانا چاہیے۔

خربوزے کے بیت سے فوائد حکما نے بیان کئے ہیں ان میں سے صرف ڈاکٹر بلینغ الدین جاوید کے تحریر کردہ چند فایدے دو رج کے مجاہتے ہیں۔

٩ خربوزے کے چھکلے ابال کر پینے سے حیفی کھل کر آتا ہے۔

٩ خربوزے کے یخ پیس کر چھپے پر ملنے سے چھائیاں دوڑ ہو جاتی ہیں۔ اور زنگ نکھرتا ہے۔

٩ خربوزہ سوزاک کے زخم کو دوکر دیتا ہے اور سوزاک کا کامیاب علاج ہے۔ خربوزے کے یخ کھانے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

٩ خربوزہ میں طوبت زیادہ ہوتی ہے اس لئے نہار منہ خربوزہ کھانا درست ہے۔ طب امام رضا، سے قدرت کے دکٹر پھل، ڈاکٹر بلینغ الدین جاوید

کرتی ہے۔ سینہ اور کھپڑوں کو بے پناہ طاقت دیتی ہے اور بغم کو دُور کرتی ہے۔ کھجور شاندی کی پھری توڑ کر مثل ریت خارج کر دینے میں اپنا جواب نہیں کھٹکتی۔ بُری کھجور کے باسے میں حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گراہے طاطط ہو۔

٨٧ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير  
تمرا تكم المبرني يخرج الداء ولا داع فيه

حضرت ابو سعید خدري رضي اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکہتاری کھجوروں میں بہترین کھجور بُری ہے وہ روگ دُور کرتی ہے اور اس میں کوئی روگ نہیں۔

بری کھجور سیاہ کے بجائے بُری کے رنگ کی ہوتی ہے اس کا سائز بڑا اور مٹھاں زیادہ ہوتی ہے، گودا زیادہ اور گھٹلی چھوٹی ہوتی ہے اس لئے اسے زیادہ پسند کیا جاتا ہے جھنور ختمی المرتضی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیماریوں کا علاج تیار کیا ہے حضرت امام رضا کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص بواسیر سے محفوظ رہنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ ہر شب سات بُری خرمنے کا تے کے لگبھی میں کھایا کرے۔ اور اپنے خصیوں پر رون چنبلی کی مالش کیا کرے۔

٩ (کھجور) خرماء اگاس کو دو دھیں پکالیں تو قبت باہ کئے بہت مفید ہے۔

١٢۔ تہذیب الاسلام فہرست کے داکٹر پھل، داکٹر بلیغ الدین ۲۔ طب نبوی،

٦٦ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّيْرِ  
اور عجود جنت کا پھل ہے۔ اس میں زہر سے شفایا بی کی تاشیہ ہے۔  
عجود کھجور اطراف مدینہ میں پیدا ہوئی ہے تھے آنحضرت نے اس کو زہر سے شفایا بی کی تاشیہ قرار دیا ہے۔

٩ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے عجود کھجور رافع سمیات ہے اور بہت سی بیماریوں کو دُور کرنے کے لئے مفید ہے۔

٩ حضرت امام جعفر صادقؑ میں مفقول ہے کہ اگر کوئی شخص سات دانے خرمہ کھجور کے نہار مٹھہ کھایا کرے تو اُسے کوئی زہر یا مرض یا سحر یا بیویت یا پلید صریز نہیں پہنچا سکتا۔

٩ ایک اور حدیث میں حضرت امامؑ میں مفقول ہے کہ شخص عجود کے سات دانے سوتے وقت کھایا کرے اگر اُس کے پیٹ میں کیرٹے ہوں گے تو وہ مر جائیں گے۔

٩ جبکہ قدر انسانی حیم کو ٹامن اور دیگر اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے وہ سمجھی کھجور میں قدرت نے پیدا کئے ہیں۔ اسی کے باعث عرب صحراوں میں سفر کرنے والے قافلے ہمیزوں صرف کھجور سے گزادہ کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ اور ان کی محنت بھی غذائی کی کے باعث تاثر نہیں ہوتی۔

٩ کھجور خون فلائی پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت وربناتی ہے اور کھانا ہضم نہ!

١٢۔ تہذیب الاسلام، ١٣۔ طب الصادق، ١٤۔ تہذیب الاسلام

حضرت پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں کھجور کا طبقی بطور پریشی کیا گیا تو آپ نے اس وقت کھجور کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿۷۹﴾ **لِيَقُوْتَ النَّطْهَرَ وَتَزَكِّدَ فِي الْمُجَامِعَةِ وَقُنْدِنِي  
السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَتَهْضِمَ الْطَّعَامَ وَتَذَهَّبَ  
بِالدَّاعِ وَتَطَبِّبَ النَّكْمَةَ مَا**

کھجور پشت کو مفروط کرتی ہے، تو تجھے مجامعت میں اضافہ کرتی ہے، کان اور آنکھ کی قلوں کو بڑھاتی ہے اور کھانے کو ہضم کرتی ہے اور دہن کو خوبصوردار بناتی ہے:

پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ زوج کو چلہیئے کہ ولادت کے روز کھجور کے سات دلنے کھلتے، اخذ اند عالم نے میریمؑ کے لئے ولادت کے وقت کھجور ہی کا انتظام کیا تھا۔

حضرت امام حبیر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ "جس شخص نے سوتے وقت عجوجہ کھجور کے سات دلنے کھلتے تو تجوہ کھجور اس کے پیٹ کے کیڑوں کو ہضم کرے گی۔ نیز فرمایا۔ کھجور بغم کو درفعہ کرتی ہے۔"

﴿۸۰﴾ **مَنْ وَحَدَ الْقَمَرَ فَلِيَفْطَرْ عَلَى الْمَاعِفَانَهُ طَهُورٌ**

جس کے پاس کھجور ہے تو اس سے افطار کرے اور جس کے پاس نہ ہو تو پوپانی سے افطار کرے کیونکہ پاک کرنے والا ہے۔

لئے اکابرین اسلام کا سائنسی شعور مرتبہ مولانا مشتاق حسین شاہ بدی

آن توں، خشک ہماری اور ادوار بلوں کو بھی فائدہ نہیں ہے۔"

﴿۹﴾ خمار ترش و خام۔ براۓ جریان خون "اہمال اور مسوڑوں کو بھی لفظ پہنچانا ہے۔ سلطان کو آرام دیتا ہے نہ  
وہ عورتیں جوز چکی کے مرحلے سے گزر رہی ہوں ان کے لئے بچپن پیدا کرنے سے قبل چند کھجور یا چھپا کر کھا کر اور پس ٹھنڈا پانی پی لینے سے بچپن بآسانی پیدا ہوتا ہے۔"

﴿۱۰﴾ حدیث معتبر میں مقول ہے کہ اگر خذق قسم کے کھانے جناب رسول نہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لالے جاتے جن میں خشُر مابجی ہوتا تھا تو حضرت ابتداء خرماء سے فرماتے تھے لہ

حضرت علی بن الحسینؑ اس شخص کو دوست رکھتے تھے جو خشُر مابجی سبب سے پسند کرتا تھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخوب تھا۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ درخت خرمائی کی بکھری کا دھواں حشرات الارض اور زہریلے جانوزوں کو بکیار کر دیتا ہے تھے۔

﴿۱۱﴾ حدیث میں مقول ہے کہ بھی شخص نے حضرت امام علی نقی صلوات اللہ علیہ گنڈہ دہنی کی شکایت کی۔ فرمایا خرمائے بزری کھا کر اور پسے پانی لیا کرو اس عمل سے وہ موٹا نازہ ہو گیا۔ اور رطوبت اس کے مزاج پر غالب آگئی۔ تب رطوبت کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا خرمائے بزری کھا کر اور پسے پانی نہ پیا کر۔ اس عمل سے بالکل صحیح المزاج ہو گیا۔

﴿۱۲﴾، ص ۵، طب الصادقؑ مقدرات کے داکٹر معل جلیلۃ المسین، تہذیب الاسلام

پھلوں پر اس دوڑان کیڑے مکوڑے بول وبارز کرتے رہتے ہیں جن سے بہت سی بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے پھلوں کو دھوکر کھانا چاہیے۔

حضرت امام حبیر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ”ہر چیز پر ایک نسخہ کا زہر ہوتا ہے۔

آج ہے تیرہ سو سال پہلے حضرت امام حبیر صادق علیہ بغیر کسی خوبی نہیں کیا تھا کہ تبلدیا کے پھلوں کو دھوکر کھاؤ۔ اس پر ایک نسخہ کا زہر ہوتا ہے۔

### شَهَد

خداوند تعالیٰ نے شہد کی مشکل میں ایک ایسی نعمت عطا فرمائی ہے جو ایک نہیں میں دو اچھی ہے اور سوچدہ غذا بھی ہے۔ شہد ایک ایسی لذیذ اور مزیدی اور خوارک ہے جس کو ہر طبق اور طبق کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

بعض طبی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ شہد کا استعمال قریبًا چھ ہزار قبل سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور آج تک جاری و ساری ہے۔ تورتی میں شہد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ شہد اپنی بیش بہادری میٹھا اور وہاں نزدیکی وحی سے انسان کی عام جہانی حالت کو بہتر نہیں بنایا۔ امدادگار ثابت ہوتا ہے۔

شہد بیشتر فوائد کا حامل ایک تدریتی اور لاحقاب مانک ہے۔ اطمینان

## پھلوں کو کھانا چاہیے

ہر موسم کے پھل خداوند کریم کی ایک خاص نعمت میں سے ہے۔ قدرت نے ہر پھل میں کوئی نہ کوئی خاصیت ضرور رکھی ہے۔ ہر پھل میں کوئی نہ کوئی ڈنامن پایا جاتا ہے۔ یہ وہاں سر جسم انسانی کو تقویت پہنچاتے ہیں اور گرفتی ہوئی صحت کو بحال کرتے ہیں اس لئے ہر انسان کو ہر موسم کا پھل کھانا چاہیے۔ کیونکہ اس میں غذائی ہے اور دواعی، ہر موسم کے پھل استعمال کرنے کے بلے میں ارشاد حضرت پغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۸۱ عَلَيْكُمْ بِالْقَوَاكِهِ فِي اِقْتَالِهَا فَانْهِلُهَا مُصْحَّحَةً لِلْأَبْدَانِ مُطَرَّدَةً لِلْأَحْرَانِ وَالْقُوُّهَا فِي اِدْبَارِهَا فَانْهِادَهَا اَلْأَبْدَانِ

”تم پر لازم ہے ہر فصل کے تازہ پھلوں کا کھانا کو وہ جسم انسان کو صحت مند کرتے ہیں اور انہوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور اس فصل میں ان کا کھانا ترک کر دو کہ وہ جسم کے لئے موجب مرض ہیں۔“

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہر موسم کے پھل کو مزور کھانا پاہتے۔ اور فصل ختم ہونے سے پہلے اس کو ترک کر دینا چاہیے

درختوں پر جو پھل ہوتے ہیں وہ کئی کئی ماہ کے بعد پکتے ہیں۔ اس

درد کے لئے شفایہ۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور کندھ رچانا بھی دافع بیتم اور نافع حافظت ہے۔

ہمارے ہاتھ میں ہم سرما میں ہر ایک کو نزلہ زکام کھانی، بخار اور سینہ کے امراض سردوی لگ جائی کی وجہ سے لاقر ہو جاتے ہیں۔ اور عام طور سے چھوٹے بچوں کو فوراً ٹھنڈے لگ جاتی ہے جس کی وجہ سے کھانی بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے اور بعض کو نمونیہ بھی ہو جاتا ہے ایسے موقعہ پر شہید اگر ایک چائے کا چچہ پلا دیا جائے بڑوں کو اور ادھا چچے پھول کو تو مر من میں فوراً افافہ ہوتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

### ۸۳ نِعَمُ الشَّرَابُ الْعَصَلُ مِرْعِيُّ الْقَلْبُ وَيَذْهَبُ بَرْدُ الصَّدْرُ

”شہید سبھرین مشرد وہ دل کو صاف پاک کرتا ہے اور سردی کے اثرات اور سینے کی رطوبت کو ختم کرتا ہے“  
حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ شہید امراض صدر کے لئے نافع ہے اور مطمئن کر کو رفع کرتا ہے مفترق قلب ہے۔ اور صفائی خون ہے۔

جرمنی کے مشورا مہر امراض قلب ڈاکٹر کوچ دل کی تقویت کے لئے شہید جو زیر کرتے ہیں۔ ان کا ہتھا ہے کہ جو شردا نہ اور جبھی گھونے کے لئے کھنی ہے وہی اثر شہید دل کے لئے رکھتا ہے۔

لئے کندھ ایک قسم کا گوند ہے۔ لئے تہذیب الاسلام۔ سے۔ شہید زندگی کے حکیم مولانا الحسن علیہ السلام

قدیم وجدیہ کے نزدیک اس تقدیرتی شاہنشہ کے مقابلہ میں کوئی وہاں نہیں ہیں اور اسی وجہ سے دونوں شہید کی بے بہا افادیت اور نافع ہونے پر مستحق ہیں۔ کوئی طریقہ علاج ایسا نہیں جس میں شہید کی خوبیاں مسلم نہ ہوں۔

خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں شہید کو لوگوں کے لئے شفاء قرار دیا ہے اور ”فِيهِ شَفَاءٌ لِلَّنَّاسِ“ کہا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی تعریف کی اور بہت سے امراض کا علاج قرار فرمایا ہے۔ ان صفات میں آنحضرت کی وہ احادیث پیش خدمت ہیں جس میں آنحضرت نے شہید کے علاج دو اور غذائی کے طور پر استعمال کی ہدایت فرمائی ہے۔

### ۸۴ عَلَيْكُمْ بِالْعَسْلِ فَوَالذِّي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ

بَيْتٍ فِيهِ عَسْلٌ لَا وَتَسْغُفُ الرَّمَائِكَةُ  
لِأَهْلِ خَلْكٍ الْبَيْتِ

”شہید کا استعمال لازم قرار دو مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جس گھر میں شہید ہو۔ فرشتے اس گھر والوں کے لئے خدا سے بخشش طلب کرتے ہیں“

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شہید ایک پاک و طیب دو اہمیتیں جس کے روحانی و جسمانی دونوں فائدے ہیں۔ اور جسم و روح کی غذا ہے اور اس کے فوائد ہے شمار ہیں۔ حکماء و اطباء کے نزدیک جو اس کے طبعی فوائد بیان کئے گئے ہیں ان کا تذکرہ آئندہ صفات میں کیا جائے گا۔ کئی مندوں سے آئندہ طاہرین علمیں اسلام سے منقول ہے کہ شہید سے مہتر کوئی چیز نہیں جسے مردین شفایا لئے کرے لئے استعمال کریں کیوں کہ وہ هر

بڑی تکلیف نہیں ہو سکے گی۔ موجودہ دور میں میں امراض کو بہت بڑی تکلیف سمجھا جاتا ہے۔ امراض قلب، ذیابطیس اور گیس ٹرول، شہد میں یہ خاصیت ہے کہ اسے جب تینوں بڑی تکالیف کے لئے نامناف ہے بلکہ اگر ہر ماہ اس کا تین مرتبہ کم از کم۔

استعمال کیا جاتا ہے تو ان تینوں تکالیف سے محفوظ رہنے کا بہترین ذریعہ ہے شہد کے باسے میں حکما اس امر پر متفق ہیں کہ یہ امراض قلب کے لئے سودمند ہے۔ معموقی دماغ و حرارت عزیزی ہے۔ سائنس کے اسی ترقی یا فاتحہ دور میں بھی ذیابطیس جیسے موزی مرض پر قابو نہیں پایا جاسکا۔ صرف وتنی فائدہ مکے لئے انسان کے انجشناں سے مرتین کی شکر کو کم کیا جاتا ہے۔ اور مشاہس والی اشیاء کا پریزیر کرایا جاتا ہے لیکن یہ اعزاز صرف شہد کو حاصل ہے۔ باوجود مٹھاس کے فیض ذیابطیس کے لئے ایک بیتہ میں دوا اور غذہ ہے اور اس سے شفا ہوتی ہے۔ شہد اس کے علاوہ ضفت بچکر، برتان میں مفید ہے۔ اس کے ہوتے پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ پھری کو نکھاتا ہے اور مشانی میں طاقت پیدا کرتا ہے۔

گیسٹرول کے لئے بھی شہد فائدہ مند ہے۔ اس کا استعمال ریا ہوں کو خارج کرنا ہے۔ معدہ کو دھوکہ ہے اور اس کو جلا بخشا ہے۔ اس کے فضلات کو رفع کرتے ہے۔ بیش کو درکرتا ہے اور سدھی کو تکالیف ہے۔ از سعدہ کا اقفال قائم رکھتا ہے۔ شہد کے مسل استعمال سے معدے کی جلن اور تیز اسیت کی نیادی بھی بیک ہو جاتی ہے۔ خدا و نبی تعالیٰ نے شہد میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ بزرگوں کو مند کرتا ہے۔ اس لئے اسرار (زخم معدہ) کے ملینوں کے لئے شفاف ہے۔

■ ایک روایت میں ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حبیب صادق علیہ السلام

مشہور و ممتاز ماہراغدیہ آرلنڈ لورنیڈ کا کہنا ہے کہ شہد دل کے اعصاب کو لتوان بخشنے کا موثر ذریعہ ہے، یوں سمجھتے ہیں کہ دل کے لئے نئی زندگی رکھتا ہے۔ ان سے جب بھی کوئی دل کے لئے بہترین غذا تجویز کرنے کے لئے کہا تو ان کا ایک ہی جواب سمجھیہ ہوتا کہ شہد کھاؤتے۔

جدید طبی تحقیقات نے ایک اخراج کیا ہے کہ شہد انجاننا (درد قلب) کے لئے مفید ہے اور اس کا استعمال مکسر ٹول کے اثرات کو کم کرتا ہے اور حنون کو تپلا کرتے ہے اور چربی زیادہ پیدا نہیں ہونے دیتا۔ امراض قلب کے ذیل میں تحریک کیا جا چکا ہے کہ خون میں جب زیادہ گامٹھا پن آ جاتا ہے تو قلب کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ موجودہ دور کے مابین امراض قلب اور جدید تحقیقات سے واضح ہوا کہ شہد میں امراض قلب کے دفعیہ کے لئے دو ایسے اثرات موجود ہیں اور یہی بات آج سے چودہ سو سال پہلے ہادی برحق حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ شہد میں شفا ہی شنا ہے اس کا استعمال لازم کرلو۔ ایک اور مقام پر ارشاد گرامی ہوتا ہے۔ ستن ان ماجر میں جسے نقل کیا جا رہا ہے۔

قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يَصِبْهُ عَنْ طِيمٍ مِّنَ الْبَلَادِ

حضرت رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے سچ کے وقت تین دن شہد چاٹے اُسے کوئی بڑی تکلیف نہیں ہو سکتی ہے۔ حضور اکرم نے ارشاد کے مطابق اگر مہینہ میں تین دن شہد چاٹا جاتے تو کوئی

## العَسْلَ شَفَاءٌ يُطْرُدُ الرَّيْحَ وَالْحُمَّى

شہد شفاء ہے کہ وہ بادی اور بخار کے اثرات کو دور کھلتی ہے: موجودہ دور کے ماہرین جراثومیات نے جب تجزیہ کیا تو معلوم ہوا کہ میعادی بخار (ٹائیفاؤنڈ) کے جراحتیم شہد میں ۸۰٪ گھنٹوں کے اندر مر جاتے ہیں اور پھرپش کے جراحتیم دس گھنٹے میں بخوبیہ اور پھرپش کے دیگر امراض کھانی وغیرہ کے جراحتیم ۹۰٪ گھنٹے کے اندر اندر ٹاک ہو جاتے ہیں یہ تو تھا سائنسی تجزیہ جس سے معلوم ہوا کہ شہد بخار کے لئے مفید دوایہ ہے۔ اور سائنسی ساختہ یہ بادی کے اثرات کو ختم کر کے جسم کو موٹاپے سے محفوظ رکھتا ہے شہد قوت حافظ کے لئے بھی مفید ہے اور حضرت مسیح ارشاد گرامی ہے کہ:-

## مَنْ أَرَادَ الْحِفْظَ فَيَأْكُلُ الْعَسْلَ

جو کوئی قوت حافظہ بڑھانا چاہے تو اس کو پمپا ہیتے وہ شہد کھائے۔ کتاب المعرفات و خواص الادویہ کے حوالے سے طب بخوبی میں شہد کے بارے میں تجویز ہے کہ حدود طبی تحقیقات کی رو سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ شہد بے شمار امراض کی دوایہ ہے اس میں وامن (حیاتین) اب. ق مختلف مقداروں میں موجود ہیں شہد میں ہیں ہے۔ ریاح کو تخلیل کرنے والا اور لعفن دوڑ کرنے والا ہے۔ شہد بدن کو قوت اور پھرپش دل کو قوت بخشتا ہے۔ لتوہ اور فارائی کا علاج ہے۔ صفائی خون اور امراض قلب کے لئے نافع ہے۔ انکھوں کی بیماریوں اور جلاں پر بھر کیلئے بہترین دوائے۔ شہد کے استعمال سے حافظتیز ہو جاتا ہے۔ دماغی تکان دوڑ ہو جاتی ہے۔

(پیش میں گروگڑا ہے۔ اجتماعی ریاحی) کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ لا داش شہد میں ملا کر کھالو ملے۔

فقہ المذاہ میں حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہد میں ہر مرض کے لئے شفاء ہے اور بخشن ہمارا منہ ہر روز شہد ایک انگلی بھر کھایا کرے اُس کا بلغم بھی رفع ہو جائے گا اور سودا بھی جاتا رہے گا ذینب بھی صاف ہو جائے گا اور حافظ بھی تو ہو گا۔ اور اگر "کندر" کے ساتھ کھا کر شہد پانی پسے تو حرارت کو سکون ہو گا صفراء کی اصلاح ہو جائے گی۔ کھانا ہضم ہونے لگے گا اور قم معدہ میں جو فاسد خلیطیں جمع ہو گئی ہوں ان کا دفعہ ہو جائے گا۔

شہد میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ یہ جراحتیم کش ہے زصرف جراحتیم کو مارنا ہے بلکہ جراحتیم کی پیدائش کو روکتا ہے۔ ماہرین نے بر سہابہ میں محتت و کاوش کے بعد یہ تحقیق کی ہے کہ شہد سے زیادہ موثر دو جراحتیموں کے مارنے کے لئے کوئی بھی نہیں ہے۔ ماہرین نے یہ ثابت کیا ہے کہ شہد میں یہ صفت ہے کہ یہ بھی کوئی پسند نہ جذب کر لیتا ہے اور جراحتیم (بکٹیریا) کے جسم سے تمام پانی چوس لیتا ہے جس سے وہ مردہ ہو جاتے ہیں اور اس طرح جراحتیم بہمنی سے فا ہو جاتے ہیں۔ یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ (زخم معدہ) اس کو شہد مندل کرتا ہے اور یہ اس کی بھی جراحتیم کش قوت ہے جس سے زخم مندل ہو جاتا ہے۔ شہد بخار اور بخوبیہ کے جراحتیم کو بھی نیست و نابود کرتا ہے۔ حضور اکرم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ارشاد فرمایا کہ۔

لے بھلے طب امام رضا۔ تہذیب الاسلام

باقی تحریر کی جانی ہیں۔ اسی طبقہ میں ایک قسم کا مذکور ہے

شہد میں مکھی ڈالو کر سماں دی جائے اگر وہ یہ صاف کر کے اٹھاتے تو شہد اصل ہے  
شہد کو روندی میں کسی شکر پر پوچھ کر آگ لگائیں اگر چرخ سہی امہٹ بھوت نعلی ہے

اگر چرچا پٹ نہ کرو اصلی ہے۔  
شہید کو اگر کسے ڈیا کا خذرہ رہا ساڑا لاجائے اگر شہید کسے ڈیا کا خذرہ رکھے  
گول اسٹا کر طرح ہر ہر کوں جائے تو شہید اصل ہے۔

چند تکے کے شہد کے پانی کے گلاں میں دالیں اگر وہ اسی طرح ٹپے رہیں تو اصلی ہے اور اگر اپنی پیسے گھنٹے جائیں تو اسی طور پر تونقی ہے۔

اگر نہ کسی کی ایک ڈلی کو سہی میں رکھو جائے اور شہنشہکن ہو جائے تو نعمتی ہے اور اگر نہ کسی نہ ہو تو اصل ہے

و شہزاد فخر یوں کو شان کرتا رطوبت کو حل کرتا ہے کیونکہ ایک بے  
، ضعیف المرا اور بیفعی مزاج لوگوں کے لئے خوب درجہ مفید ہے۔

• بارہ درج افراد کے نئے بھی نام نہیں ہے۔  
• مثانہ، تلی، جگر، سینہ اور معدہ کو صحیت بخٹاکے۔

۹۔ مُدِرِّبُوںْ ہے۔ اُنْ کے پیارِ بچوں کو آتا ہے۔  
۱۰۔ آنکھوں میں لکھاٹ سے تکاہ تیرداوی ہے اور آشوب جسم کو شناختی ہے۔

و دانت صاف ہوتے ہیں، چمکتے ہیں اور مصبوطی شامل کرتے ہیں۔  
و دوا کے ساتھ بہترین خدا بھی ہے اور مشروب بھی ۱۲۲

۹ لتوہ اور فائک کا علاج ہے۔

دماغی کام کرنے والوں کے لئے شہد ایک منید ٹانک ہے۔

تہذیب الاسلام میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق نعمانی نے شہید میں ایک خاص برکت عطا کی ہے یعنی اس میں تمام امساٹ کے لر شفافیت اور ستر پنگروں نے اُسے دعائیے برکت دی ہے ۔ ۳

حضرت امام موسی کاظمؑ نے فرمایا کہ جب شخص کا لطف متغیر ہو جائے یعنی اس سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہے، اس کو چاہیے کہ دو دھمیں شہد ملا کر پیا کرے گے

■ مہبوب زمانہ ملیب نمبر اٹ جس کو طب کی دنیا میں بالائے طب کے نام سے بیان کیا جاتا ہے۔ سائنس کی شنگی دنگی تنفس اکے مرلیضوں کو شہد استعمال کرتا تھا اور طبیل عمر کے خواشمند لوگوں کو شہد کھانے کی براست کرتا تھا اسکے

■ حکیم جانیوس شہد کی مردہ مکھیوں سے بچا پن کا علاج کرتا تھا ہے  
شہد کے خواص سر سے بیکر یا دل تک سحر کرنے کے لئے پوری ایک کتاب

تحریر کی جاسکتی ہے۔ یہاں صرف خاص نہاد خاص بیان کر دیتے گئے ہیں۔ جو حضرات مزید خاص پڑھنا چاہیں وہ شہید سے جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پڑھ سکتے ہیں اور اپنی معلمات میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ آخر یہ بات اور تحریر کردی جائے کہ شہید کو استعمال کرنے سے پہلے پرکھ لیا جائے کہ شہید غایب نہ ہے کہیں۔ شہید خالص کی پیچانے اور شناخت کے باعث میں طب امام رضا میں پہلے ہی درج کیا جا چکا ہے یہاں پرچی

لہ۔ طب نبوی، حافظ نذر احمد سے تہذیب الاسلام حکیم قبول حیں  
تھے تہذیب الاسلام حکیم قبول حیں: لطیفانی شدہ داکٹر مسعود رضا خاکی صاحب  
جیہے۔ تہذیب نظر میں قورنی، خدا اور دوا: مصنفہ سلیم احمد صدیقی۔

## زیتون

خدا بزرگ و بزرگ نے اپنے پاں گلام میں زیتون کے درخت کو شجرہ مبارکہ کر کے قرار دیا ہے اور ایک دوسرے مقام پر زیتون کی قسم کھائی ہے اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اور مختلف سورہ ہائے قرآنی میں زیتون اور اس کے تیل کا متعدد بار ذکر کیا ہے کہ زیتون کے پہلے اور تیل کے بیشمار فوائد ہیں۔ قدیم و جدید اطباء و حکماء نے بھی اس کے فوائد و خواص پر متفق دکتب میں روشنی ڈالی ہے۔ خوف طوالت سے ہم صرف مختصر اس کے خواص و فوائد تحریر کئے دیتے ہیں۔

■ زیتون کا تیل جوڑوں کے درد کو دوکرتا ہے اور بچوں کو مضبوط کرتا ہے۔

■ قبضن کٹا ہے۔ معدہ کے السر کیلئے تافع ہے، درد قبضے میں فائدہ مند ہے۔

■ انسنڑیوں کے درم اور درم معدہ کو دفع کرتا ہے۔

■ کمر و بچوں کے لئے ماسکرنے سے کمرزدگی دوکرتا ہے۔

■ اعصاب اور بچوں کی توانائی بحال کرتا ہے، دماغی قوت میں امنا ذکرتا ہے۔

■ اندر وہی اعضا کی بوڑش و خراش میں تکمیل بخش ہے۔

■ بچوں کو موسم سرما کے مزے سے محفوظ رکھتا ہے۔

■ بلغم کا اخراج کرتا ہے۔ کھانی میں لفغ بخش ہے۔

■ نمونیہ میں اور بچوں کی پلی چلی میں افادہ کرتا ہے (دیکھنے نمونیہ صفحہ ۱۷)

■ سورہ نور سے سورہ والیق، سے سورہ انعام، سورہ عبس، سورہ نفل

■ کھانی، دمہ اور سردار بیماریوں کے لئے اکشیر ہے۔

■ صفائی خون اور امراض قلب کے لئے تافع ہے۔

■ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں متفق ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ آنحضرت گنے ارشاد فرمایا کہ اس سے کہہ دے کہ تھوڑا شہید گرم اپانی میں ملا کر پلے۔ دوسرے دن وہی شخص پھر آیا اور عرض کیا کہ اس نے شہید پایا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ فرمایا جا اور پھر شہید پلا۔ اور اس کے پاس بیٹھ کر رسات مرتبہ سورہ الحمد بھی پڑھ، جب وہ چلا گیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اس کا بھائی منافق ہے یہی وجہ ہے کہ اس کو شہید نے لفغ نہیں کیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید منافق کو لفغ نہیں پہنچتا۔

■ روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق سے قرائومعدہ کی نیکیات کی: ”فرمایا کالادا شہید میں ملا کر کھالو۔“

تین چیزیں ایسی یہی جس سے بدن انسانی کو راحت ملتی ہے، ارشاد حضرت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ۔

شلاشہ لیفڑح ہنن الجسم ویربوا،

الطیب و لباس اللین و شرب العسل

تین چیزیں وہ کے ذریعہ سرور و مضبوط ہوتا ہے خوبشی، نرم بابس اور شہید کا پینا۔

لے تہذیب الاسلام، لے تہذیب الاسلام

## ۹۱ کُلُّ الْرَّبِّيْتَ وَ أَدَّ اهْنُواْبَهْ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةِ مَبَارَكَةٍ

زیتون کھایا کرو اور اس کا تیل لگایا کرو۔ کیوں کہ یہ مبارک ہے تو  
حلیتہ المتفین میں منقول ہے کہ حضرت مسیح الدلیل و آلام و سُم  
نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سفر یا کیا اعلیٰ رُوغن زیتون کھا اور بدن  
پر ملکہ کیونکہ جو شخص کھائے گا اور بدن پر ملے گا۔ پالیس روز تک شیطان اس کے پاس زیچنے گا۔

حضرت امام حبیر مذاق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ زیتون کا تیل مادہ  
منوری میں زیادتی پیدا کرتا ہے یا

طب امام الصادق علیہ السلام میں ہے کہ حضرت زیتون کے پتے فشارخون داے  
افزاد کے لئے مفید ہیں اور روغن زیتون امراض بیکار اور سوئے ہضم میں  
نافع ہے۔ درود بگیر میں تکین کا باعث ہے۔ امراض مل اور امراض مینہ  
میں جو افزاد مبتلا ہوں ان کے لئے روغن زیتون کو مولاد میں استعمال مفید ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ماکولات میں زیتون کا تیل  
بہترین ہے۔ تنفس کو پاکیزہ کرتا ہے۔ بلغم کو دفع کرتا ہے زنگ کو نکالتا  
ہے۔ پھتوں کو بنبود کرتا ہے، جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے اور عفستہ کو  
مکنڈا کرتا ہے۔

زیتون کا پھل اور تیل انتہائی مفید ہیں اور اس کے پتے بھی فشارخون

نے طب بیوی سے ابن ماجہ جلد دوم میں حلیتہ المتفین ۱۲، نے طب الصادق ۱۹، نے بلدریش

موسم سرماں میں درد دل میں فائدہ پہنچاتا ہے اور پرانی چوڑوں کے درد کو  
بھی دور کرتا ہے۔

زیتون کے بہت فوائد ہیں اور کیوں نہ ہوں خداوند کریم خود اس کی قسم کھا  
رہا ہے اور شجرہ مبارک کو قرار دے رہا ہے اور اس کے جیب حضرت ختم مرتبت تعلیف  
فراتے ہیں۔ تو اس کی افادت سے شک و شبه کی گنجائش یا قی نہیں رہتی۔  
ارش دھرست پنیر کر کم مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۸۸ عَلَيْكُمْ بِالرَّبِّيْتَ فَإِنَّهُ يَكْسِفُ الْمَرْأَةَ وَيَذْهَبُ  
بِالْبَلْغَمَ وَيُشَدِّدُ الْعَصْبَ وَيُحْسِنُ الْخُلُقَ  
وَيُطَيِّبَ الْأَنْفُسَ وَيَذْهَبُ بِالْغَمَ

”تمہارے لئے زیتون کا تیل استعمال کرنا ضروری ہے گیونکہ وہ  
صغراء و سودا کو دفع کرتا ہے اور بلغم کو دور کرتا ہے اور پھولوں کو  
مضبوط کرتا ہے جسم کو خلصہ و نہاد بناتا ہے اور سانس کو پاکیزہ  
کرتا ہے اور عنم کو اڑال کرتا ہے۔

۸۹ قَدَّا وَوَاءَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبَ بِالْقُسْطِيْلِ الْجَرْجَيْ

وَالرَّبِّيْتِ

علاج کرو مونٹے کا قسط بھری اور زیتون کے تیل کے ساتھ۔

۹۰ كُلُّ الْرَّبِّيْتَ وَ أَدَّ اهْنُواْبَهْ فَإِنَّهُ مِنْ

شَجَرَةِ مَبَارَكَةٍ

زیتون کا تیل کھایا کرو اور اس کا تیل استعمال کرو، کہ ایک بکتوں والا درخت،

اَذَا اَتَحْذَّا حَدَّ الْدِمَاغَ كُهُّ مَرْقَافَ الْيَكْسُرِ فِيهِ  
الْدِبَاءُ فَانَّهُ يَزِيدُ فِي الدِمَاغِ وَالْعَقْلِ  
جَبَ تَمَّ سَوْلَنَ كَهْوَ اَتَوْسَ مِنْ كَهْوَ دَوْلَوْ كِيْوَنْكَهْ عَقْلَنَاغَ  
كُوْبَرَهَا تَمَّهَّبَهْ :

۹۷

كُلُّ الْيَقْطَنِ فَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ سُجَانَهُ  
شَجَرَةُ اَخْتَ مِنْ هَذْهَا اَبْسِتَهَا عَلَى اَخْيَلُسَنَهُ  
كَهْوَ كَهْيَا كَرَوْ، پِسَ اَكْرَهَدَكَهْ زَدِيْكَ اَسَ سَزِمَ كَوْنَيْزِرَهُ، بُونَيْ  
تَوْ دَهِيْرَهُ بَهْجَانِيْلَيْسَنَهُ كَهْ لَهْ پَدِيْكَتَهُ :

۹۸

حَدِيْكُمْ بِالْقَرْعَ فَانَّهُ يَزِيدُ فِي الدِمَاغِ  
تَمَّ پَلَازِمَهُ كَهْوَ كَهْيَا كَرَوْ، پِسَ وَهَ دَمَاغَ كُوْبَرَهَا تَمَّهَّبَهُ  
مِنْ اَكْلَ الْدِبَاءَ بِالْعَدَسِ رَقْ قَلْبَهُ عَنْدَ  
حَكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَزَادَ فِي جَمَاعَهُ  
اَذَا طَبَّخَتْمُ فَاْكِشَرُوا الْقَرْعَ فَانَّهُ

۹۹

يُسْرُ الْقَلْبَ اَلْحُزْنِيَّ

جَسَنَهُ كَهْوَ مُسَرَّكَ دَالَ كَهْ سَاتَهُ كَهْيَا بَأَوْسَ نَكَادِلَ زَمَنَهُ جَلَبَهُ  
كَهْ (خَصْفَا) ذَكْرَهَا كَهْ دَقَتْ جَبَ تَمَّ كَهْوَ كَهْيَا تَوْ كَهْوَ زَيَادَهُ كَهْيَا  
كَهْ دَكَيْوَنَهُ يَغْيِكَنَ دَلَ كَوْسَرَهُ عَطَاكَرَهُ تَلَهُ  
حَلِيَّتَهُ الْمَقِينَ مِنْ بَهَهُ كَهْ اَخْفَرَتْهُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ اَلْسَلَامَ كَوْهَسِيتَ

★

کے لئے بھید میہد ہیں۔  
جن چھوٹے بچوں کی مانگیں کر زور ہوں اس کے تیل کی مالش کرنے سے  
مانگیں مفسد ہو جاتی ہیں۔ اس کی تاشیگرم معتدل ہے اور اس کے درخت شام  
و دیگر ممالک میں پائے جلتے ہیں۔

## کَدْ وَ

کَدْ وَ سَبْزَلَوْیِنِ میں ایک بہترین سبزی ہے۔ زُوْدَهِضَمْ ذَالَّهَ مِنْ لَذِیْذِ  
اوْرَخَوَصَ وَتَشِرَعَ کے اعتبار سے فائدہ مند ہے۔ کَدْ وَ کی تین قسمیں ہیں  
۱۔ (گیا کَدْ وَ) جس کو لوکی کہتے ہیں، ۲۔ (گول کَدْ وَ) یہ گول ہوتے ہیں، ۳۔ چکوں  
کَدْ وَ، اس کو پیچھا کَدْ وَ بھی کہتے ہیں۔ اور موخر الذکر زیادہ تر میٹھائی بنانے میں کام  
آتی ہے اور اس کی میٹھائی بنتی ہے جس کو پیچھے کا حلوہ بھی کہتے ہیں، لوک اور گول کَدْ وَ  
کا سالن پکتا ہے، لوکی کَدْ وَ اور گول کَدْ وَ ذَالَّهَ اور فائدہ کے اعتبار سے ایکی  
بیسی خاصیت رکھتے ہیں۔ کَدْ وَ سے کئی قسم کا سالن پکایا جاتا ہے، کَدْ وَ گوشت، لوکی  
قیمہ، پچنے کی دال میں کَدْ وَ، لوک کا رائٹہ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے نیچے بھی بڑے فائدہ  
مند ہیں لیکن یہاں هرف (لوک) کَدْ وَ کا ذکر مقصود ہے۔ لوکی کَدْ وَ اور گول کَدْ وَ کا  
مزاج معتدل ہے۔ کَدْ وَ (لوک) گول کَدْ وَ کے استعمال کے باعث میں ارشاد حضرت  
پیغمبر کرم ملاحظہ فرمائیے۔

اہم جز بے پیاز غذائی فوائد کے علاوہ دوائی اثرات بھی رکھتی ہے۔ وہی بیماریوں سے خفوط رکھتی ہے اور زہریلے اثرات سے بچاتی ہے۔ نزلہ زکام میں سو گھنٹے سے زکام نیکل جاتا ہے۔ لوز کے موسم میں اس کا استعمال اور سونگھنا لوگنے سے بچاتا ہے۔ پیاز کے بائی میں آج سے چودہ سو برس پہلے آنحضرت نے اور سارے ہے بارہ سو سال پہلے حضرت امام جعفر صادقؑ نے جو فوائد بیان کئے ہیں وہ لاطخہ ہوں۔ ارشاد حضرت ختمی مرتبت ہو رہا ہے۔

### ۹۴ نَيْتُوْ أَمْوَاتِدَ كُمْ بِالْبَقْلُ

اپنے دستِ خوانوں کو سببِ ایوں سے زینت دو۔

۹۴ اذَا دَخَلْتُمْ بَلَدًا فَكُلُوا مِنْ بَقْلَهُ وَ  
بَصَلَهُ يُطْرَدُ عَنْكُمْ دَائَةٌ وَيُذْهَبُ  
بِالنَّصْبِ وَيُشَدَّ الْعَصْبُ وَيُزِيدُ فِي  
الْبَاءِ وَيُذْهِبُ بِالْحَمَّى

جب تم کسی نئے شہر میں جاؤ تو وہاں کی سبزی پیاز کھالی کرو وہ  
تمھیں تبدیلی مکان کی وجہ سے ہونے والے درد و مرض سے بچائے  
گا۔ اعصاب کو سبھوڑا آپ کر کو بڑھائے گا اور بنجا سے بچائے گا

۹۴ اذَا دَخَلْتُمْ بَلَدًا فَكُلُوا مِنْ بَصَلَهَا

يُطْرَدُ عَنْكُمْ وَبَاوُهَا

”جب تم کسی شہر میں پہنچو تو وہاں کی پیاز کھالو تو کہ وہاں کی وبا کو تم سے  
دُور کر دے یا“

فرماتی کیا علیٰ کہ تو کھانا لازم سمجھو کر اس سے دماغ بڑھا لے اور عقل  
زیادہ ہوتی ہے۔ لے

★ طب الصادقؑ میں ہے کہ عقل دماغ کو بڑھاتا ہے اور درِ قوت  
کے واسطے مفید ہے، یرقان کو بھی فایمیدہ دیتا ہے۔ قوائے جسم النافی کے  
لئے باعثِ استحکام ہے، صفرًا کو تیکن دیتا ہے۔ مراج اس کا سردد  
تر ہے۔ لے

★ حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ اپنے ناسالن میں کہ تو زیادہ  
استعمال کیا کر کیونکہ یہ دماغ و عقل کی قوت میں زیادی پیدا کرتا ہے۔

★ یہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ لوکی کا سالن لذیذ و خوش ذائقہ ہوتا ہے  
دوسری خوبی اس میں یہ ہے کہ یہ دوسری بیڑوں کی بانیت اس کا سالن  
جلدی پک جاتا ہے۔

★ جگر و مددہ کی گرمی والے افراد کیا لو کی لے کر باؤں کے تلووں پر ملتے ہیں  
اس سے جگر کی گرمی دُور ہو جاتی ہے۔

## پیاز

پیاز روزمرہ کے استعمال میں آئنے والی ایک عام چیز ہے اور سالن کا ایک  
لے۔ حلیتہ المقتیۃ، ص۱۔ لے طب الصادق، ص۲۔

بھبلائی ہوئی پیاز کو چھوڑے ہمپی پر باندھنے کے پھٹے پھٹی جلد پکت  
 جاتے ہیں اور مریضن کو سکون ملتا ہے۔  
 پیان کے رس کو گرستشہر میں ٹلاکر پیا جائے۔ یعنی ہوئی آواز کھل جاتی ہے۔  
 نووں کے زمانے میں پیاز نووں سے محفوظ رکھتی ہے۔  
 ان میں پھٹنی ہو تو بھبلائی ہوئی پیاز کا رس کان میں ڈالنے سے گون  
 حاصل ہوتا ہے۔  
 سمات میں پیان کے استعمال سے وہانی امراض سے انسان محفوظ رہتا ہے۔  
 پیاز کا مرہم بھی تیار ہوتا ہے جو سب سے زخموں میں استعمال ہوتا ہے۔

۹ پیاز کے بلے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:-  
 ”پیاز منہ کی بوکو پاکیزہ کرتا ہے۔ بلغم کو قطع کرتا ہے جام کی نوت زیاد کرتا  
 ہے۔ چھوٹ کو اور پیٹھ کو مفبوط کرتا ہے اور بخار کو تولٹتا ہے۔“  
 موجودہ دور کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ پیاز میں کیلیشم، پیاشم، سارعم  
 سلفر، کار براہیدریش اور فولاد کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں اور اس کا رس کیڑوں  
 کو ہلاک کرتا ہے اور اس کا ٹیک دی اور سل کر جا شہم کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے۔  
 ۱۰ طب امام صادق علیہ السلام میں پیاز کے خواص کے بلے میں ارشاد امام  
 علیہ السلام ہے کہ: ”پیاز کھاؤ یمنہ کو پاک رکھتی ہے۔ مسٹھوں کو مفبوط آب کر  
 (منی) کو زیادہ، طاقت بجماعت کو بڑھاتی ہے، پیاز منہ کو خوشبودار، کر کو حکم، چڑہ  
 کو حسن بخشی ہے۔ یہ درد اور مریض کو دفع کرتی ہے۔ ٹھوٹ کو مفبوط، طاقت فقار  
 کو زیادہ اور بخار کو دور کرتی ہے۔ پیاز زنبور یعنی بھڑبہ الفاظ دیگر“ بَرَیَّاً بِچَمْ  
 مکھتی کے کاث لینے پر لگانے پر بہت نفع ہے۔ پیاز نہ کر سکر میں ترکہ کے  
 ناٹ میں ڈالیں تو نکیر رک جاتی ہے۔

پیاز کی زمان حافظہ کے اطباء نے بھی بے انتہا تعریف کی ہے اور اب  
 تو پیاز تعریف یا حاجز نہ خدا ابن گئی ہے۔ امام رضا نے اس کے فوائد بارہ سو سال قبل  
 سان فیدادیتے تھے۔ ص۱

ص۱۔ اکابرین اسلام کا سائینی شورہ  
 ص۲۔ طب الصادق علیہ السلام ترجمہ مولانا سید علی اختر شاہ امروہی

## بعض امراض ک اور انک افادہ

۹۹

حضرت پغمبر کرم صلی اللہ علیہ اکہ وسلم کا ارشاد گرامی ہو رہا ہے۔

**الرَّبُّمَا حَنَدَ مِنْ جَنُودَ اللَّهِ تَبَعَّثَهُ**  
**عَلَى الدَّاءِ فَيُنَزَّلُهُ — لَا تَتَرَهُوْا**  
**أَرْبَعَةً فَإِنَّهَا فِعَةٌ لَا تَتَرَهُوْا الرَّكَامَ**  
**فَإِنَّهُ أَمَانٌ مِنَ الْجَذَامِ وَلَا تَتَرَهُوْا**  
**الدَّمَمَ مِيلَ فَإِنَّهُ أَمَانٌ مِنَ الْبَرْصِ وَلَا**  
**تَتَرَهُوْا الرَّمَدَ فَإِنَّهُ أَمَانٌ مِنَ الْعَمَى**  
**وَلَا تَتَرَهُوْا السَّعَالَ فَإِنَّهُ أَمَانٌ مِنَ الْفَاجِعِ**  
**مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ وَلْدِ أَدَمَ إِلَّا وَفِيهِ عِرْقٌ**  
**عِرْقٌ فِي رَأْسِهِ هِيجُ الْجَذَامُ وَعِرْقٌ فِي**  
**فَدَنِهِ هِيجُ الْبَرْصِ فَإِذَا هَاجَ عِرْقُ**  
**الَّذِي فِي الرَّأْسِ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ الرَّكَامَ**  
**حَتَّى يُسِيلَ مَا فِيهِ مِنَ الدَّاءِ فَإِذَا هَاجَ**  
**عِرْقُ الدَّنِي فِي الْجَذَامِ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ الدَّمَمَ**  
**مِيلَ حَتَّى يُسِيلَ مَا فِيهِ مِنَ الدَّاءِ فَإِذَا رَأَى**

اَحَدُكُمْ بِهِ ذَكَارًا اَوْ دَمًا مِيلَ فَلِيَحْمَدَ  
 اللَّهُ عَلَى الْعَافِيَةِ

۱۱۳۶

زکام خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے خدا اسے مرض پر ازال  
 کرتا ہے تاکہ وہ مرض کو بچتا ہے۔  
 اور فرمایا۔ چار چڑیوں سے کراہت نہ کرو اس لئے کہ وہ منفعت بخش ہے۔  
 زکام سے کراہت نہ کرو اس لیے کہ وہ جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔  
 اور چھپڑوں سے کراہت نہ کرو اس لیے کہ وہ برس سے محفوظ رکھتے ہیں۔  
 اور اشوب چم سے کراہت نہ کرو اس لیے کہ وہ اندھا ہونے سے بچتا ہے۔  
 اور کھانی سے کراہت نہ کرو اس لیے کہ وہ فاجع سے بچاتی ہے۔  
 اور فرمایا۔ ہر آدمی میں دور گئی ہوتی ہیں، ایک اس کے سرمنی یو جذام  
 پیدا کرتی ہے۔ اور دوسری اس کے جسم میں جو برس پیدا کرتی ہے تو جس سر کی  
 بیگ بیجان میں آتی ہے تو خداوند عالم اس پر زکام کو سلط کر دیتا ہے تاکہ اس کے  
 دریوں سے مرض نہ کہا جائے اور جب جسم کی رگ بیجان میں آتی ہے تو خداوند  
 عالم اس پر چپڑوں کو سلط کر دیتا ہے تاکہ ان کے ذیع مرض نہ کہا جائے۔ تو اگر تم  
 میں سے کسی کو زکام یا چپڑے تکل آئیں تو اسے چلایئے کہ اپنی عافیت پر خدا کا  
 شکر ادا کرے۔

مندرجہ بالحقیقت کے سامنے دیتا کی ابی تکن رسائی ہمیں ہوئی ہے  
 کن ہنکار ن علمی تعاون کا سلسلہ پیغمبر اسلام اور خداوند کی ذات تک مہتی ہوتا  
 ہے ابیان قلوب یہ کہ تم کے شکر و شبہ کی گنجائش یہ ہیں ہو سکتی

۱۳۲

بڑھ جاتی ہے۔ اسی بنا پر حکم ہے کہ جسے چنیک آتے وہ الحجَّ للهُ يَا شَكْرُ اللَّهِ  
پڑھے اور بپاس سننے والا موجود ہو وہ یعنی حکم اللہ کے تھے تو پھر صاحب چنیک اسے  
جزا کم اللہ کے ہے۔

ہزاروں لاکھوں راز ایسے موجود ہیں جن کا سائنسی دنیا میں تصور کرنی پڑتا ہے  
جاتا ہے لیکن قرآن و احادیث سیمیں جن تعالیٰ نے ذکر ہے وہ غیرے مقام پر اُن  
ہیں۔ اگر قرآن و حدیث کی کسی باتیٰ ہوئی حقیقت پر آج سائنسی تحقیق نہ ہوئی ہو تو اس  
حقیقت قرآنی اور حقیقت حدیث میں کسی تم کا شک و شیب نہیں آنا پاہیزے کیونکہ یہ  
علم خدا کی ذات متعلق ہے ہم اخذ نتائج میں غلطی کر سکتے ہیں لیکن قرآن و حدیث  
صحیحہ کی حقیقت میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہوتا۔ لہذا اگر کسی حیثیت پر آج سائنسی  
تحقیق نہیں ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ ہو جائے کیونکہ ابھی سائنس تعالیٰ کا نات کے  
انکشاف کی ابتدائی منازل میں ہے۔

و حدیث صحیح میں حضرت امام حفظہ صادق علیہ السلام مسند میں مسند ہے کہ اولاد آدم میں سے  
کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس میں دو گھنیں نہ ہوں مجھل ان گھنگوں کے ایک  
رگ سر میں ہے جس کی رکت سے جذام پیدا ہوتا ہے اور دوسرا دھڑی میں ہے جس کی  
حرکت سے سینہ داغ پیدا ہوتے ہیں جب تک رگ کو حرکت ہوتی ہے تو فدا کے تعالیٰ  
زکا م کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ مواد سر کو دفع کرے۔ اور جب بدن کی رگ کو  
حرکت ہوتی ہے تو فدا کے تعالیٰ اس پر چھوڑے چھنیوں کو مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد  
بسم کو نکال دیں لہذا اسی شخص کو زکا م ہو جاتے یا اپنوں چھنیاں نکل آئیں تو  
(اسی شخص کو) خدا شے تعالیٰ کا نکلا دکارنا چاہیے۔

تھ۔ اکابر میں اسلام کا سائنسی شکر

۱۳۳

ممکن ہے کہ آئندہ سائنسی تحقیقات اس حقیقت کا بھی انکشاف کر دیں۔ لہ  
الرَّحْمَنْ جَنْدُهُ مِنْ جَنُودِ اللَّهِ يَبْعَثُهُ  
عَلَى الدَّاءِ فَيُزَيْلُهُ

زکا م اللہ کے پاہیوں میں سے ایک سپاہی ہے۔ خدا اس کو مرض  
پر انجھاتا ہے اور وہ مرض کو زائل کر دیتا ہے۔

کئی روایتوں میں آیا ہے کہ زکا م کا علاج سہیں کرنا چاہیے۔  
ایک روایت میں آیا ہے کہ چھوڑتی کالا دانہ یعنی کلونجی اور مین رتی کندر  
لے کر دو ٹوں کا سغوف بنانے کا امکان ہوتا ہے۔ لہذا اگر کسی حیثیت پر آج سائنسی  
رہے گا۔ لہ

۱۰۱ **الْعِطَاسُ لِلْمُرَيْضِ دِلِيلٌ عَلَى الْعَافِيَةِ**  
وَرَاحَةُ الْبَدَنِ

چھینک جو ہے وہ دلیل ہے بدن کی عافیت و راحت کے لئے۔  
حضرت امام حفظہ صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ۔

زیادہ چھینک انسان کو پانچ چیزوں سے محفوظ رکھتی ہے پہل جذام دُرمی  
وہ بدو جوانان کے مذا اور سالن میں پیدا ہوتی ہے تیسیری آنکھیں پانی  
کے اترنے سے محفوظ رکھتی ہے چوتھی ناک کی رگوں کو نرم کرتی ہے اور پانچوں  
آنکھیں بال کے بچلنے سے رکھتی ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ بیماری کے علاوہ چھینک آتے سے سات دن نہیں  
لہ، اکابر میں اسلام کا سائنسی شکر، لہ تہذیب الاسلام

آسانی سے مشتمل ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اس مودی مرض میں گرفتار ہو جاتا ہے مختلط ممالک کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ تپ دق کی پچاس فیصد سے زائد بیماری کا سبب پانی بلا ہوا دودھ میں ہے ہوتا ہے۔

### ۱۰۲) اذَا شَرَبْتُمُ الْلَّبَنَ فَتَمْضِمُوا فَإِنْ فَرَّهُ دُسْمَاءٌ

”دودھ پینے کے بعد فرڑا کمی کرو کر یونکے اس میں چکنائی ہوتی ہے۔“

ویلے تو کھانا کھانے کے بعد گلکی کرنا اور دانت صاف کرنا صحت کے لئے بھی مزدوروی ہے لیکن دودھ پینے کے بعد گلکی کرنے کی تاکید آنحضرت نے اس لئے فرمائی ہے کہ دودھ میں جو چکنائی ہوتی ہے وہ دہن میں فوراً ستر جاتی ہے اور اس کے جراحتیم دہن میں پھیل جاتے ہیں جس کی وجہ سے دہن میں بدبو (گندہ دہن) پیدا ہو جاتی ہے۔ وانہن اور مسولوں ہوں میں بھی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

## ہدیث صحت

کانَ صَيَامَرِبَدْفُنَ سَبْعَةً أَشْيَاءَ مِنَ الْأَنْسَانِ الشُّعْرَ وَالظُّفَرُ وَالدَّمُ وَالْحِيْضُ قَائِمَشِمَةً وَالسِّنَ وَالْعَلْقَةَ

آنحضرت مسات انسان چیزیں کو زمین میں چھپانے کا حکم دیتے ہیں ۔ بال ناخن ۳۔ خون بدن ۴۔ خون حیض ۵۔ نال ۶۔ دامت ۷۔ خون لو تھرا ۸۔ جسم انسانی سے تعلق رکھنے والی یہ سات چیزیں ایسی ہیں جن سے مختلط بیماریوں کے پھیلی کا اندریش ہوتا ہے۔ بال خصوصی خون بدن، نال اور جسمے ہوئے خون کا لو تھرا، اگر دفن زکے جائیں تو ایک تو ان سے تعفن پیدا ہوتا ہے دوسرے ان سے زبردی ماندے جراحتیم پھیلیتے ہیں اور یہ جراحتیم تپ دق بیل۔ دسرا جسے امراض کا پیش خیہہ بنتے ہیں آنحضرت نے ان بیماریوں کے پھیلی سے روکنے کے لئے حکم فرمایا ہے کہ ان مذکور بالا سالتوں چیزیں کو زمین میں چھپا دیا جائے۔

### ۱۰۳) نَفْحَى (ص) أَكْنِي شَابَ الْلَّبَنَ بِالْمَاءِ

”آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلیمانے دودھ میں انہیں سے منع ہے۔ یہے، حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلیمانے پودہ سورا ۱۱۷ بے امرے منع ۱) فرمایا تھا کہ دودھ میں پانی زملا بے۔ ۲) اس اور مختفہ۔ ۳) اسیں۔ بعد اس تیجھ پر پوچھے ہیں کہ دودھ میں پانی للانے سے تپ دق کے جراحتیم جسم انسانی میں

جنت میں ایک نکردا مخصوص نہ ہو جائے۔  
اور جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے صبح کے وقت آتا ہے اس  
کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نسلکتے ہیں اور شام کے آنے تک اُس کے لئے  
دلنے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں خلیف رسل

اور میوں کا باغ مخصوص ہو جاتا ہے ۔

آنکھ فرشت کی ایک اور حدیث طا خاطر ہو جس کے راوی حضرت ابی موسیٰ الشعْریٰ ہیں  
حضرت ابی موسیٰ الشعْریٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا اللہ کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔

**أطْعِمُوا الْجَائِعَ وَمَحُودُوا الْمُرِيضَ**

”بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو ۔“ (بخاری شریف)

حضرت چادقؑ اہل محمدؐ کا ارشاد ہے کہ ”تین ہزاروں کی دعا فرزوں بول ہوتی  
ہے ایک حاجی، دوسرے مجاہد۔ تیسرا مریض کی۔ اس لئے جب مریض کو  
عیادت کو جایا جائے تو اس سے دعا کاری جائے۔

حضرت امام مولیٰ کاظمؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”قیامت کے دن خداوند عالم  
اپنے بندوں سے جو اپنے براوروں کی عیادت کو نہیں جاتے۔ فرازے گا کہ میں  
مریض تھا تم نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا۔ ماں ک تو تور بالعاليین  
ہے سمجھے بیاری سے کیا تعلق؟ ارشاد رب العزت ہو گا کہ میرا فلاں بندہ بیار  
تمہارا نے اس کی عیادت نہیں کی۔ میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر کھنا ہوں کہ  
میں اپنے اس بندہ کے پاس موجود تھا۔ اگر تم آتے تو مجھے اس کے پاس موجود پاپے ہے۔

## عِيَادَةُ مَرِيضٍ

ہر مومن مسلم کا یہ دینی فرضیہ ہے کہ جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو تو اُس  
کی عیادت کو جائے اور اس کے ساتھ ہمدردی و خلوص کا مظاہرہ کرے۔ اس سلسلے  
میں حضرت پیغمبر اکرمؐ اور آئمہ طاہرینؐ سے بہت سی احادیث مردی ہیں۔  
ارشاد حضرت پیغمبر اکرمؐ ہے کہ جو شخص کسی براوروں میں کی عیادت کے لئے مگر  
سے نسلکتا ہے تو خداوند عالم اُس کو ہر قدم پر ہزاروں حنات غایت فرماتا ہے۔  
حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے  
ارشاد فرمایا کہ۔

۱۰۵ مَامِنُ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُسِيًّا الْأَخْرَجَ مَعَهُ  
سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى  
يُصَاحِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ۔ وَمَنْ  
أَتَاهُكَمْ صَبَاحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ  
يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ  
فِي الْجَنَّةِ (شنابی داؤد)

ایسا کوئی شخص جو شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرے اور اس کے ساتھ  
ستر ہزار فرشتے نہ کلیں اور صبح تک اس کے دعاۓ مغفرت نہ کریں۔ اس لئے نے

کی وجہ نہ سے ستر خریف کی مسافت کے برابر دو ہو گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-

أَمْوَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸

### بَعِيَادَةُ الْمَرْلَضِ .....

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مریف کی عیادت کے لئے.....  
(متفق علیہ)

غفرت ملی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی اور بلا حظی یجھے:-

حضرت شعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول ملی اللہ علیہ وسلم نے

۱۰۹ اَنَّ الْمُسْلِمَ اَدَّى اَعْدَادَ الْمُسْلِمِ لِمُرِيَّذٍ

### فِي غَرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ يَرْجِعَ .

جب کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جب تک واپس نہیں آتا

جنت کی کھڑکی میں رہتا ہے (مسلم و مشکوہ تشریف)

۹ عیادت مریفین کے سلسلے میں احادیث پنیز کرم اور سماں طاہرین کو خوف طوات کی بناء پر مختصر اپیش کیا گیا ہے اس سلسلے میں کافی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

علامہ محمد فاطمہ تحریر فرماتے ہیں کہ مریفین کی عیادت سنت موكدہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ مریفین کی عیادت خدا کی عیادت کے برابر ہے۔ ہر مریفین کے پاس خداوند عالم موجود ہوتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ عیادت کے لئے رات و دن میں فرق نہیں ہے، جس وقت جو چلے جاسکتا ہے البتہ سنت ہے کہ صبح یا شام کے وقت عیادت کو جایا کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب مریفین کے پاس جلتے تو اُس کے پاس بہت دیر نہیں ہے اور اس کی پیشانی یا بالآخر پر بالآخر رکھے۔ پھر اُس کے بازو پر بالآخر رکھ دعا پڑے۔ جب ملی کی عیادت کر جاتے تو خوشود اور کوئی چیز یا میوه وغیرہ اپنے ہمراہ لے جاتے اور اس پر سات مریزہ۔ بالآخر پڑے۔ بھنی کے سلسلے کوئی الیسی چیز نہ کھاتے جو اس کے لئے ملزہ اور نہ مریفین سے کھاتے کنہ اپہش کرے۔ مریفین کے ساتھ خوش اخلاقی اور ہمدردی سے پیش آئے۔ اور اس کا دل بہلاتے۔ مریفین کے نسلت کوئی اسی بات بکرے جس سے اس کو غصہ آئے۔

مریفین کی عیادت اور مزاج پر کسی کے بارے میں مزید جز احادیث ملاحظہ ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور ایت ہے:-

۱۰۱ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَخْنَنَ الْوَضُوءَ وَعَادَ أَخَاهَ الْمُسْلِمِ  
مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ سَيِّرَةَ سَبْعِينَ خَرِيدَ  
منہ کا اور خوب و منوکیا اور اپنے مسلمان بھائی کی عیاد۔

پہنچاتے تھے۔ فرمایا اس نے کہ وہ پیشوائے اصحاب یہیں ہوں گے اور ان لوگوں کو آپ ہی اعمال نامان کے ہاتھوں میں دیں گے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رسول کریمؐ دینے ہاتھ میں پہنچتے تھے۔ امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے تھے کہ اول وقت خاز پڑھا، زکوہ دنیا۔ برادرانِ مؤمن کی معاونت کرنا اپنیں اپنے راستے بنانا اور انگشتی داہنے ہاتھ میں پہنچا مون کی علامت ہے۔ سلامان فارسیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے جناب علیؑ بن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ! اگر مقرب بالگاہ خداوندی بننا پاہتے ہو تو اور یہ خواہ رکھتے ہو کہ جبریلؑ و میکائیلؑ مہاری ہم شیخی اختیار کریں تو داہنے ہاتھ میں انگشتی پہنچا کر د۔

علامہ مجلسی بھوالمتید بن طاؤس تحریر فرماتے ہیں کہ حصوم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگوٹھی پہنچنے کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اللَّهُمَّ سَوِّنِي بِسِمَاءِ الْإِيمَانِ وَتَوَجَّبِي بِتَابِعِ الْكَوَافِرِ  
وَقِدَّمِي حَيْلَ الْإِسْلَامِ وَلَا تَخْلُعْ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عَنْقِي

## انگشتی

انگشتی کو بعد العہد سے شرعی حیثیت حاصل ہے۔ ابید کرام۔ آئمہ طاہرہ نو اور صلحی دعا فرین ہمیشہ انگشتی پہنچتے تھے۔ چاندی کی انگشتی شرح مبین کی نگاہ ہیں مستحب اور سوئے کی حرام اور لوہے کی مکروہ ہے۔ ہونے کی انگوٹھی صرف عورتیں پہن سکتی ہیں چاندی کی انگشتی کا استحباب اور لوہے کی انگوٹھی کی کراہت دلوں کے لئے مساوی ہے پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ جب ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو اسے میں اچھی نگاہ میں نہیں دیکھا اور نہ اسے پسند کرتا ہوں کہ لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھی جلتے۔

۹۔ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ سرورِ کائناتؑ کا ارشاد ہے کہ انگشتی داہنے ہاتھ میں پہنچنی چاہیئے۔

۱۰۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک دن جرمیؑ نے کہا کہ جس کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی ہو گی میں قیامت کے ہونا ک موقع پر اس کا ہاتھ پکڑ کر آپ تک پہنچا دوں گا۔

۱۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کلمہ اور یحیؑ کی انگلی میں انگشتی پہنچنے سے رسول اللہؑ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ آپؑ یہ بھی فرماتے ہیں کہ انگلیوں کے سرے میں انگوٹھی پہنچا منوع ہے کیونکہ یہ طلاقیہ قوم لوٹ کا تھا انگوٹھی انگلیوں کی جزوں میں پہنچا چاہیئے۔

۱۲۔ امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا گیا کہ حضرت علیؑ داہنے ہاتھ میں انگشتی کیوں

# جسم انسان

## پرستھر و جواہرات کے اثرات

دیا۔ کوئلے سے کریمی جواہرات تک ان پہاڑوں میں موجود ہیں۔ زیر بین نظر مضمون میں (جہادات) پتھروں سے متعلق تحریر کیا جا ہے کہ ان پتھروں کے جسم انسانی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دیگر معنیات اور بناたں و حیوانات کے بائے میں کسی اور موقع پر کیا جائے گا۔

ہم اسے یہاں کے ایجوں اور شاعروں نے سگدال، پتھر دل، منگ تراش دغزو و غزہ کو محاوروں اور اشعار کی زینت تو پھر در بنایا ہے۔ مگر کسی محقق نے ان پتھروں پر تحقیق نہیں کی کہ ان پتھروں میں قدرت نے کتنے راز پوشیدہ فراہیتیں ہیں ایسے ان پتھروں پر کچھ تحقیق اہل مغرب نے کی ہے جو اب ناکافی ہے۔ ضرورت ہے کہ ان پر کچھ اور تحقیق کی جائے۔ پتھروں کی دو قسم ہیں۔ ایک تو عام پتھر اور ایک وہ پتھر جن کا شمار جواہرات میں ہوتا ہے۔ جواہرات ان خوبصورت پتھروں کو کہتے ہیں۔ جو ان پر خصوصیات اور چمکت دیک کی بناء پر عام پتھروں سے افضل ہوتے ہیں۔

جواہرات یا پتھر جسم انسانی پر دو طرح سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ ۱۔ پتھر یا جواہرات بیرونی طور پر جسم انسانی سے مسلسل میں ہو کر اپنے اثرات ظاہر کرتے ہیں ان کو عام اصطلاح میں بیرونی اثرات یا خارجی اثرات کہا جاتا ہے۔

۲۔ دوسرے طور پر جواہرات کو استعمال کرایا جاتے تو اس کو، دوسرے اثرات، یا جسمی خواص کہتے ہیں۔ یہ پتھر کیمیائی ترکیبے حل کر کے معدہ کے ذریعہ سبھم ہو کر جسم انسانی پر اپنے اثر کو ظاہر کرتے ہیں جکا وہ قدیم نے کیمیائی عملتے جواہرات کو حل کر کے بطور دوا فریضوں کو استعمال کرنے کا طریقہ وضع کیا۔ اور موجودہ دوسرے میں بھی غیرہ جات و کثہ جات بناتے ہلتے ہیں۔

خالق کائنات نے اس کائنات کی کبھی بھی شے کو بلا مقدمہ خلق نہیں فرمایا۔ ہر شے میں ہزاروں راز پہنچا ہیں۔ خواہ اس شے کا تعلق جہادات سے ہو خواہ بناتات سے یا حیوانات سے ہر شے میں قادر مطلق نے کچھ نہ کچھ صفات کو جمع فرمایا ہے میکن غصی رکھا ہے کہ ذرا انسان اس پر کچھ غور و تکر کر سکے۔ اب یہ انسان کا کام ہے کہ ان اشیاء پر کچھ تحقیق کر کے انسانیت کی خدمت کرے۔ اور قدرت کی عطا کردہ نعمتوں سے خود بھی اور دوسروں کو بھی فائیڈہ پہنچلتے اور اس کائنات کو تسبیح کرے۔ اسی کائنات کو تسبیح کرنے کی بدایت فرقان مجید فرقان حمید میں موجود ہے اگر انسان سعی کرے اور اپنی توجہ کو مبذول کرے تو اس کائنات کے بے شمار راز سربتہ کھل جائیں۔

جہادات (پتھروں) سے انسان کو کیا فائیڈہ ہے؟ ہم نے اس پر کبھی غور و تکرہ سی نہیں کیا کہ قدرت کی اس تخلیق کا انسان سے کیا رابطہ ہے یا کیا واسطہ ہے۔ ان بنڈو بالا پہاڑوں کو درف اس نے خلق نہیں فرمایا کہ انسان ان کی چوٹیوں کو سر کرے بلکہ ان پہاڑوں کو معنیات کے بے شمار ذخایر کا سرچشہ قرار

پریشانیاں دوڑھوتی ہیں ۔

۹ عقیق کے بائے میں مفصل مضمون آئندہ صفحات میں پیش کیا جا رہا ہے ۔

۹ دہانہ فرنگ کے پہنچ سے گردے میں درد نہیں ہوتا بچپری سے بخات حاصل ہو جاتے ہے ۔

۹ دہانہ فرنگ کے پہنچ سے پتہ کے درد میں کمی واقع ہوتی ہے ۔

۹ لا جور دکے پہنچ سے قلب کو سکون حاصل ہوتا ہے یخواب دوہنڈی کی

۹ لا جور دکے پہنچ سے جسم کے سے کم ہو جاتے ہیں جسم کے داع دھتے دوڑھوتے ہیں ۔

۹ یا قوت پہنچ سے مرض گھٹھیا دوڑھوتا ہے جرمن قلب دفعہ کوتا

۹ یا قوت پہنچ سے روزگار میں ترقی ہوتی ہے اور تدریج منزرات بڑھتی ہے ازدواجی زندگی خوشگوار ہوتی ہے

۹ ان جو محشی ایسی بناوی چاہیے کہ پھر ان جھکی سے مس ہوا اور پتھر کا جبی اصلی ہونا شرط ہے پتھر خریدتے وقت اچھی طرح سلی کر لی جاتے ۔

۹ مدندر جہاں لا سطور میں چند پتھروں کا مختصر آنکہ کر دیا ہے آئے دیکھیں کہ آج سے چودہ سو سال پہلے ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اوصیاً نے پتھروں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہو آئندہ صفحوں میں تحقیق کا ذکر کیا جا رہا ہے اور باقی جواہرات و تھیروں کا ذکر جلد و مکمل میں پیش کریں گے ۔

اس وقت ہم بھی مرف پتھروں کے جسم انسانی پر بیرونی اثرات کا تذکرہ کر سکتے ہیں کہ ان پتھروں کے جسم انسانی سے سلسلہ میں ہونے پر بیرونی اثرات کس طرح اثر پذیر ہوتے ہیں ملاحظہ فرمائیں ۔

جس طرح آج کی میڈیکل سائنس میں یہ امر عیاں ہے کہ کیلشیم کو ڈیلوں کا حصہ بنانے کے لئے وٹامن ڈی، سوچ کی روشنی سے بھی اس قابل ہوتا ہے کہ وہ کیلشیم پر اثر انداز ہو کر اسے ڈیلوں کا حصہ بنانے کے قابل بناتے ۔ اسی طرح سوچ کی شعاعیں جب جسم انسانی پر پڑتی ہیں تو وہ انسان کی قوت و شعور، خصال و عمرکات، خیال و ذہن پر بھی اپنا اثر چھوڑتی ہیں سوچ کی یہی "کامک شعاعیں" (کامک ریز) جب پتھروں پر اور جو اہرات پر پڑتی ہیں تو مختلف پتھر ان مختلف شعاعوں سے مختلف رنگ کے شعاعیں اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور جب انسان اس پتھر کی انگوٹھی کو بالا ہیں پہنچتا ہے تو اس پتھر میں موجود شعاعیں جسم انسانی پر اپنا اثر ظاہر کرتی ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ڈاکٹر صاحب اجان فریڈھراپی کے "درلیو" المٹر اور ملٹر اور انفراریڈ شعاعوں سے مریضوں کا علاج کرتے ہیں ۔

جسم انسانی سے سلسلہ میں ہونے والے جو اہرات پتھرے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کو مختصر آپسیں کیا جا رہا ہے تفصیل آئندہ تحریر کریں گے ۔

۹ عقیق کے پہنچ سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے مستقل مزاجی پیدا ہوتی ہے ۔

۹ عقیق کے پہنچ سے عضو کم آتا ہے دل نرم ہو جاتا ہے ۔

۹ عقیق کے پہنچ سے سحر و جادو کے اثرات باطل ہوتے ہیں ۔

کو فرحت ہوتی ہے چہرے پر خی دو، نے لگتی ہے۔  
اس خوشحالی کی بنار پر اس کا دل زیادہ کام کرنا چاہے گا جب کام زیادہ کرے  
گا تو اجرت زیادہ ہے گی۔ تو رزق میں وسعت پیدا ہوگی اور فقر دوہ بوجائے گا لہ

۹ حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے شکایت کی کہ میراں راستے  
میں لٹ گیا۔ فرمایا کہ تو عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا کہ وہ ہر بلاس سکا دی  
کو بچاتی ہے۔ ۱۰

ایک دوسری حدیث میں بندہ معتبر حضرت مسیح عقیق کی  
انگوٹھی پہننے گا جب تک وہ با تھیں نہیں گی کوئی غم اُس کو نہ ہوگا۔ ۱۱

۱۱ ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک حاکم نے کسی مجرم کی گرفتاری کے نتے  
پاہی بیجھے اُنحضرت نے اُس کے عذیز و اقارب کو بلا کر فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی<sup>۱</sup>  
اُس کے پاس پہنچا دو۔ چنانچہ حکم کی تعیین کی گئی اور وہ صاف بری ہو گیا۔ ۱۲

۱۲ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی پہنکو تھروں میں یہ سپلہ چھتر ہے  
جس نے خدا کی وحدانیت اور یا علی تہواری امامت کا اقرار کیا۔ ۱۳

۱۳ حضرت رسول نبی اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی<sup>۲</sup>  
پہنے گا اُس کی حاجتیں اُو ہوں گی۔ ۱۴

۱۴ ایک اور حدیث میں متفاہل ہے کہ حضرت جبریل عکم رب العالمین حضرت رسا

۱۵۔ ۱۶۔ سلامہ انسو شعور  
۱۷۔ ۱۸۔ د ۱۹۔ ملکۃ امسیخ صنفور

## عَقِيقٌ

### الْعَقِيقُ بِنْيُ الْفَقْرِ

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا۔ عقیق پہننا فقر کو دُور کرتا ہے  
موجودہ دور کی تحقیقات نے اس ارشاد کی تائید کر دی ہے۔  
یورپ میں ڈاکٹر اسٹھنے نے تھروں کو توڑنے اور ان پر بیس برس تحقیقات کرنے  
کے بعد ایک کتاب لکھی جس کا نام دی پریش اسٹون The Precious  
(Stone) ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ جب کسی چان پر ایک بزرگ برس متواتر سوچ  
اور چاند چکتے رہتے ہیں تو اس کے اندر ایک مادہ پیدا ہوتا ہے جو بندز لطفہ کے ہوتا  
ہے یہ مادہ سوچ سے زنگ اور چاند سے چمک اور ستاروں سے تاثیر لیتا ہے عقیق  
جس میاے سے تاثیر حاصل کرتا ہے وہ جیپر یعنی مشتری سیارہ ہے۔ اس سیارہ کی  
تاثیر یہ ہے کہ اس کی شعاعیں قلب انسانی کے سیلیں یعنی مسامات کو کھو لیتی ہیں جب  
انسان عقیق کو ایسی انگوٹھی میں پہنتا ہے جس کے نیچے کا حصہ کھلا ہوا ہو اور یہ تھرا اس  
کی چھوٹی انگلی سے میں ہو تو مشتری کی کریمی عقیق کے ذریعے جسم انسانی میں انجیکشن دیتی ہیں  
تو اس کا اثر قلب انسانی پر پڑتا ہے جس سے انسان کے دل کے سیلیں یعنی مسامات کھل  
جاتے ہیں تو آجیگن کیسی جو چیز انسانی کے لئے بہت مزروعی ہے ان سیلیں یعنی مسامات  
کے بھر جاتی ہے جس سے وہ مسامات فربہ ہو جاتے ہیں اور اس آجیگن سے قلب انسانی

نے فرمایا مجھے اپنی ذات مقدس کی قسم ہے کہ میں اس بات کو آشِ جہنم سے  
محفوظ رکھوں گا جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو گی۔ بشرطیکہ علیٰ ابن ابی طالب کو  
دوسٹ بھی رکھتا ہو۔ ۵

۶ انتہائی سرخ عقیق سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے مسوب ہے  
یہی سرخ رنگ کا عقیق فبولیت دعا کا ہمارے در

۷ رابعہ رازی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام  
کو عقیق کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔ میں نے سوال کیا کہ یا مولا یہ کون انگینہ ہے؟  
آپ نے فرمایا کہ عقیق روئی ہے۔ ۶

۸ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے  
لئے منے گئے جس کو بہت سے کوشش کی تھے، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس  
کی عقیق کی انگوٹھی کہاں ہے؟ اگر وہ اس کے پاس ہوئی تو کوشش نہ کھاتا۔  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جتنے بار خدا کے لئے  
آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں خدا کو اس بات کے نزدیک دوست بھیں  
ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ ۶

۹ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرمائے ہیں کہ تباہ بوجاہرات کے  
عقیق کی انگوٹھی ہیں کنار پڑھنا پاہامیں درجہ زیادہ شرف دھتی ہے۔ یہ  
نگینہ نفاق کو ختم کرتا ہے۔ حدیث میں عقیق زرد اور سفید کے افعال و خواہیں

ماب ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے اور عرض یا کہ پروردگار عالم آپ  
کو درود وسلام فرماتے ہے اور ارشاد فرماتے ہے انگوٹھی داہنے باہم میں پہنچ  
اور اس کا نگینہ عقیق ہو اور اپنے علم زاد جہانی علیٰ ابن ابی طالب سے کہہ  
دو کوہ بھی انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ میں پہنچے اور نگینہ عقیق ہوئے

۱۰ ارشاد حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ واللہ وسلام ہے کہ میرے نے بہت  
سے حضرت جہنم علیہ السلام عقیق سرخ لائے تھے۔ مجھے اس کو پہنچنے کے  
لئے کہا تھا اور یہی امت کو مجھی اس کے پہنچنے کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔

۱۱ حضرت علیٰ ابن ابی طالب سے منقول ہے کہ اس شخص کی مجرد نماز جس شخص  
کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اس شخص کی جماعت کی نماز سے بھی جس کے ہاتھ  
میں عقیق کے سوا اور تنگ کی انگوٹھی ہوچا لیں درجے افضل ہے۔ ۶

۱۲ حضرت علیٰ ابن ابی طالب سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی میں کر عبادت  
کرنا ثواب ہے۔ ۶

۱۳ حضرت علیٰ ابن ابی طالب سے ہی منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہننا منید ہے۔  
حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا ارشاد گرافی ہے کہ حضرت مولی علیہ  
السلام کوہ طور پر عبادت مناجات کر کے تھے۔ دفتا آپ کی نظر میں پر ٹپی  
حق تعالیٰ نے اُن کے پڑھے مبارک کے ذریعے عقیق کو پیدا کیا۔ چھر اللہ تعالیٰ نے

۱۴ کرشمہ قدرت، ۱۵ حلیۃ المتقدیض، ۱۶ کرشمہ قدرت

۱۷ حلیۃ المتقدیض، ۱۸ حلیۃ المتقدیض

# کتاب خانہ

اس کتاب کو مرتب کرنے میں مندرجہ ذیل کتب مددگاری کی ۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

علامہ طبرسی علیہ الرحمہ

آفی لفسیر الدین امیر صادقی تہرانی

استاد کاظمی خنگانی (استاد زبان عربی)

آفی محمد واصف - قم

شمس الدین بن ابی بکر

محمد اسماعیل بخاری

محمد ابن ماجہ

احمد بن حنبل

ابی داود

ترجمہ، مولانا میضن اختر آمر وہوی

حکیم مولانا مقبول حسین اعلیٰ اللہ تعالیٰ

میحتبی لاری زاران (ترجمہ مولانا رشیعی ریمیٹھی)

ہمایوں مرتضیٰ

حیثت المتقین

۱

مکاوم الاخلاق

۲

طب الصادق

۳

طب امام رضا

۴

طب البنی

۵

الطب البنی

۶

صحیح بخاری

۷

سنن ابن ماجہ

۸

سنن نسائی

۹

سنن ابن داود

۱۰

طب الصادق

۱۱

تہذیب الاسلام

۱۲

مغربی تمدن کی ایک جملک

۱۳

کرشمہ قدرت

۱۴

غم اور غصہ کو دور کرتا ہے اس کی انگوٹھی عصمت اور بزرگی کی طرف راعب کرتی ہے اور اس کی وجہ سے موفیتے کرام اس کی مالا پہنچتے ہیں۔ اس کی انگوٹھی مزاج کا چڑھاپن دور کرتی ہے۔ دنیا وی امور کے نے اس کا نگینہ معاون ثابت ہو گا اس سے کام کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوئی ہے۔ بے اعتمادی، غیر مستقل مزاجی اور عوصلہ کی پستی دور ہوتی ہے۔ دل کا کیفیت اور تفاق دور ہوتا ہے۔ مکروہ فریب اور شیطانی تصورات دور ہوتے ہیں۔ دشمن قریب اور دید بہ قائم ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جو شخص کافر کو عیقق کے نام تھے پر لکھا کر حاکم کے سامنے جائے تو حاکم مہربان ہو جائے گا اور مرادیں براہمیں گی۔ الحضرۃ پھر اس معاملہ میں دوسرے پھر دو پر فوکیت رکھتا ہے اس کے سحری خواص اور برکات کی بابت مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔